اسلام دینِ معاشرت ۲

گروہِ دانشمندان

جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان

اسلام دین معاشرت

۲

اسمائے مربیین

۱	حجۃ الاسلام جناب	حسین آلِ محمد طالقانی
۲	〃	اسد اللہ خراسانی
۳	〃	محمد جعفری
۴	〃	حسین حقّانی
۵	〃	احمد محقق رفسنجانی
۶	〃	حسن طاہری خرم آبادی
۷	〃	محمد امامی شیرازی
۸	〃	محمد حسین فرقانی
۹	〃	عبدالرحیم خلخالی
۱۰	〃	عباس علی عمید زنجانی
۱۱	〃	حسن امیدوار
۱۲	〃	نعمت اللہ خادمی
۱۳	〃	احمد مرعشی
۱۴	〃	محسن مجتہدی شبستری
۱۵	〃	حسین واعظی اراکی
۱۶	〃	محمد خلخالی
۱۷	〃	مصطفیٰ زمانی
۱۸	〃	عبدالکریم قریشی
۱۹	〃	حسن صادقی اراکی
۲۰	〃	عطاء اللہ معنوی
۲۱	〃	محمد علی گرامی
۲۲	〃	علی حجتی کرمانی
۲۳	〃	محی الدین فضل
۲۴	〃	مہدی ابن الرضا
۲۵	〃	زین العابدین قربانی
۲۶	〃	ابراہیم شنبّری
۲۷	〃	عباس امجد الحسینی
۲۸	〃	محمد ابراہیم جقدان
۲۹	〃	محمد حسین زنجبر
۳۰	〃	غلام حسین رحیمی

اسلام دینِ معاشرت ۲

گروہِ دانشمندان

یکے از مطبوعاتِ

جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان

پوسٹ بکس ۵۴۲۵ کراچی ۲

ترجمہ ——— محمد فضل حق
تدوین ——— رضا حسین رضوانی
کتابت ——— سیّد جعفر صادق
تصحیح ——— سیّد محمّد باقر تقوی
بارششم ——— ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء
مطبع ——— پریما پرنٹرز کراچی

۲۹۷۶۸۲
1679
۷۲۲۷۳

جملہ حقوق محفوظ : یہ کتاب کلّی یا جزوی طور پر اس شرط کے ساتھ فروخت کی جاتی ہے کہ راقم الحروف کی پیشگی اجازت حاصل کیے بغیر یہ موجودہ جلد بندی اور سرورق کے علاوہ کسی بھی شکل تجارت یا کسی اور مقصد کی خاطر نہ تو عاریۃً کرائے پر دی جائے گی اور نہ ہی دوبارہ فروخت کی جائے گی۔ علاوہ ازیں کسی آئندہ خریدار یا بطور عطیہ حاصل کرنے والے پر یہ شرط عائد نہ کرنے کے لیے بھی ایسی ہی پیشگی اجازت کی ضرورت ہوگی۔
(وائی کے نفسی)

اپنے عزیز نوجوانوں
کے نام
جو
اسلامی معاشرت
کے امین ہیں۔

اسلام

"کیا تم نے پُوری طرح سمجھ لیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ یہ ایک ایسا دین ہے جس کی بنیاد حق وصداقت پر رکھّی گئی ہے۔ یہ عِلم کا ایک ایسا منبع ہے جس سے عقل ودانش کی متعدّد ندّیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ ایک ایسا چراغ ہے جس سے لاتعداد چراغ روشن ہوتے رہیں گے۔ یہ ایک ایسا بلند رہنما مینار ہے جو اللہ کی راہ کو روشن کرتا ہے۔ یہ اصُولوں اور اعتقادات کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو صداقت اور حقیقت کے ہر متلاشی کو اطمینان بخشتا ہے۔

اے لوگو! جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اپنی برترین خوشنودی کی جانب ایک شاندار راستہ اور اپنی عبودیّت اور عبادت کا بلندترین معیار قرار دیا ہے۔ اُس نے اِسے اعلیٰ احکام، بلند اصولوں، محکم دلائل، ناقابلِ تردید تفوّق اور مسلّمہ دانش سے نوازا ہے۔

اب یہ تمھارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِسے جو شان اور عظمت بخشی ہے اسے قائم رکھّو، اس پر خلوصِ دل سے عمل کرو، اس کے معتقدات سے انصاف کرو، اس کے احکام اور فرامین کی صحیح طور پر تعمیل کرو اور اپنی زندگیوں میں اِسے اس کا مناسب مقام دو"

اِمام علی علیہ السلام

کچھ اپنے بارے میں

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم موسوی خوئی دام ظلہ العالی کی سرپرستی میں قائم ہونے والا یہ بین الاقوامی ادارہ جامعہ تعلیمات اسلامی دنیا کے متعدد ممالک میں اسلامی علوم و معارف پر مشتمل معتبر اور مستند لٹریچر عوام تک پہنچانے میں کوشاں ہے۔

اس ادارے کا مقصد دورِ حاضر کی روحانی ضروریات کو پورا کرنا، لوگوں کو اصلی اور محکم اسلامی علوم کی طرف متوجہ کرانا اور اس گراں بہا علمی سرمائے کی حفاظت کرنا ہے جو اہلبیتِ رسولؐ نے ایک مقدس امانت کے طور پر ہمارے سپرد کیا ہے۔

یہ ادارہ اب تک انگریزی، اردو، سندھی اور گجراتی زبانوں میں ستر سے زیادہ کتابیں شائع کر چکا ہے جو اپنے مشمولات، اُسلوبِ بیان اور طباعت کی خوبیوں کی بنا پر فردوسِ کتب میں ایک نمایاں مقام حاصل کر چکی ہیں نشر و اشاعت کا یہ سلسلہ انشاءاللہ جاری رہے گا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو صراطِ مستقیم کی شناخت کرواتا رہے گا۔

اس کے علاوہ جامعہ کے زیرِ اہتمام چلنے والے ساٹھ سے زیادہ مدرسے گزشتہ چھ برسوں سے قوم کے بچے بچیوں میں بنیادی اسلامی تعلیم کو عام کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان مدرسوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

دعوتِ اسلام کو فروغ دینا ایک ایسا کام ہے جس کی انجام دہی کے لیے ہم سب کو تعاون کرنا چاہیے۔ ادارہ آپ سب کو اس کارِ خیر میں شرکت کی دعوت دیتا ہے تاکہ دینی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جا سکے۔

دعا ہے کہ خداوندِ منّان ہم سب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے۔

تعاون کا طلبگار (شیخ) یوسف علی نفسی نجفی
وکیل حضرت آیۃ اللہ خوئی دام ظلہ العالی (نجف اشرف)

فہرست

پیش لفظ ——— ۱۱
جہالت کے خلاف جہاد ——— ۲۱
مجادلہ ممنوع ہے ——— ۳۰
عمومی محاسبہ ——— ۳۳
فرزند کی تعلیم ——— ۳۷
فرزندوں کے وظائف ——— ۴۴
خدمتِ خلق ——— ۴۹
نیک کام ——— ۵۵
ستم رسیدہ لوگوں کی مدد ——— ۵۸
مسلمانوں کے باہمی روابط ——— ۶۱
خدمت گاروں سے طرزِ سلوک ——— ۶۶
حاجت مندوں کا حصّہ ——— ۶۹
دوسرے مالی حقوق ——— ۷۴
خدا کی راہ میں بخشش ——— ۷۷
مِنّت سے پرہیز کرو ——— ۷۹
اعتدال اور میانہ روی ——— ۸۲
قرض دینا ——— ۸۴
عفو اور اغماض ——— ۹۳

نفاق اور دورُخی ——— ۹۶
حُسنِ ظن اور دوسروں پر اعتماد ——— ۱۰۱
راستگوئی ——— ۱۰۴
امانت ——— ۱۰۹
بیماروں کی عیادت ——— ۱۱۲
مصیبت زدہ لوگوں سے ہمدردی ——— ۱۱۶
مجالست اور ہم نشینی ——— ۱۱۹
خوش روئی اور حُسنِ خُلق ——— ۱۲۳
عہد و پیمان کا وفا کرنا ——— ۱۲۷
ہر کام میں مشورہ کرو ——— ۱۳۰
سفر کی راہ میں ——— ۱۳۵
جہاد ——— ۱۴۳
میدانِ جنگ میں ——— ۱۴۸
کرسئ عدالت پر ——— ۱۵۳
کام اور محنت ——— ۱۶۰
کھیتی باڑی، پرورش حیوانات اور تجارت ——— ۱۶۴
بیوپاریوں کو جاننا چاہیئے کہ ——— ۱۶۹
گھر بار کی تشکیل (ازدواج) ——— ۱۷۸
وہ باتیں جو بیوی اور شوہر کو جاننی چاہئیں ——— ۱۸۴
صفائی اور پاکیزگی ——— ۱۹۲
لباس کیسا پہننا چاہیئے ——— ۲۰۰
قرابت داری کا تعلق ——— ۲۰۶
مہمان نوازی ——— ۲۰۹
یتیموں پر شفقت ——— ۲۱۵
فوت شدگان کا احترام ——— ۲۱۸
حیوانات کی حفاظت ——— ۲۲۳

پیش لفظ

یہ درست ہے کہ مُشکلات خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں بلند ہمّت، راسخ عزم اور مسلسل اور پیہم محنت کی بدولت حل ہوجاتی ہیں تاہم اِس زمانے میں ہماری اجتماعی مُشکلات ایک یا دو نہیں ہیں۔

غیر ممالک میں ہمارے قوی اور بے رحم دُشمن ہیں جو گوناگوں طریقوں سے ہمارے خُون کا آخری قطرہ بھی چُوس لینے کی فکر میں ہیں حتّٰی کہ اگر وہ ہمیں زندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو محض اِس لیے کہ ہم ان کے منافع کے حصُول کے راستے میں پُل کا کام دیں۔ کیا انھوں نے مدّتوں پہلے ہمیں صریحاً "کامیابی کے پُل" کا لقب عطا کر کے عزّت نہیں بخشی!

اِدھر مُلک کے اندر بھی ہمارے کچھ نادان دوست ہیں جو نفاق، تفرقہ اور پھُوٹ ڈالنے کے ہر وسیلے سے استفادہ کرتے ہیں اور اختلاف کو ہَوا دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ گویا خُدا نے انھیں فقط تفرقہ ڈالنے اور نفاق کے بیج بونے کے لیے پیدا کیا ہے اور اِس کے علاوہ ان سے کچھ نہیں چاہتا۔ یہ درحقیقت پہلے گروہ کے بلا تنخواہ کارندے ہیں جو اُن

کے مقصد کے حصُول میں خاطر خواہ مدد بہم پہنچاتے ہیں۔ ابھی قوم کے سمجھدار افراد افتراق کا ایک شگاف بھی پُر نہیں کر پاتے کہ ان دیوانوں میں سے کوئی نہ کوئی آ پہنچتا ہے اور ایک نیا پتھر کنویں میں پھینک کر پراگندگی اور انتشار کی نئی لہریں پیدا کر دیتا ہے!

خدا جانے اِس کی کیا وجہ ہے کہ کوئی ایسا لائحۂ عمل قبول کرنے کی بجائے جس کا نتیجہ وحدت اور یگانگت میں نکلے ہمارے معاشرے کا مزاج بھی اختلافی مواد قبول کرنے میں پیش پیش ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو یہ صُورت ہوتی ہے کہ اگر ایک مجلس میں دس افراد شریک ہوں تو وہاں دس عقیدے، سوچنے کے دس انداز اور بالآخر دس منصوبے اور ایک دوسرے سے متضاد دس لائحۂ عمل موجود ہوتے ہیں۔

ہمارے معاشرے کے اچھے، لائق اور مؤثر افراد میں سے عموماً ہر ایک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بناتا ہے اور اجتماعی کارکردگی کی رُوح ان میں کم ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک، ایک الگ ابر کے ٹکڑے کی مانند ہے جو ایک چھینٹا ڈالتا ہے اور پھر اپنی راہ لیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان چھینٹوں سے ہمارے معاشرے کی سرزمین کی کوئی معقول آبیاری نہیں ہو سکتی۔

انتشار اور پراگندگی کی اِس رُوح نے ایک سرطانی غدُود کی مانند ہمارے معاشرے کی رگ رگ میں اپنی جڑیں پھیلا دی ہیں لہٰذا اجتماعی کام عموماً پنپنے نہیں پاتے حتّٰی کہ ہمارے معاشرے کی معیشت میں صحیح معنوں میں شرکت بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ جو واقعی شرکتیں ہیں وہ یورینیم کے ناپائدار ذرّات کی مانند ٹوٹ پھُوٹ کی حالت میں ہیں اور

جو پائدار ہیں اور ٹھیک کام کر رہی ہیں وہ شرکت کے نام سے اور شرکت کی شکل میں شخصی سرگرمیاں ہیں اور درحقیقت شرکتیں نہیں ہیں۔

موجودہ دُنیا کی صُورت یہ ہے کہ افراد خواہ کتنے ہی قوی، خوش تدبیر اور بااستعداد کیوں نہ ہوں شکست ہی ان کا مقدّر ہے۔ یہ دُنیا فقط گروہوں اور جماعتوں کی دُنیا ہے۔

کیا ابھی تک ہم اِس حقیقت کو نہیں سمجھے کہ دَورِ حاضر میں نفاق اور اختلاف یا انفرادی کوششوں سے کسی کام میں پیشرفت نہیں ہوسکتی؟ یا یہ کہ ہماری تربیت ہی غلط ہوئی ہے جس کی بنا پر معاشرے کے سب طبقوں کو بلا استثنا مِل جُل کر کام کرنے کی بجائے اکیلے اکیلے کام کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔

یا ابھی تک ہم اِتنی اخلاقی پُختگی اور اپنے ہدف پر اتنا راسخ ایمان ہی نہیں رکھتے کہ اس کی خاطر ہم رعایت، قربانی، بلند نظری اور اپنی انفرادی شخصیّت کے ایک پہلو سے صرفِ نظر کرنے پر تیّار ہوں جو ہر قسم کی اجتماعی سرگرمیوں کی اوّلین ضروریات کا جزو ہے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب مصنّف کی ذمّے داری کے دائرے سے باہر ہے اور ان پر بحث کا یہ مقام بھی نہیں۔

بہت دنوں سے ہمارے معاشرے میں نئی نئی گروہ بندیاں ظہور میں آرہی ہیں جنہوں نے معاشرے کو دو صفوں میں تقسیم کر کے انھیں ایک دُوسرے کے بالمقابل لا کھڑا کیا ہے۔ ایک طبقہ روشن خیال لوگوں کا اور دُوسرا طبقہ پُرانے خیالات کے حامل لوگوں کا ہے۔

دوسرا گروہ پہلے گروہ کو نووارد، خام اور ناپُختہ، سطحی اور بے مغز، لاابالی اور بے قابُو گردانتا ہے اور پہلا گروہ دوسرے کو تنگ نظر، متعصّب، جامد

اور پتھر کے زمانے کی یادگار قرار دیتا ہے۔ یوں اِن دونوں طبقوں میں ایک گرما گرم اور زبردست نزاع اور کشمکش جاری ہے۔

یہ درست ہے کہ ہمارا دَور ایک انقلابی دَور ہے اور ہمارا معاشرہ تاریخ کے ایک نئے مرحلے پر آپہنچا ہے یا یوں کہیے کہ لیمپ اور سواری کے لیے درازگوش کے دَور سے نکل کر ہم بجلی، ایٹم اور راکٹ کے دَور میں داخل ہوگئے ہیں اور ہر بدلتے ہوئے دَور کی خاصیّت یہ ہوتی ہے کہ تازہ عناصر اور سابقہ دَور کے باقی ماندہ عناصر کے مابین مقابلہ اور کشمکش شروع ہوجاتی ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ یہ قطعاً ضروری نہیں کہ ہم اپنی ہر چیز ان کشمکشوں کی نذر کردیں۔ کیا ہی بہتر ہو اگر ہم اِس تضاد اور رقابت کو یوں کام میں لائیں کہ نئی دریافتوں میں سے جو مفید، موافق اور سودمند ہوں ان کا انتخاب کرلیں اور جو بے راہ روی، بدبختی اور پسماندگی کا موجب ہوں ان سے اجتناب برتیں۔

ہمارا ملک بھی ایک عجیب ملک ہے۔ اِس وسیع خطۂ زمین میں جو کئی دوسرے ممالک سے کئی گنا بڑا ہے مختلف زبانیں، مختلف نسلوں کے لوگ، مختلف عادات اور رسوم اور مختلف آب وہوا اور موسم دیکھنے میں آتے ہیں تاہم اس کے باشندوں میں ایک وجہ مشترک بھی ہے جو انھیں آپس میں مربوط کرتی ہے اور وہ ان کا دین ہے یعنی "اسلام" جو اِس ملک کی عظیم اکثریت کا دین ہے۔ فقط یہی وہ قدرِ مشترک ہے جو اس مملکت کے لوگوں کی وحدت اور یگانگت کا نشان ہے۔

اب آپ غور فرمائیں کہ جس دنیا میں حزب یا ہر دوسرے نام سے مصنوعی اور ناپائدار مشترک اقدار پیدا کرنے کے لیے بے انتہا قوّت

اور دولت خرچ کی جاتی ہو اُس میں ایک ایسی حقیقی اور پائدار قدرِ مشترک کی موجودگی جو سب لوگوں کو ایک صف میں لا کھڑا کرے کس قدر گرانبہا ہوگی لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جس طرح ہماری مملکت کے دوسرے خداداد سرمائے ضائع ہو رہے ہیں اسی طرح یہ عظیم سرمایہ بھی ضائع ہو رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اِس سے صحیح طور پر استفادہ نہیں کیا جاتا بلکہ ہم اِس کی قوّت گھٹانے کے اسباب بھی فراہم کر رہے ہیں۔

ہم کیا کریں کہ اسلام جو ہماری وحدت کی واحد علامت ہے اور ہمارے دلوں کو ایک زنجیر کی کڑیوں کی مانند ایک دُوسرے سے جوڑے ہوئے ہے تقویت حاصل کرے اور ہم میں سے ہر چھوٹا بڑا اِس روشن مشعلِ ہدایت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے جس نے کسی زمانے میں مسلمانانِ عالم کو اپنے نُور کی بدولت افتخار کی آخری بلندیوں تک پہنچا دیا تھا۔

مسلّمہ طور پر یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ حقائقِ اسلام کو جُوں کا تُوں اور بغیر کسی ملمّع کاری کے عوامی اذہان کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ لوگوں کی توجّہ اِس پاک دین کی جانب مبذول کرانے کا یہ بہترین اور مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

اگر دوسری چیزوں کو مقبول بنانے کے لیے انھیں تزئین و آرائش کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت ہے تو حقائقِ اسلام کو ہر قسم کی آرائش سے پاک کرنا لازم ہے تاکہ وہ اپنا حقیقی اثر دکھا سکیں۔ اسلامی تعلیمات کی گہرائی، کشش اور جاذبیت اتنی زیادہ ہے کہ اسے خود اپنا مؤثر ترین مبلّغ شمار کیا جاتا ہے۔

موجودہ زمانے میں بے شمار تعلیم یافتہ نوجوان اسلام سے برگشتہ ہو گئے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ اس کی اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں کہ انھیں اس مقدّس دین کے حقائق سے صحیح طور پر یعنی ان کی حقیقی شکل میں روشناس ہی نہیں کرایا گیا۔

باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ اس وقت مغربی دنیا اسلام قبول کرنے پر زیادہ آمادہ نظر آتی ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ متمدّن دنیا دوراہے پر کھڑی ہے کہ یا تو اسلام قبول کرلے یا لامذہب ہو جائے۔ اس کے لیے اس کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اسلام دُنیا کے اِس حسّاس خطّے میں اتنی ترقی نہیں کر رہا جتنی اسے کرنی چاہئیے۔ کیوں ؟ ..... اس کی وجہ یہ ہے کہ باہر کے لوگوں سے اسلام کا صحیح تعارف نہیں کرایا گیا اور جیسا کہ یہ دین ہے ایسی شکل میں دُنیا کے لوگوں کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ گزشتہ ادوار میں اسلام نے قلیل مدّت میں جو عظیم کامیابیاں حاصل کیں اور پُرانی دنیا کو ملیامیٹ کر کے زندگی، علم و دانش، تقویٰ اور فضیلت سے بھرپور ایک نئی دُنیا کو جنم دیا اس کی یہی وجہ تھی کہ اِس مقدّس دین کو اہلِ عالم کے سامنے اس کی حقیقی صورت میں پیش کیا گیا اور یہی چیز ہے جو آج بھی اِس دنیا کو جو فساد، اختلاف، پراگندگی، سرد اور گرم جنگوں، مسلّح مقابلوں، دھوکا بازی، شیطنت اور استعمار کی مختلف شکلوں کی آگ میں جل رہی ہے، خلوص، نیک نیّتی، سچّائی اور نیکی کا ماحول مہیّا کرسکتی ہے۔

لہٰذا ایک بار پھر اعتراف کرنا چاہئیے کہ اسلام کی تبلیغ اور اسے صحیح انداز میں متعارف کرانے کا طریقہ یہی ہے کہ دُنیا کے سامنے اس کی

تعلیمات اس کی حقیقی اور سادہ شکل میں پیش کی جائیں۔

ایک چیز جو بے حد افسوسناک ہے وہ یہ ہے کہ اس مقدّس دین کی حقیقت کے بارے میں بعض دُور افتادہ لوگوں کا تصوّر بے حد غلط اور غیر حقیقی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام نماز اور روزہ ادا کرنے اور ایک آدھ مرتبہ خانۂ خدا کا حج کر لینے تک محدود ہے۔ بعض اور لوگ جو شاید اتنا بھی نہیں جانتے اسلام کو فقط سینہ کوبی اور زنجیر زنی پر منحصر گردانتے ہیں۔ یہ بات بھی تسلیم کر لینی چاہئیے کہ بعض ایسے لوگوں کا عمل بھی اِس غلط فہمی کے پیدا کرنے میں کافی معاون ثابت ہوتا ہے جو دین سے منسوب تو ہیں لیکن انھوں نے عملی طور پر تمام اجتماعی سرگرمیوں کو خیرباد کہہ رکھا ہے۔

یہ بھی اعتراف کرنا چاہئیے کہ ابھی ہمارے دینی تبلیغاتی ادارے اس قدر آراستہ نہیں ہیں کہ حقیقی اسلام کو کم از کم ان لوگوں سے ہی متعارف کرا سکیں جو ہمارے اپنے ماحول میں بستے ہیں۔

بلاشبہ "اسلامیات" کے نام سے ایک چیز ہمارے اسکولوں کے نصاب میں موجود ہے لیکن وہ بھی مُٹھی بھر خشک، بے رُوح، مشکل اور پیچیدہ تعلیمات کے علاوہ اور کچھ نہیں اور ایک ایسی چیز ہے جو ہمارے بچّوں کو اسلام کی رُوح اور حقیقت سے آشنا کرنے کی بجائے متنفّر اور بیزار کر دیتی ہے۔

ہمارے جو لوگ مغربی ممالک میں جاتے ہیں وہ بھی اسلام کے بارے میں کسی نہ کسی حد تک عجیب خیالات رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ عیسائیوں اور ان کی مذہبی رسوم میں مشاہدہ کرتے ہیں، اُسے اسلام کے لیے ایک

نمونہ قرار دیتے ہیں یعنی وہ اسلام کی وسیع تعلیمات کے بارے میں بھی ایسے ہی تصوّرات رکھتے ہیں جیسے کہ فی زمانہ عیسائیت نے چند بے مایہ رسوم اور گرجے میں ہفتے میں ایک بار موسیقی کے ساتھ ایک مختصر عبادت کی شکل اختیار کرلی ہے اور اجتماعی احکام کے نقطۂ نظر سے بے حد تہی دست ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اسلام دینِ حیات ہے اور خوش بختانہ زندگی کے عالی ترین لائحۂ کار کا حامل ہے۔

اسلام ایک ایسا وسیع، مستقل اور پُر مایہ پروگرام رکھتا ہے جو انسان کی ولادت سے موت تک، گھر کی چار دیواری سے میدانِ جنگ تک اور دُکان سے کرسیٔ قضاوت تک انسان کی خوش بختی کا راستہ متعیّن کرتا ہے۔ اسلام انسان کے مسائلِ زندگی میں سے ہر مسئلے کے بارے میں اُسے ایک واضح اور روشن راہ دکھاتا ہے حتّٰی کہ اس نے انسان کے حیوانات کے ساتھ رابطے کو بھی جسے آجکل "حمایتِ حیوانات" کا نام دیا جاتا ہے زیادہ باخبر اور حقیقی انداز میں بیان کیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی اُس قوّتِ ولولہ کی رُو سے جو اِس وسیع لائحۂ کار کے اندر چھُپی ہوئی ہے یہ خلائی دَور کی وضع سے بھی مطابقت رکھ سکتا ہے اور مختلف معاملات میں انسانی ضرورتوں کا جواب بھی دے سکتا ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کے گرانبہا اجتماعی احکام کے متون کسی ملمّع کاری اور حاشیہ آرائی کے بغیر ان کی اصلی شکل میں پیش کیے جائیں تاکہ اس ذریعے سے اسلام کو متعارف کرانے کی جانب قدم اُٹھایا جاسکے۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے یہ طریقہ تبلیغِ اسلام کے لیے مؤثر ترین ہے۔

اِس مقصد کے تحت مختلف اجتماعی مسائل سے مربوط ۱۹۰۰ سے زیادہ آیات اور احادیث جمع کر کے ان میں سے ۵۸۲ ایسی آیات اور احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جو زیادہ سادہ اور عام فہم معلوم ہوئیں۔ ان کے ترجمے کے بارے میں اطمینان کرنے کے لیے اصلی مصادر سے رجوع کیا گیا ہے تاکہ جو آیات اور احادیث نقل کی گئی ہیں ان کا ترجمہ ان سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہو۔

یہاں ہم آپ کی توجّہ مندرجہ ذیل نکات کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں:

۱ یہ مجموعہ گوناگوں اجتماعی موضوعات کے بارے میں ۵۸۲ آیات اور احادیث پر مشتمل ہے جنھیں ۱۹۰۰ سے زیادہ آیات اور احادیث میں سے منتخب کیا گیا ہے اور ۳۱ افراد نے انھیں حدیث کی متعدد معتبر کتابوں میں سے جمع کیا ہے۔

۲ احادیث کے متون کی اصلی مآخذ سے بڑی احتیاط سے تطبیق کی گئی ہے اور وہ جن کتابوں سے لی گئی ہیں ان کے ناموں اور متعلّقہ صفحات کا ذکر کتاب کے آخری صفحات میں کیا گیا ہے۔

۳ چونکہ اصلی متون کا ذکر کرنے کا مقصد اسلام کے اجتماعی احکام کو کسی اضافے کے بغیر پیش کرنا تھا اس لیے فقط آیات اور احادیث کے ترجمے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ صرف کہیں کہیں ایسے چھوٹے چھوٹے جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو احادیث کے معانی سمجھنے اور ان کا ایک دوسری سے رابطہ واضح کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ساتھ

ہی ساتھ اس مقصد کے پیشِ نظر کہ یہ مختصر جملے احادیث کے ساتھ خلط ملط نہ ہو جائیں انھیں احادیث سے علیٰحدہ کر کے لکھا گیا ہے۔

۴ آیات اور روایات کے ترجمے میں زیادہ تر عبارات کی سادگی اور قابلِ فہم ہونے کی رعایت کی گئی ہے اور تحت اللّفظ ترجمے سے جو عموماً ناقابلِ فہم ہوتا ہے احتراز کیا گیا ہے۔

یہاں ایک اور نکتے کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے اور وہ یہ کہ جو کچھ اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے وہ اسلام کے وسیع اجتماعی احکام کا محض ایک حصّہ ہے اور ان سب احکام کا ذکر کرنے کے لیے کئی کتابوں اور مجموعوں کی تیّاری لازمی ہے۔ ہم امّید کرتے ہیں کہ معاشرے کے مختلف طبقے بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ، اس کتاب کے پرتو میں اسلام کے اجتماعی احکام کے ایک تازہ اُفق کا مشاہدہ کر سکیں گے اور دین کی حقیقت سمجھنے کے سلسلے میں جن لوگوں کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں اور جنہوں نے ان احکام کو معاشرے کے لیے رسوم کا ایک پلندہ سمجھ رکھّا ہے وہ اپنے خیالات کی اصلاح کر لیں گے۔

ناشر

۱ جہالت کے خلاف جہاد

ایک قوم کی زندگی کی اوّلین شرط عِلم و دانش ہے اور یہی وجہ ہے کہ موجودہ دَور کے مصنّفین کی اصطلاح میں عِلم اور تمدّن کے لحاظ سے ترقّی یافتہ اقوام کو "زندہ" کا نام دیا جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے مقابلے میں بعض اقوام کو "مُردہ" اور "وحشی" کہا جاتا ہے۔ اس تعبیر کی جڑیں اسلام کے پیشوایانِ دین کے ارشادات کے ضمن میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"اس صورت میں جب کہ ان کا سرانجام خدا اور اس کے اوامر ہوں عِلمی گفتگوئیں مُردہ دلوں کو زندہ کر دیتی ہیں"۔ ۱

"جس شخص کو اس حالت میں مَوت آئے کہ وہ علم حاصل کرنے میں مصروف ہو تاکہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو زندہ کر دے اُس کے اور پیغمبروں کے درمیان بہشت میں فقط ایک درجے کا فاصلہ ہوگا" ۲

اِس بنا پر اسلام نے لوگوں کو علم و دانش حاصل کرنے کا بہت شوق دلایا ہے بلکہ اس کا حصُول واجب قرار دیا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ خدا علم کے خواہشمند لوگوں کو دوست رکھتا ہے" ۳

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ علم کو خود اس کے مقام سے حاصل کرو اور اس کے اہل سے سیکھو کیونکہ خدا کی خاطر علم کا سکھانا خوبی ہے اور علم کا طلب کرنا عبادت، اس کے متعلق بحث کرنا تسبیح، اس پر عمل کرنا خدا کی راہ میں جہاد اور اس کا جاہل کو سکھانا صدقہ ہے۔ علم کا اہلِ دانش پر فیاضی سے خرچ کرنا خدا کی قربت اور نزدیکی ہے" ۴

"جو شخص علم کا خواستگار ہو وہ اُس کی مانند ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات کو عبادت میں مشغول رہتا ہو۔ انسان کے لیے علم کا ایک باب حاصل کرنا اِس سے بہتر ہے کہ اس کے پاس بوقبیس جیسے بڑے پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ اسے خدا کی راہ میں خرچ کر دے" ۵

اور بالآخر قرآن مجید فرماتا ہے :

"جس شخص کو حکمت اور دانش دی جائے اسے بہت زیادہ نیکیاں دی جاتی ہیں" ۶

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں :

"علم حاصل کرنے میں جو فائدے ہیں اگر لوگ انھیں جانتے

ہوتے تو علم سیکھتے خواہ اس کے لیے انھیں اپنے قلب کے
خون کے قطرے ہی گرانے پڑتے اور گہرے سمندر کے نیچے
ہی جانا پڑتا" ۷

اسلام علم حاصل کرنے کو اتنی اہمیّت دیتا ہے کہ علم کے راستے کو بہشت کا راستہ قرار دیتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص علم اور دانش حاصل کرنے کی راہ میں قدم رکھتا ہے
خدا تعالیٰ اس کے لیے بہشت کی راہ کھول دیتا ہے" ۸

اسلام علم و دانش کو ان بہترین میراثوں میں سے سمجھتا ہے جو انسان سے باقی رہتی ہیں۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"انسان اپنے پیچھے جو بہترین یادگار اور میراث چھوڑتا ہے
وہ صالح فرزند، اچھی عمارات اور آثار اور وہ علم و دانش ہے
جس پر لوگ اس کے بعد عمل کریں" ۹

اسلام علم و دانش کو دوزخ کی آگ سے نجات کا وسیلہ قرار دیتا ہے۔ بلاشبہ ایک حقیقی دانشمند منحرف، گمراہ، آلودہ اور دوزخی ہرگز نہیں ہوتا اور علم اسے بہشت اور خوش بختی کی جانب لے جاتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص ان لوگوں کو دیکھنا چاہے جو آگ سے آزاد ہیں اُسے
چاہیے کہ دانش کے متلاشیوں کو دیکھے" ۱۰

اسلام علم و دانش کے حصُول کے معاملے میں کسی حد کا قائل

نہیں ہے۔

پیغمبرِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"علم سیکھو۔ اگرچہ چین میں ہو" ۱۱

(جگہ کے لحاظ سے اس کی کوئی حد نہیں)

اسلام نے علم حاصل کرنے کے سلسلے میں ہر عمر اور ہر صورتِ حال میں ہر قسم کی شرم و حیا کو رد کیا ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو کچھ تم نہیں جانتے اسے سیکھنے میں شرم نہ کرو" ۱۲

علم و عمل

تاہم یہ نکتہ قابلِ توجّہ ہے کہ پیشوایانِ دین کے ارشادات میں ہمیشہ اُس علم کی تعریف کی گئی ہے جو عمل کے ہمراہ ہو اور اُس دانش کو سراہا گیا ہے جو کردار سے پیوست ہو۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے لوگو! جان لو کہ تمھارے دین کا کمال اِس میں ہے کہ تم دانش حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔ تمھارے لیے دانش کے پیچھے جانا دولت کے پیچھے جانے سے زیادہ ضروری ہے" ۱۳

نیز امام صادق علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:

"علم اور عمل ایک دوسرے کے ہمراہ ہیں کیونکہ جو شخص علم رکھتا ہو وہ عمل کرتا ہے (علم کی حقیقی نشانی عمل ہے) اور جو شخص عمل کرے اُس کا علم و دانش قائم رہتا ہے۔ دانش ایک ہاتف

دپُراسرار آواز ہے جو دانشمند کو عمل کی جانب بُلاتا ہے۔ اگر وہ اس کی دعوت پر لبّیک کہے اور عمل کرے تو اس کے لیے باقی رہتا ہے لیکن اگر مثبت جواب نہ دے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔" ۱۴

اسلام ہمیشہ اُس دانش کو سراہتا ہے جو خدا کے لیے ہو۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص کوئی حدیث دُنیا کے لیے یاد کرے اُسے آخرت میں اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور اگر آخرت کی بھلائی کے لیے یاد کرے تو خدا تعالیٰ اُسے دُنیا اور آخرت کی نیکی نصیب کرے گا۔" ۱۵

اُستاد اور شاگرد

اسلام نے اُستاد اور شاگرد میں سے ہر ایک کے لیے بڑے نازک وظائف متعیّن کیے ہیں جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل روایت میں موجود ہے۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تیرے اُستاد کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو اسے بزرگ سمجھے اور مجالس میں اُس کا احترام کرے۔ اس کی باتیں غور سے سُنے اور ان پر توجّہ دے۔ اپنی آواز اس سے بلند نہ کرے اور اگر کوئی شخص اُس سے کچھ پُوچھے تو تُو جواب نہ دے (اور لوگوں کو اُس سے استفادہ کرنے دے) اُس کے پاس کسی کی غیبت نہ کرے اور جب کوئی تیرے سامنے اُس کی بُرائی کرے تو تُو اس کا دفاع کرے، تُو اس کے عیوب پر پردہ ڈالے اور اس کی اچھّائیاں ظاہر کرے۔ اس کے دشمنوں کے ساتھ مل کر نہ بیٹھے اور اُس کے

دوستوں سے دشمنی کا آغاز نہ کرے۔ اگر تو اس طرح کرے گا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے گواہی دیں گے کہ تُو نے اس جانب توجّہ دی ہے اور تُو نے علم لوگوں کی توجّہ مبذول کرانے کے لیے نہیں بلکہ خدا کے لیے حاصل کیا ہے۔

اور شاگردوں کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو یہ جان لے کہ خدا تعالےٰ نے تجھے جو علم بخشا ہے اور اس کی جو راہیں تجھ پر کھولی ہیں اس کے سلسلے میں تجھے ان کا سرپرست قرار دیا ہے لہٰذا اگر تُو انھیں اچھّی طرح پڑھائے اور نہ انھیں ڈرائے اور نہ ہی اُن پر غضبناک ہو تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تیرا علم بڑھائے گا اور اگر تُو لوگوں کو اپنے علم سے دُور رکھّے اور جب وہ تجھ سے اس کی خواہش کریں تو انھیں ڈرائے اور ان پر غضبناک ہو تو عین مناسب ہوگا کہ خدا تعالیٰ تجھ سے علم کی روشنی چھین لے اور لوگوں کے دلوں میں تیری حیثیت گھٹا دے۔" ۱۶

دانشمند کا مقام

اسلام کے اصلی مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ انسانوں کا عالمانہ تمدّن تشکیل دیا جائے اور ایک ایسا ماحول وجود میں لایا جائے جس میں لوگ انسانی زندگی گزارنے کی خُو ڈالیں اور بربریت اور وحشی پن سے احتراز کریں۔ اس مقصد سے ہمکنار ہونے کے لیے کئی ایک چیزیں ضروری ہیں جن میں ایسے لائق، دانشمند اور با ایمان افراد کی موجودگی سرِفہرست ہے جو معاشرے کو نیکی اور خدا پرستی کی دعوت دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام

اس عالمانہ تمدّن کے دانشوروں اور رہنماؤں کو غیر معمولی اہمیّت دیتا ہے۔
رسولِ اکرم ﷺ نے انھیں پیغمبروں سے مشابہ حیثیّت کا حامل قرار دیا ہے۔ ۱۷

قرآن مجید نے دانشمند اور جاہل کے مابین تفاوت اور فاصلے کو ایک مسلّمہ امر گردانا ہے اور بنی نوع انسان کے ضمیر اور عقل کو اس پر گواہِ صادق قرار دیا ہے اور فرماتا ہے :

"کہو: کیا دانشمند اور نادان یکساں ہیں ؟ (نہیں) عقلمند لوگ اس بات کی جانب توجّہ دیتے ہیں اور سمجھ جاتے ہیں۔" ۱۸

اور پھر قرآن مجید ہی فرماتا ہے :

"تم میں سے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور جنھوں نے علم حاصل کیا ہے اللہ انھیں بلند مقامات پر لے جاتا ہے۔" ۱۹

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

"جب تک دُنیا باقی ہے علماء اور دانشمند بھی باقی رہیں گے۔ گو ان کے بدن ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں لیکن ان کے نقش ہمیشہ کے لیے لوگوں کے دلوں پر ثبت ہیں۔" ۲۰

اسلام اس بات پر بالخصوص اصرار کرتا ہے کہ دانشمندوں کو زاہدوں اور عابدوں سے برتر قرار دے کیونکہ یہ فقط اپنی فکر کرتے ہیں اور انھیں سب کی فکر ہوتی ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

"دانشمند شخص کا سونا نماز کی ان ہزار رکعتوں سے بہتر ہے جو ایک عابد بجا لاتا ہے۔" ۲۱

"دانشمند (خواہ وہ واجبات کے علاوہ کوئی عبادت انجام نہ دے) ایک ایسے مرد کی مانند ہے جو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور نمازیں پڑھتا ہے اور ایک ایسے مجاہد کی طرح ہے جو خدا کی راہ میں جان کی بازی لگاتا ہے۔ جب کوئی دانشمند مرتا ہے تو اسلام کے اندر ایک ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جو روزِ قیامت تک بند نہیں ہو سکتا۔" ۲۲

اسی بنا پر جو عبادت ایک دانشمند شخص انجام دیتا ہے اس کی فضیلت دوسرے لوگوں کی عبادت سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا نیک عمل ہے جس کی بنیاد علم پر ہوتی ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دو رکعت نماز جو ایک عالِم شخص انجام دے، جاہل کی ستر رکعت نماز سے بہتر ہے۔" ۲۳

اسلام لوگوں کو علماء کی صحبت اختیار کرنے کی بہت زیادہ تلقین کرتا ہے کیونکہ اس وسیلے سے ان کے علوم سے استفادہ کرنے کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔

جیسا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"دانشمندوں کی ہم نشینی عبادت ہے۔" ۲۴

"ان کے چہروں پر نگاہ ڈالنا عبادت ہے۔" ۲۵

لقمان حکیم اپنے فرزند سے کہتا ہے:

"اے فرزند! دانشمندوں کی صحبت میں رہ اور ان کے نزدیک بیٹھ کیونکہ جس طرح خدائے عزّ وجل مُردہ زمین کو بارش کے

ذریعے زندہ کردیتا ہے اسی طرح دل کو علم کے نور سے زندہ کرتا ہے" ۲۶

یہ مطلب اس قدر وسیع اور پُر اہمیّت ہے کہ پیشوایانِ دین کے اقوال کے مطابق خدا تعالیٰ نے افراد کے بارے میں اپنی خوشنودی اور غضب کو عالِم کی خوشنودی اور غضب پر منحصر کردیا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص ایک مسلمان دانشمند کی تعظیم و تکریم کرے قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور جو شخص کسی مسلمان دانشمند کی اہانت کرے قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا" ۲۷

بزرگوں کا احترام

اسلام کے نزدیک بڑے بوڑھوں اور ہر گروہ اور جماعت کے بزرگوں کی بڑی اہمیّت ہے اور وہ انھیں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک بوڑھے شخص کا احترام خدا تعالیٰ کے احترام کا مظہر ہے" ۲۸

"جو شخص بڑے بوڑھوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے" ۲۹

نیز پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جب کسی جمعیّت اور قوم کا بزرگ تمھارے پاس آئے تو اس کی تعظیم و تکریم کرو" ۳۰

۲ مجادلہ ممنوع ہے

یہ درست ہے کہ بحث اور گفتگو مشکلات کے حل کی کنجی ہے لیکن یہ اسی صورت میں ہے جب فریقین کا بحث مباحثہ حق جوئی اور حقیقت طلبی کی بنیاد پر اور حقائق معلوم کرنے کی خاطر ہو لیکن جیسے ہی وہ اس راستے سے منحرف ہو جائیں اور دونوں یا ان میں سے کوئی ایک خود پسندی اور مدِ مقابل پر فوقیت جتانے کی خاطر اور اپنی بات منوانے کے لیے لڑائی جھگڑا اور تکرار شروع کر دے تو اس کا نتیجہ دل کی تاریکی، حقیقت کے اخفاء اور عداوت اور دشمنی کی پیدائش کے علاوہ اور کچھ نہیں نکلتا۔

لڑائی جھگڑا خواہ مادّی امور میں ہو یا علمی مباحث میں، اسلام نے دونوں صورتوں میں اس کی مذمّت کی ہے اور اسے نفاق اور دشمنی کی پیدائش کا موجب قرار دیا ہے۔

امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"جھگڑے اور تکرار سے بچو کیونکہ یہ دو دینی بھائیوں کے دلوں کو رنجیدہ اور مکدّر کر دیتا ہے اور ان میں نفاق پیدا

کرتا ہے" ۳۱

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"گفتگو میں جھگڑے اور تکرار سے پرہیز کرو کیونکہ جھگڑا غصّہ پیدا کرتا ہے اور انسان کے راز فاش کر دیتا ہے" ۳۲

"جو شخص لوگوں سے جھگڑا کرتا ہے وہ جوانمردی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے" ۳۳

اور امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنی آبرو چاہتا ہے وہ لڑائی جھگڑا ترک کر دیتا ہے" ۳۴

اور امام صادق علیہ السلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرو کیونکہ جھگڑا دھیان کو اپنے آپ میں مشغول رکھتا ہے اور نفاق اور دشمنی کو اپنی جگہ بٹھا دیتا ہے اور حسد اور کینہ پیدا کرتا ہے" ۳۵

اسلام نے فقط ناحق جدال اور نزاع سے ہی نہیں منع کیا بلکہ راستگو شخص کو بھی اس عمل سے باز رکھا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان خواہ راستگو ہی ہو وہ اپنے ایمان کی حقیقت کو کمال تک نہیں پہنچا تا ماسوا اس کے کہ وہ جھگڑا کرنا ترک کر دے" ۳۶

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"دو میں بہشت کے اوپر ایک گھر اور بہشت کے درمیان ایک گھر اور بہشت کے باغ میں ایک گھر اُس شخص کے لیے اپنے اختیار میں رکھتا ہوں جو خصومت اور لڑائی جھگڑے

کو ترک کردے خواہ وہ حق پر ہی ہو" ۳۷

اسی وجہ سے اسلام نے جھگڑے کو بعض اعمال مثلاً اعتکاف اور حج کو باطل کرنے والا شمار کیا ہے اور امام صادق علیہ السلام اس کے معنی یوں کرتے ہیں کہ انسان اپنی بات صحیح ثابت کرنے کے لیے "خدا کی قسم۔ نہیں" اور "خدا کی قسم۔ ہاں" کہے اور یہ لڑائی جھگڑے کا سب سے چھوٹا مرحلہ ہے۔ ۳۸

---

۳ عمومی محاسبہ

خاندان اور معلّم کی صحیح تربیت کے بعد ایک اور طریقِ عمل جو اسلام نے انحرافات کی روک تھام کے لیے مقرّر کیا ہے وہ مسلمانوں کا ایک دوسرے کے اعمال پر عمومی محاسبہ ہے اور اس صریح اسلامی حکم کے مطابق ہر مسلمان حق رکھتا ہے بلکہ موظف ہے کہ دوسرے کے ہاتھوں جو اعمال کُھلّم کُھلّا انجام پائیں ان کا محاسبہ کرے اور اسے اچھائیوں کی دعوت دے اور برائیوں سے باز رکھے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے موضوع کی بہت سی قرآنی آیات میں تکرار کی گئی ہے:

وہ کبھی تو مسلمانوں کی اس بنا پر تعریف کرتا ہے کہ وہ یہ عمل انجام دیتے ہیں۔ ۳۹

اور کبھی اسے اعمالِ صالح کا جزو قرار دیتا ہے۔ ۴۰

اور بعض اوقات لقمان کی اپنے فرزند کو نصیحتوں کے سلسلے میں بھی اس صحیح عمل کا شوق دلایا گیا ہے۔ ۴۱

اور کبھی ان لوگوں سے جو یہ عظیم وظیفہ انجام دیتے ہیں رحمت کا وعدہ

بھی کیا گیا ہے - ۴۲

اسلام کہتا ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارے معاشرے میں ظلم و ستم نہ پھیلے اور معاشرہ ہلاکت سے دوچار نہ ہو تو عمومی محاسبے اور صحیح تنقید کو نہ بھولو۔

امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نیکیوں کی دعوت دو اور بدیوں کی روک تھام کرو ورنہ شریر اور ظالم لوگ تم پر مسلّط ہو جائیں گے اور اُس وقت تم میں سے اچھّے لوگ دعا کریں گے اور وہ دعا قبول نہ ہو گی" ۴۳

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو پہلی قومیں ہلاکت میں پڑیں اس کی وجہ فقط یہ تھی کہ وہ گناہ کرتے تھے اور ان کے مذہبی رہنما انھیں منع نہیں کرتے تھے" ۴۴

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"میرے پیرو ہمیشہ نیکی میں ہیں اور سعادتمند ہیں بشرطیکہ وہ اچھّائیوں کی دعوت دیں اور بُرائیوں سے باز رکھیں اور نیکیوں میں ایک دُوسرے کی مدد کریں اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو برکتیں ان سے لے لی جائیں گی اور بعض دوسرے ان پر تسلّط حاصل کر لیں گے اور ان کے لیے زمین اور آسمان میں کوئی مدد نہ ہو گی" ۴۵

اسلام ان لوگوں کو گنہگاروں کے ساتھ گناہ میں شریک سمجھتا ہے جو گناہوں کی روک تھام کر سکتے ہیں اور نہ کریں۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام سے خطاب کیا اور فرمایا:

میں تمھارے پیروؤں میں سے ایک لاکھ افراد کو عذاب دوں گا جن میں سے چالیس ہزار بد اور ساٹھ ہزار نیک ہوں گے۔ (حضرت شعیبؑ نے) عرض کیا: یا خدا! بَد تو بجائے خود رہے لیکن نیکوں کو کیوں؟ وحی نازل ہوئی: کیونکہ انھوں نے گنہگاروں کو نصیحت نہ کی اور میری خاطر ان پر غضب کا اظہار نہ کیا۔" ۴۶

اگرچہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا لزوم کچھ ایسی شرائط اور خصوصیات کا حامل ہے جن سب کے مؤثر ہونے کا احتمال ہے لیکن کم از کم یہ ہے کہ گناہگار کو خوش چہرہ نہ دکھایا جائے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ گناہگاروں کے سامنے رُوکھے پھیکے اور افسردہ چہرے کے ساتھ آئیں۔" ۴۷

نصیحت کرنا

بنی نوع انسان مختلف کاموں کے اچھّا یا بُرا ہونے کی جانب توجّہ دینے کے معاملے میں یکساں نہیں ہیں بلکہ معلومات کے معیار، غور وفکر کی قوت، کبرسنی اور پختگی اور تجربے کا اس میں بڑا دخل ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام سے رغبت بھی انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے اور وہ اس کی برائیاں نہیں دیکھ پاتا۔ ایسی صورت میں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ لوگ ایک دوسرے کی فکری مدد کریں اور ایک دُوسرے کو بگڑنے سے محفوظ رکھیں۔

لہٰذا اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کو نصیحت کرنے

میں کوتاہی نہ برتیں اور کسی کام کے اچھا یا بُرا ہونے کے بارے میں جو کچھ جانتے ہوں اس سے دوسروں کو آگاہ کردیں اور اس معاملے میں کسی کوشش سے گریز نہ کریں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"قیامت کے دن خدا کے سامنے اس شخص کا مقام اور درجہ زیادہ بلند ہوگا جس نے لوگوں کو نصیحت کرنے میں زیادہ سرگرمی دکھائی ہوگی" ۴۸

"ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کو اسی طرح نصیحت کرے جس طرح اپنے آپ کو متوجّہ کرتا ہے" ۴۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تمھیں خلقِ خدا کو نصیحت کرنی چاہیئے کیونکہ تم اس سے بہتر کوئی عمل نہیں پاؤ گے" ۵۰

اسلام نے اس اجتماعی کام پر اتنا زور دیا ہے کہ نصیحت سے ہونٹ بند رکھنے کو خیانت شمار کیا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنے بھائی کو کوئی ناپسندیدہ کام کرتے دیکھے اور اسے منع نہ کرے جب کہ وہ ایسا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہو تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی ہے" ۵۱

۴ فرزند کی تعلیم و تربیت

اسلام فرزندوں کی تربیت کو بیحد اہمیت دیتا ہے اور اس بارے میں والدین کو قانونی طور پر ذمّے دار ٹھہراتا ہے۔

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"والدین فرزندوں کے بارے میں اسی طرح ذمّے دار ہیں جس طرح وہ والدین کے بارے میں ذمّے دار ہیں" ۵۲

"خدا ان لوگوں پر رحمت کرے جو اپنے فرزندوں کی ان نیک کاموں میں مدد کرتے ہیں جو وہ خود کرتے ہیں" ۵۳

بعض اوقات اس ذمّے داری کا بوجھ باپ کے کندھوں پر زیادہ ڈالا گیا ہے۔ حتّٰی کہ اسے باپ کے حق پر مقدّم ٹھہرایا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے:

"فرزند باپ پر حق رکھتا ہے اور باپ بھی فرزند پر" ۵۴

اسلام بچپن کے زمانے کی تربیت کو اس لیے زیادہ اہم سمجھتا ہے کہ بچّوں کی رُوح ہر نقش قبول کرنے پر تیار ہوتی ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک بچّے کا دل خالی زمین کیطرح ہوتا ہے جس میں جو دانہ بویا جائے
وہ اسے قبول کرلیتی ہے" ۵۵

"رسول اکرم ﷺ نے فرزند کے لیے اچھّے سے نام کا انتخاب
اور اس کی صحیح تربیت اور اس کے لیے مناسب اور اچھّے کام اور
پیشے کے انتخاب کو والدین کے تربیتی وظائف میں شمار کیا ہے" ۵۶

اس میں کوئی شک نہیں کہ نفسیاتی لحاظ سے نام انسان کی ذہنیّت اور افکار پر گہرا اثر ڈالتا ہے اور انسان عمر بھر اس وجدان کے زیرِ اثر رہتا ہے جو دن رات اس کے نام کے وسیلے سے تشکیل پذیر ہوتا ہے۔ لہٰذا نام کے انتخاب کے بارے میں اسلام بہت زیادہ احتیاط برتتا ہے اور کہتا ہے:

"ناموں میں سب سے زیادہ صحیح وہ نام ہے جو انسان کو خدا کی
بندگی کی یاد دلائے اور پیغمبروں کے ناموں کی بھی یہی صورت ہے
کیونکہ وہ انسانیت کی عالی صفات کا مجموعہ اور انسانِ کامل کا
واضح نمونہ تھے" ۵۷

"اسلام ایسے ناموں سے بیزار ہے جو انسان کو خود پسند، متکبّر
اور غافل بنا دیں (مثلاً حارث، مالک، خالد)" ۵۸

جن لوگوں کے اچھّے اچھّے نام رکھّے گئے ہوں اسلام ان کے لیے احترام کا قائل ہے۔

پیغمبرِ اسلام ﷺ نے فرمایا ہے:

"جب تم ایک بچّے کا نام "محمّد" رکھّو تو اس کا احترام کرو، مجالس
میں اس کے لیے جگہ خالی کردو اور اس سے ترشروئی نہ کرو" ۵۹

دینی تربیت کے لیے اسلام غیر معمولی اہمیّت کا قائل ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"فرزند کے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ باپ اسے قرآن مجید کی تعلیم دے۔" ۶۰

وہ یہ حکم بھی دیتا ہے کہ:

"جب ان کی عمر پانچ سال کی ہو جائے اور وہ اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پہچاننے لگیں تو انھیں قبلہ رو بٹھا کر سجدہ کرنے کا حکم دو۔ جب وہ چھ سال کے ہو جائیں تو انھیں پوری نماز سکھاؤ اور ان کے سات سال کا ہو جانے کے بعد انھیں وضو کے مقدمات سکھاؤ اور نو سال کی عمر میں انھیں وضو مکمل طور پر سکھا دو اور (اس سلسلے میں) ان پر سختی کرو۔" ۶۱

اسلام تیر اندازی اور پیراکی کو بھی اہمیت دیتا ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اپنے فرزندوں کو تیر اندازی اور پیراکی سکھاؤ۔" ۶۲

اگرچہ ایک نقطۂ نگاہ سے اسلام پہلے سات سالوں کو بچوں کے لیے کھیل کود کا زمانہ سمجھتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ انھیں عمر کے اس حصے میں آزادی دی جائے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"بچے کو سات سال کھیلنا چاہیے اور سات سال اسے لکھنا پڑھنا سکھانا چاہیے اور سات سال وہ حلال اور حرام کو بھی سمجھے۔" ۶۳

"لیکن درحقیقت وہ ان سات سالوں کو بھی تربیت کے دور کا جزو شمار کرتا ہے اور یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ انہی ابتدائی دنوں

میں بچّے کے کانوں میں اذان اور اقامت پڑھی جائے جو کہ توحید
اور اسلام کی جانب دعوت اور نیک کاموں کی جانب دعوت
ہے" ۶۴

تو یہ اس معنی کی جانب اشارے سے خالی نہیں ہے۔

اسلام نے اس غرض سے کہ فرزند جوانی کے وقت اپنی زندگی میں مکمّل آزادی کے مالک ہوں ان کے لیے تربیت کے دو ادوار قرار دیے ہیں۔ اسلام نے پہلے سات سال کے بعد، جو کہ بچّے کے کھیلنے کودنے کا زمانہ ہے، دوسرے ہفت سالہ دَور کو امورِ زندگی کے متعلّق سیکھنے سے مکمّل طور پر وابستہ دَور اور تیسرے سات سالوں کو انھیں مستقل نصف کی شکل میں زندگی میں شریک کرنے کا دَور شمار کیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"فرزند سات سال آقا اور سات سال غلام اور سات سال وزیر ہے" ۶۵

اسلام فرزندوں سے محبّت کرنے کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنے بچّے کو بوسہ دے اُس کے لیے ایک نیکی لکھّی جاتی ہے" ۶۶

"ایک شخص پیغمبرِ اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مَیں نے ہرگز کسی بچّے کو بوسہ نہیں دیا۔ جب اُس نے پیٹھ موڑی اور چلا گیا تو آپ نے حاضرین سے فرمایا: یہ (سنگدل) شخص اہلِ آتش میں سے ہے" ۶۷

دینِ اسلام ان چھوٹے بچوّں کو مارنے سے منع فرماتا ہے جو رو رہے ہوں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"بچّے کو رونے کی بنا پر نہ مارو کیونکہ ان کا رونا چار ماہ کے لیے خدا کی وحدانیت کی شہادت اور پھر چار ماہ کے لیے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیتؑ پر درود اور اس کے بعد چار ماہ کے لیے باپ اور ماں کے حق میں دعا ہے۔" ۶۸

اسلام حکم دیتا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے لڑکوں کا ختنہ کر دیا جائے۔

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اپنے لڑکوں کو ساتویں دن پاک کرو (ان کا ختنہ کرو) کیونکہ اس طرح ان کا گوشت جلدی اُگتا ہے اور اچھا ہو جاتا ہے۔" ۶۹

عِلم اور تجربے نے ثابت کیا ہے کہ دُودھ بچّے کے اخلاق اور ذہنیّت پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ لہٰذا اسلام نے بچّے کی دایہ کے لیے خاص شرائط مقرّر کی ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"اپنے فرزندوں کو پاگل اور زنا کار عورت کے دُودھ سے باز رکھو کیونکہ اس کی بُری صفات دُودھ میں سرایت کر جاتی ہیں۔" ۷۰

اس غرض سے کہ بچّے کے کان پیدائش کی ابتدائی گھڑیوں سے ہی خدا کی یاد اور اسلام کے حقائق سے آشنا ہو جائیں امام الصّادق فرماتے ہیں:

"جب فرزند دُنیا میں آئے تو اس کے دائیں کان میں اذان

اور بائیں کان میں اقامت کہو۔" ۷۱

اسلام حکم دیتا ہے کہ بچّے کا عقیقہ کرو یعنی اس کے صدقے کے طور پر ایک حیوان ذبح کرو۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عقیقہ ایک ثروت مند شخص کے لیے لازم ہے اور فقیر شخص بھی جب اسے استطاعت ہو اسے انجام دے اور اگر اس کے مالی حالات اجازت نہ دیں تو اس کے لیے کچھ لازم نہیں..... ہر مولود اپنے عقیقے کا ذمّے دار ہے۔" ۷۲

اور اس طریقے سے اس نے (یعنی اسلام نے) ایک نوزائیدہ بچّے کے وجود کو حاجت مندوں کی مدد کا وسیلہ قرار دیا ہے۔

بچّوں کی روح کو ہمیشہ زندہ اور شاداب رکھنے کے لیے اور ان نفسیاتی الجھنوں سے بچانے کے لیے جو ان کے مابین مساوات نہ برتنے سے پیدا ہوتی ہیں اسلام نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فوقیت دینے سے منع کیا ہے۔

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"تم اپنے فرزندوں کے مابین اسی طرح عدل اختیار کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ نیکی اور مہربانی کے معاملے میں وہ تم سے عدل برتیں۔" ۷۳

لیکن جاہلیت کے زمانے کے مذموم خیالات کے مقابلے میں جب بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اسلام بیٹیوں کو بیٹوں پر فوقیت دینے کی اجازت دیتا ہے۔

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص بازار جائے اور اپنے خاندان کے لیے تحفے خرید

کران کے پاس لائے تو یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ اس نے حاجتمندوں
پر مال خرچ کیا ہو لیکن اسے چاہئیے کہ (تحفے تقسیم کرتے
وقت) بیٹیوں کو مقدّم رکھے کیونکہ اگر کوئی شخص بیٹیوں کو
خوش رکھے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے اسمٰعیل علیہ السلام
کے فرزندوں میں سے ایک غلام کو آزاد کیا ہو۔" ۷۴

---

۵ فرزندوں کے وظائف

باپ اور ماں دو ایسے گرانبہا وجود ہیں کہ ہر کوئی ان کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اور انھیں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسلام بھی انسان کی اس اندرونی حِس کو جو ایک جذباتی اور عقلی منبع سے پھوٹتی ہے حرکت میں لاتا ہے، اور مکرّر اور مفصّل بیانات کے ذریعے اس کی شایانِ شان قیمت کی نشاندہی کرتے ہوئے فرزندوں کو حکم دیتا ہے کہ ایک لحظہ کے لیے بھی والدین کے احترام سے غافل نہ ہوں۔

قُرآن مجید میں متعدد مواقع پر والدین کی اطاعت کا ذکر خدا کی اطاعت کے ساتھ کیا گیا ہے اور بعض صورتوں میں اولادِ آدم کے لیے پہلی سفارش کے طور پر بیان ہوا ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

"تمھارے پروردگار نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کے سامنے

اُف تک نہ کرو اور نہ انھیں جھڑکی دو اور اُن سے ملائمت سے
بات کرو اور ان کے سامنے مہربانی کے ساتھ خاکساری اختیار کرو
اور کہو: اے پروردگار! ان پر اسی طرح رحمت فرما جس طرح
انھوں نے طفلی میں میری پرورش کی ہے۔" ۷۵

ایک اور جگہ خداوندِ عالم فرماتا ہے:

"اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں نے دُکھ پر دُکھ سہہ کر پیٹ
میں رکھا اور اسے دو سال دُودھ پلایا اپنے اور اس کے ماں باپ
کے بارے میں تاکید کی کہ میری اور اپنے باپ اور ماں کی شکر گزاری
کر اور آخر تجھے ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔" ۷۶

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"باپ اور ماں کے ساتھ نیکی اور احسان، نماز اور روزے اور
حج اور عُمرہ اور جہاد سے افضل ہے اور اس کا ثواب زیادہ ہے۔" ۷۷

"جو کوئی اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے ماں باپ اس سے
راضی ہوں تو اس کے لیے بہشت کے دو دروازے کھول دیے
جاتے ہیں۔" ۷۸

اس مطلب پر کہ باپ اور ماں سے احسان کرنے کا ثواب جہاد سے زیادہ
ہے یہ روایت گواہ ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک شخص رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشرّف ہوا
اور عرض کیا کہ میں ایک ایسا جوان ہوں جو خدا کی راہ میں جہاد
کرنے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن میری ماں اس کام کی طرف ہرگز

مائل نہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور اپنی ماں کے پاس رہ۔ اُس خدا کی قسم جس نے ہمیں حق پر مبعوث کیا ہے ایک رات ماں کے ساتھ رہنا اور اس کے ساتھ احسان کرنا اور اس کی خدمت کرنا، خدا کی راہ میں ایک سال تک جہاد کرنے سے بہتر ہے۔" ۷۹

آپ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے:

"واپس جا اور اپنی ماں کے پاس رہ کیونکہ بہشت ماؤں کے اختیار میں ہے۔" ۸۰

اسلام ماں باپ سے نیکی کو فضیلت اور برتری کا معیار قرار دیتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام نقل فرماتے ہیں:

"ایک دن رسولِ اکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ کی رضاعی بہن وارد ہوئیں۔ آنحضرت نے ان کی شایانِ شان عزّت کی اور انھیں دیکھ کر خوش ہوئے اور ان کے لیے کپڑا بچھا دیا تاکہ اس پر بیٹھیں اور بعد میں ان سے گفتگو میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ چلی گئیں اور تھوڑی ہی دیر بعد ان کا بھائی جو آنحضرت ﷺ کا رضاعی بھائی تھا حاضرِ خدمت ہوا لیکن اب کے آنحضرت ﷺ نے اس کے لیے ویسی تعظیم انجام نہ دی۔ حاضرین میں سے ایک نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! اس فرق کی کیا وجہ تھی حالانکہ یہ شخص مرد ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ لڑکی اپنے باپ اور ماں کا زیادہ احترام کرتی ہے۔" ۸۱

اسلام باپ اور ماں کے حق کو سب حقوق سے بڑا گردانتا ہے اور اسے ہر چیز پر مقدّم سمجھتا ہے۔

"ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے ماں باپ سُنّی ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان سے اسی طرح نیکی کرو جس طرح تم ہمارے دوستوں کے ساتھ نیکی کرنے کے لیے موظّف ہو" ۸۲

اور بدبخت ہے وہ شخص جو اِن وظائف کے انجام دینے میں کوتاہی کرے یا باپ اور ماں کا مغضوب ٹھہرے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص پر اس کا باپ اور ماں غضبناک ہوں اس کی جانب جہنّم کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں" ۸۳

"اس بات سے ڈرو کہ تم باپ اور ماں کے نافرمان اور ان کے مغضوب ٹھہرو کیونکہ بہشت کی خوشبو پانچ سو سال کے راستے سے انسان کے نتھنوں تک پہنچتی ہے لیکن ان اشخاص تک ہرگز نہیں پہنچتی جن سے ان کے ماں باپ خفا ہوں" ۸۴

اور جیسے کہ آیۂ قرآن سے (جس کا پہلے ذکر کیا گیا) استفادہ ہوتا ہے اس (نافرمانی) کا کمترین درجہ یہی ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ اور ماں کے سامنے "اُف" کرے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر خدا تعالیٰ کسی چیز کو "اُف" سے کمتر سمجھتا تو اس سے بھی منع فرما دیتا۔ نافرمانی کے درجوں میں سے ایک

یہ بھی ہے کہ انسان باپ اور ماں کی جانب تُند نگاہ سے
دیکھے" ۸۵

رسولِ اکرم ﷺ کے اِس ارشاد کو بھی ذہن میں رکھنا
چاہیئے کہ آپ نے فرمایا ہے :

"بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ویسا ہی حق ہے جیسا باپ
اور ماں کا اپنے فرزند پر ہے" ۸۶

---

۶ خدمتِ خلق

بہت سی مشکلات ایسی ہوتی ہیں جن کے سامنے ایک اکیلا شخص گھٹنے ٹیک دیتا ہے لیکن اگر اُس کی کوشش کے ساتھ ایک یا چند دوسرے اشخاص کی کوششیں بھی شامل ہوں تو وہ ان مشکلات پر قابو پا سکتا ہے۔

اُصولاً انسانی زندگی "تعاون" کی بنیاد کے بغیر کوئی مفہوم نہیں رکھتی اور حیوانی زندگی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

لہٰذا اسلام بالتاکید حکم دیتا ہے کہ مسلمان اپنے دینی بھائیوں کی ضروریات کے سلسلے میں ان کی مدد کریں اور انھیں مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے تنہا نہ چھوڑ دیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جس شخص کو مسلمانوں کے کاموں کا خیال نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے اور وہ شخص بھی مسلمان نہیں جو ایک مسلمان کو مدد کے لیے پکارتے سُنے اور اس کی مدد نہ کرے" ۸۷

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر کسی کا ایک مومن بھائی اس کے پاس آئے اور اپنی کوئی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس سے مدد طلب کرے اور وہ قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کی مدد نہ کرے تو خدا اُسے اِس بات میں مبتلا کر دیتا ہے کہ وہ ہمارے کسی دشمن کی مدد کرے اور اِس بنا پر وہ اُس پر عذاب نازل کرے۔" ۸۸

"اگر کسی شخص کے پاس ایک مکان ہو اور اس کے کسی مومن بھائی کو رہائش کے لیے اس کی ضرورت پڑ جائے اور وہ اُسے نہ دے تو خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! یہ میرا بندہ ہے جو اپنے مکان کی اقامت میرے ایک اور بندے کے سپرد کرنے میں بُخل برتتا ہے۔ مجھے اپنی عزّت اور جلال کی قسم میں اسے بہشت میں جائے رہائش نہ دوں گا۔" ۸۹

"جس شخص سے اس کا کوئی مومن بھائی کوئی حاجت طلب کرے اور وہ قدرت رکھتے ہوئے بھی اسے پورا نہ کرے تو قیامت کے دن خدا اُسے اِس حالت میں اُٹھائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے اور جب تک تمام لوگوں کا حساب ختم نہیں ہو جائے گا اُسے اسی حالت میں رکھّے گا۔" ۹۰

دوسری طرف خدا تعالیٰ نے اس عمل کے لیے جو ثواب قرار دیا ہے وہ اتنا اہم اور گرانبہا ہے کہ دوسرے اعمال سے حاصل کردہ ثواب میں اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"خدا تعالیٰ کے نزدیک بہشت میں ایسے بندے بھی ہیں جو وہاں حکومت کرتے ہیں (اور اونچا مقام رکھتے ہیں) اور وہ لوگ وہ ہیں جو اپنے بھائیوں کی ضروریات پوری کرتے رہے ہیں۔" ۹۱

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجات پوری کرتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے تمام عمر خدا کی عبادت کی ہو۔" ۹۲

"جو شخص کسی مسلمان کی مدد کرے اور پانی یا تباہ کن آگ کا رُخ اُس کی جانب سے پھیر دے (جو شخص سیلاب یا آگ میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مدد کو جائے اور انھیں نجات دلائے) خدا تعالیٰ اس پر بہشت واجب کر دیتا ہے۔" ۹۳

امام باقر علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:

"جب کوئی شخص مجھ سے حاجت طلب کرے تو میں اسے انجام دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس سے بے نیاز ہو جائے (اور یہ سعادت میرے نصیب میں نہ ہو)۔" ۹۴

اسی طرح امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو مسلمان دوسرے مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کی خاطر اس کا ہاتھ بٹائے وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا ہو۔" ۹۵

"کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی حاجت برلایا ہو مگر یہ کہ خدا تعالیٰ نے اسے آواز نہ دی ہو کہ اس کام کا ثواب میرے پاس ہے اور میں تیرے لیے بہشت سے کم پر راضی نہیں ہوں۔" ۹۶

دو اور جو شخص اپنے دینی بھائی کی ضروریات میں سے کوئی ضرورت
پوری کرے تو قیامت کے دن خداوندِ عالم اسکی ایک لاکھ خواہشات
کو عملی شکل دے گا جن میں سے پہلی خود اس کے لیے بہشت ہے
اور باقی میں سے اس کی قوم اور آشناؤں اور دینی بھائیوں کے لیے
بہشت ہے بشرطیکہ وہ بُت پرست نہ ہوں۔" ۹۷
"جو مومن اپنے بھائی کی مشکل آسان کردے خدا تعالیٰ اس کی حاجات
اس پر آسان کردے گا اور جب وہ اس کی ایک لغزش اور بھید
مخفی رکھے تو خداوندِ عالم اس کے ستر بھیدوں پر پردہ ڈالے گا۔
خدا کی قسم جب تک انسان اپنے مسلمان بھائی کا یاور ہوگا خدا
تعالیٰ اس کا یاور ہوگا۔" ۹۸

صفوان جمال جو امام صادق علیہ السلام اور امام کاظم علیہ السلام کے
رفقاء میں سے تھا یوں کہتا ہے:

"میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ اہلِ مکّہ
میں سے میمون نامی ایک شخص وارد ہوا اور تنگدستی اور وطن
واپسی کے لیے سفر خرچ نہ ہونے کی شکایت کی تو امامؑ نے
مجھے حکم دیا کہ اُٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مدد کروں۔ میں اُٹھ کھڑا
ہوا اور پروردگار کی مدد سے اس کی ضرورت پوری کی اور پھر
دوبارہ مجلس میں لوٹ آیا۔ امام علیہ السلام نے مجھ سے صورتحال
کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ نے
اس کی ضرورت پوری کردی ہے۔ آپ نے فرمایا: "یاد رکھ۔ میرے
نزدیک مسلمان بھائی کی مدد کرنا خانہ کعبہ کے اطراف میں

سات مرتبہ طواف کرنے سے بہتر ہے۔" ۹۹

اور آخر میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خداوند عزّ وجل نے یوں فرمایا ہے: لوگ میرے روزی خوار (اور بندے) ہیں لہٰذا میرے نزدیک وہی زیادہ محبوب ہے جو اُن سے زیادہ محبّت رکھّے اور ان کی ضروریات پوری کرنے میں زیادہ کوشش کرے۔" ۱۰۰

بلاشبہ مسلمانوں کو خوش اور مسرور کرنا اس بات کا موجب بنتا ہے کہ قیامت کے دن انسان خود مسرور ہو۔

امام کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا کے بندوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو لوگوں کی حاجات پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قیامت کے دن ان لوگوں کے دل مطمئن ہوں گے اور جو شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے خداوندِ عالَم قیامت کے دن اس کے دل کو مسرور کرے گا۔" ۱۰۱

مختصر یہ کہ یہ عمل یعنی اپنے ہم جنسوں اور مسلمانوں کی مدد کرنا اِتنی اہمیت رکھتا ہے کہ خداوندِ تعالیٰ اس کی نیّت اور ارادہ کرنے کا بھی ثواب دیتا ہے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے حاجت طلب کرتا ہے اور گو وہ اسے پورا کرنے پر مائل ہوتا ہے لیکن اس پر قدرت نہیں رکھتا۔ خداوندِ عالَم اس کے اسی ارادے (اور باطنی میلان) کی بنا پر اُسے بہشت عطا فرماتا ہے۔" ۱۰۲

نتیجہ اس بحث کا وہی ہے جیسا کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"لوگوں کا تم سے حاجات طلب کرنا پروردگار کی نعمتوں میں سے ہے لہٰذا تم ان کی وجہ سے ملول اور پریشان مت ہو۔" ۱۰۳

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جس سے اس کا مسلمان بھائی کوئی حاجت طلب کرتا ہے اور وہ اسے پوری کرنے سے پہلوتہی کرتا ہے اور اپنے آپ کو اچھا کام کرنے کے قابل نہیں سمجھتا۔ کیا یہ کام ثواب نہیں رکھتا کہ وہ اس کا امیدوار ہو؟ اور کیا اس وسیلے سے پروردگارِ عالم کے عذاب کو اپنے اوپر سے کم نہیں کیا جا سکتا؟ سچ سچ کہیے کیا پسندیدہ اخلاق اور صفات میں بھی زہد (پرہیزگاری) برتنا چاہیئے؟" ۱۰۴

ان واضح اور روشن بیانات سے جو دین کے بزرگ رہنماؤں سے نقل کیے گئے ہیں اور دوسری روایات سے جن کی تشریح کی یہاں گنجائش نہیں یہ بات بخوبی عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام نے مسلمانوں اور ہم جنسوں کی مدد اور ان کی ضروریات کی بجا آوری کی کوشش اور اجتماعی خدمات کے سلسلے میں قدم اٹھانے کو محبوب ترین اور اہم ترین عبادات کی صف میں قرار دیا ہے۔ اس نے اس عظیم کام کی انجام دہی کے لیے ہر مسلمان کو ذمّے دار ٹھہرایا ہے اور اس سلسلے میں کسی غفلت اور کوتاہی کو جائز قرار نہیں دیا۔

---

۷ کلام

بعض کوتاہ نظروں کے اس گمان کے برعکس کہ مذاہب عبادات، واجبات اور محرّمات کے علاوہ کسی چیز کو اہمیّت نہیں دیتے اسلام نے رفاہِ عامّہ کے کاموں مثلاً پُلوں کی تعمیر، راستوں کی آبادی، پانی کے ذخیروں کی تیّاری اور مساجد کی تعمیر غرضیکہ ہر اُس چیز کو زیادہ اہمیت دی ہے جس سے عام لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔

پیغمبرِ اسلام ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنا دن اور رات گزار دے اور اسے مسلمانوں کے معاملات کا خیال نہ ہو (اور اجتماعی کام کی گرہ نہ کھولے) وہ مسلمان نہیں ہے۔" ۱۰۵

جب آنحضرت ﷺ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا جو خدا تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ہیں تو آپ نے فرمایا:

"وہ، وہ شخص ہے جو مسلمانوں کے معاشرے کے لیے سب سے زیادہ مفید ہو۔" ۱۰۶

اور دوسرے لفظوں میں:

"لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جس سے لوگ زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں" ۱۰۷

اسلام اس قسم کے نیک کاموں کو صدقۂ جاریہ و باقیہ کا نام دیتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہر شخص کا نامۂ اعمال اُس کی موت کے بعد بند ہو جاتا ہے اور تین صورتوں کے علاوہ اسے کوئی ثواب اور عقاب نہیں پہنچتا۔ ایک تو صدقۂ جاریہ (مفید کام) ہے جو اس نے قائم کیا ہو اور دوسری وہ نیک عادت ہے جو اس نے بطور یادگار چھوڑی ہو اور تیسری چیز یہ ہے کہ اس کا باایمان اور صالح فرزند اس کے لیے استغفار کرے (اور اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہو تو اس کا فرزند اس کی تلافی کرے)" ۱۰۸

"دولت اور اولاد زندگی کی نعمتوں میں سے ہیں لیکن باقیاتِ صالحات بہتر ثواب کے حامل ہیں" ۱۰۹

اسلام عموماً صدقاتِ جاریہ کو (جو اوقاف ہوتے ہیں) اس قدر اہمیت دینے کے علاوہ مساجد کی تعمیر پر جو اسلامی تبلیغات کی بنیاد ہوتی ہیں خاص نظر رکھتا ہے اور ان کے بارے میں اس نے بہت تاکید کی ہے۔

پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص ایک مسجد تعمیر کرے خدائے قدیر بہشت کے ایک گھر کا نام اس کے نام پر رکھتا ہے" ۱۱۰

اور قرآن مجید فرماتا ہے:

"وہ لوگ مساجد تعمیر کرتے ہیں اور انھیں آباد کرتے ہیں جو خدا

اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور
زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے۔" ۱۱۱

اجتماعی امور کے بارے میں اسلام کا نظریہ اس بات سے واضح ہو جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے کُوچوں کو ہموار کرنے جیسے نسبتاً مختصر موضوع کو بے حد اہمیّت دیتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص مسلمانوں کے راستے سے اس چیز کو ہٹا دیتا ہے جو انھیں تکلیف دیتی ہے تو خدا تعالیٰ اُسے قرآن کی چار سو آیتیں پڑھنے کا ثواب دیتا ہے۔ ....." ۱۱۲

"جب امام سجّاد علیہ السلام راستہ عبور کر رہے ہوتے تھے اور راستے میں کوئی روڑا دیکھتے تھے تو اگر کسی مَرکَب پر سوار ہوتے تو اُتر پڑتے تھے تاکہ وہ روڑا اپنے ہاتھ سے ہٹا دیں۔" ۱۱۳

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر روز صدقہ دے (اور احسان کرے)" کسی نے عرض کیا: "انسان اتنی قدرت کا مالک کیسے ہو سکتا ہے کہ ہر روز یہ کام انجام دے۔" آپ نے فرمایا: "اگر تم مسلمانوں کے راستے سے رکاوٹیں دُور کر دو تو وہ صدقہ محسوب ہوتا ہے۔" ۱۱۴

اسلام ایک ایسی قوم میں ظاہر ہوا جس میں دوسری اخلاقی خرابیوں کے ساتھ ساتھ ظلم و ستم کا بھی کامل رواج تھا۔ اہلِ قوت اور امیر لوگ رعایا اور کمزور لوگوں پر جتنا ظلم کر سکتے تھے کرتے تھے اور انھیں اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتے تھے۔ کچھ لوگ خوف یا دیگر وجوہات کی بنا پر خاموش بیٹھے رہتے تھے اور درحقیقت یہ خاموشی ان ظالموں کے عمل کی تائید کرتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے بے رحمانہ اعمال پوری شد و مد سے انجام دیتے رہتے تھے۔

اسلام نے ظالموں کو ڈرانے دھمکانے، ان پر لعنت کرنے اور انھیں خدا کی رحمت سے دُور قرار دینے کے علاوہ دوسرے گروہ کا (یعنی ان لوگوں کا جو خاموش بیٹھے رہتے ہیں اور مظلوموں کی مدد نہیں کرتے) شدید مواخذہ کیا ہے اور انھیں عذابِ الٰہی سے ڈرایا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب کوئی مسلمان قدرت رکھتے ہوئے اپنے بھائی کی مدد سے باز رہے تو خداوندِ عالم بھی دنیا اور آخرت میں اس کی

مدد کرنے سے باز رہتا ہے۔" ۱۱۵

اسلام کہتا ہے کہ ظالموں کے خلاف جنگ کرو اور مظلوموں کی مدد کرو۔

امیرالمومنین امام علی علیہ السلام اپنے فرزند کو فرماتے ہیں:

"ہمیشہ ظالم کے خلاف لڑو اور ستم رسیدہ کی مدد کرو۔" ۱۱۶

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جو شخص کسی مومن کو کسی ظالم شخص کے گزند سے محفوظ رکھتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے تاکہ وہ قیامت کے دن اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے۔" ۱۱۷

اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب کوئی مسلمان اپنے ستم رسیدہ بھائی کی مدد کرے تو اس کے لیے (ایسا کرنا) ایک مہینے کے روزے رکھنے اور مسجد الحرام میں اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔" ۱۱۸

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک باایمان شخص ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں رہتا تھا۔ وہ باایمان لوگوں کو بے حد دکھ دیتا تھا۔ ناچار اس نے اس بادشاہ کے ملک سے فرار ہو کر کفار کے ایک ملک میں پناہ لی اور وہاں ایک کافر کے گھر میں رہنے لگا۔ مشرک شخص نے اس کی عزت افزائی کی اور اسے پناہ دی اور چھپا دیا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو خدا تعالیٰ نے اُسے وحی کی:

"مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! اگر بہشت میں کفار کے

لیے جگہ ہوتی تو میں تجھے بہشت میں جزا دیتا لیکن بہشت کفّار پر حرام ہے۔ تاہم اے آگ اسے پکڑ لے اور اسے آزار مت دے" ۱۱۹

امام صادق علیہ السلام اپنے ایک قول میں مظلوموں کی امداد کے بارے میں صریحًا فرماتے ہیں :

"(ظالموں کے مقابلے میں) مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے اور اس پر واجب ہے" ۱۲۰

---

۹ مسلمانوں کے باہمی روابط

مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں

جب اسلام کا ظہور ہوا تو عربستان سراسر جنگ اور خونریزی میں مبتلا تھا اور فتنہ و آشوب کی آگ میں جل رہا تھا۔ اس سرزمین کے لوگ آپس میں ہمیشہ عداوت اور دشمنی رکھتے تھے اور ان کے دل ایک دوسرے کے خلاف کینہ سے پُر تھے لیکن اسلام نے اُن کے مابین اُلفت کو اپنی دعوت کا بنیادی جزو قرار دیا اور رسولِ اکرم ﷺ نے ان کے سامنے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

"وہ سب مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے مابین صلح اور اتحاد پیدا کرو۔ پرہیزگاری کو اپنا شعار بناؤ ممکن ہے تم بخشے جاؤ" ۱۲۱

بعد میں کمرِ ہمت باندھ لی اور مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان عملاً برادری اور اخوّت کا رشتہ قائم کر دیا۔ اس دن کے بعد سے ہر جگہ "برادرانِ نسبی" کے ساتھ ساتھ "برادرانِ دینی" کا کلمہ بھی دیکھنے میں آنے لگا بلکہ اس سے دو قدم آگے بڑھ گیا۔

دو بھائیوں کی صُلح صفائی

اسلام نے کینہ وری اور عداوت کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کی خاطر مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے:

"اپنے دینی بھائیوں کے درمیان صُلح صفائی پیدا کرو"

امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے فرزندوں کو یوں وصیّت فرمائی:

"اے میرے فرزندو! میں تمھیں تاکید کرتا ہوں کہ پرہیزگاری کو اپنا شعار بناؤ۔ اپنے معاملات کو منظّم رکھّو اور اپنے مابین ہمیشہ صُلح صفائی رکھّو کیونکہ میں نے تمھارے جدِّ بزرگوار رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا: "دو افراد کے مابین صُلح کرانا خدا کے نزدیک ایک سال کی نماز اور روزوں سے افضل ہے" ۱۲۲

انھیں وجوہ کی بنا پر دین کے بزرگ پیشواؤں نے اس موضوع کو بے حد اہمیّت دی ہے۔ انھوں نے کچھ رقم اپنے کچھ اصحاب کے پاس رکھوا چھوڑی تھی تاکہ اگر دو اشخاص کا کسی مال کے بارے میں باہم جھگڑا ہو جائے تو اس رقم میں سے انھیں کچھ دے دلا کر جھگڑے کا خاتمہ کر دیا جائے۔

ابی حنیفہ امیر الحاج نقل کرتا ہے:

"ایک دفعہ میرا ایک شخص سے کسی میراث کے بارے میں تنازعہ تھا۔ مُفضّل ابنِ عمر ہمارے پاس سے گزرا اور کچھ دیر ہمیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہمیں اپنے گھر بلایا اور چار سو درہم پر ہمارا تصفیہ کرا دیا اور وہ چار سو درہم بھی ہمیں اپنے پاس سے دیے۔ پھر کہنے لگا:

تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ رقم میری اپنی نہ تھی بلکہ امام صادقؑ نے مجھے دی تھی اور حکم دیا تھا کہ جب کبھی دو شیعہ افراد کے مابین مال کے سلسلے میں جھگڑا ہو تو اس مال کے ذریعے ان کی صلح کرا دینا۔" ۱۲۳

مومنین کے ایک دُوسرے پر حقوق

اسلام نے مسلمانوں پر ایک دوسرے کے بارے میں ذمّے داریاں عائد کی ہیں اور انھیں دینی بھائیوں کے حقوق کا نام دیا ہے۔

امام علیؑ، رسولِ اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"ہر مسلمان دوسرے مسلمان کی نسبت تیس حق رکھتا ہے جو اسے انجام دینے چاہئیں اور یا یہ کہ وہ اسے بخش دے: مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے دینی بھائی کی لغزشوں سے چشم پوشی کرے اور پریشانی کے وقت اس پر رحم کرے۔ اس کے بھید چھپائے رکھے۔ اس کی غلطیاں نہ پکڑے۔ اس کا عُذر قبول کرلے۔ بدگوئی کرنے والوں کے سامنے اس کا دفاع کرے۔ اسے نصیحت کرے۔ اس سے دوستی کو مستحکم کرے اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔ بیماری کی حالت میں اس کی عیادت کرے اور اس کے مرجانے کی صورت میں اس کے جنازے کی تشییع کے لیے حاضر ہو۔ اس کی دعوت منظور کرلے اور اس کا ہدیہ قبول کرے۔ جو کچھ وہ عطا کرے اس کا بدلہ دے اور اس کی دی ہوئی نعمت کا شکریہ ادا کرے۔ اس کی بخوبی مدد کرے۔ اس کے ناموس کی حفاظت کرے اور اس کی ضرورتیں پوری کرے۔ اسے اس کے مقصد تک پہنچائے۔ اگر

اسے چھینک آئے تو اس پر رحمت بھیجے۔ اس کی گم شدہ چیزوں کی طرف اس کی رہنمائی کرے۔ اس کے سلام کا جواب دے۔ اس کی کہی ہوئی باتوں کو اچھّا سمجھے۔ اس کے انعام کو اچھا سمجھے اور اس کی قسموں کی تصدیق کرے۔ اس کے دوستوں کا دوست ہو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم اس کی مدد کرے لیکن اگر وہ ظالم ہو تو اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے باز رکھے اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کے اپنا حق حاصل کرنے میں اس کی مدد کرے۔ حوادث کا مقابلہ کرنے کے لیے اسے تنہا نہ چھوڑے اور جس چیز کو اپنے لیے اچھّا سمجھے اسے اس کے لیے بھی اچھّا سمجھے اور جو اپنے لیے نہ چاہے وہ اس کے لیے بھی نہ چاہے۔" ۱۲۴

اور امام صادق علیہ السلام بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"ایک مومن کے دوسرے مومن پر سات حق واجب ہیں جو اسے چاہیئے کہ انجام دے: ظاہر طور پر اس کا احترام کرے اور دل میں اس کو دوست رکھے۔ اپنے مال سے اس کی مدد کرے۔ اس کی غیر حاضری میں اس کی بدگوئی نہ کرے اور بیماری کی حالت میں اس کی عیادت کرے اور موت کے وقت اس کے جنازے کی تشییع کرے اور آخر میں اس کی موت کے بعد اس کے بارے میں کلمۂ خیر کے علاوہ کچھ نہ کہے۔" ۱۲۵

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"ایک مومن شخص کے اپنے بھائی پر کچھ حقوق یہ ہیں کہ: بھوک

کی حالت میں اسے سیر کرے۔ اس کے بھیدوں کی حفاظت کرے۔
اس کی سختیوں کو اس پر آسان کرے (مشکلات میں اس کا ساتھ
دے) اس کے قرضے ادا کرے اور جب وہ دنیا سے رخصت ہو
جائے تو اس کی اولاد کے ساتھ پدرانہ سلوک کرے۔" ۱۲۶

اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"مومن مومن کا بھائی ہے اور اس کے لیے آنکھ اور رہنما کی مانند
ہے۔ وہ اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اس پر ظلم نہیں کرتا۔
اسے دھوکا نہیں دیتا اور اس سے وعدہ کرے تو وفا کرتا ہے۔" ۱۲۷

---

۱۰ خدمتگاروں سے طرزِ سلوک

اب تک بعض لوگوں کا اپنے خدمتگاروں سے ویسا ہی طرزِ سلوک ہے جیسا کہ دَورِ جاہلیت میں مالکوں کا اپنے زرخرید غلاموں سے ہوا کرتا تھا۔

اسلام نے اس طرزِ فکر اور طرزِ عمل سے بڑی سنجیدگی سے جنگ کی ہے اور خدمتگار اور مخدوم کے رابطے کو کامل انسانی حقوق اور بشری آزادی کے احترام اور حفاظت کی بنیاد پر ایک تعاون کا رابطہ قرار دیا ہے۔

پیشوایانِ دین کے اقوال کے علاوہ ان کی زندگی کی تاریخ اِس امر کی بخوبی نشاندہی کرتی ہے کہ وہ اپنے خدمتگاروں کے ساتھ پوری پوری مساوات اور احترام سے پیش آتے تھے اور ان کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کرتے تھے جیسا ایک باربرداری کے حیوان سے کیا جاتا ہے بلکہ ایک معاون اور مددگار کی طرح پیش آتے تھے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"وہ تمھارے بھائی ہیں جنھیں خدا تعالیٰ نے تمھارا زیر دست قرار دیا ہے لہٰذا جس شخص کا کوئی زیر دست بھائی ہو اسے چاہیئے کہ جو خود کھائے اُسے بھی کھلائے اور جو خود پہنے اسے بھی پہنائے

اور مشکل کاموں میں اس کا ہاتھ بٹائے۔" ۱۲۸

"جب تم اپنے غلاموں اور خدمتگاروں کو مشکل کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔" ۱۲۹

"لوگوں میں سے بدترین وہ ہے جو تنہا سفر کرے یا اپنے مہمان کو بھگا دے یا اپنے غلام کو مارے۔" ۱۳۰

"امام رضا علیہ السلام اپنے دو خادموں یاسر اور نادر کو حکم دیتے ہیں کہ اگر تم مجھے اپنے پاس اُس وقت دیکھو جب کھانا کھانے میں مشغول ہو تو جب تک تم کھانا نہ کھا چکو اپنی جگہ سے مت ہلو (اور میرا احترام نہ بجالاؤ)" ۱۳۱

امام علی علیہ السلام دو پیراہن خریدتے ہیں جن میں سے ایک کی قیمت تین درہم اور دوسرے کی بارہ درہم ہے۔ آپ سستا پیراہن خود زیب تن کر لیتے ہیں اور مہنگا (اپنے خادم) قنبر کو دے دیتے ہیں۔ قنبر عرض کرتا ہے: آپ کے لیے یہ پیراہن زیادہ مناسب ہے کیونکہ آپ منبر پر تشریف لے جاتے ہیں اور لوگوں سے خطاب فرماتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

"اے قنبر! تم جوان ہو اور تم میں ابھی جوانی کا سُرور باقی ہے۔ مجھے تم پر لباس کے بارے میں فوقیت چاہتے ہوئے خدا تعالیٰ سے حیا آتی ہے کیونکہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو خود پہنو وہی اپنے غلاموں اور خدمتگاروں کو بھی پہناؤ اور جو خود کھاؤ وہی اُنھیں بھی دو۔" ۱۳۲

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خدمتگاروں سے جب تک سختی سے

نہ پیش آیا جائے وہ اطاعت نہیں کرتے جب کہ ایسا سوچنا غلط ہے کیونکہ ان سے نیک سلوک کرکے اُنھیں زیادہ فرمانبردار بنایا جاسکتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"اپنے خدمتگاروں سے مہربانی اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ کیونکہ اس طرح تمھاری خواہشات بہتر طور پر پوری ہوں گی۔" ۱۳۳

بلاشبہ خانہ داری کے طور طریقے بھی اسلام سے سیکھنے چاہئیں۔ اسلام کہتا ہے کہ: نظم وضبط کو خدمتگاروں تک میں ملحوظ رکھو اور ہر ایک کو ایک مخصوص کام پر لگاؤ۔

امام علی علیہ السلام اپنے فرزند سے فرماتے ہیں:

"اپنے ہر ایک کارکن کے ذمّے ایک مخصوص کام لگاؤ جسے فقط وہی انجام دے کیونکہ اس صورت میں وہ کام ایک دوسرے پر نہیں ٹالیں گے۔" ۱۳۴

اس کے مقابلے میں خدمتگاروں کو بھی چاہیئے کہ اپنی چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلائیں اور اپنے آقاؤں کے حقوق کی رعایت کریں۔

"ایک دفعہ امام صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو کسی کام کے لیے بھیجا۔ وہ چلا گیا اور لَوٹ کر آنے میں دیر کی۔ حضرت خود اس کے پیچھے گئے اور اسے سوتا پایا۔ آپ اس کے پاس بیٹھے رہے حتّٰی کہ وہ جاگ اُٹھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے مرد! تُو رات کو بھی اور دن میں بھی کیوں سوتا ہے؟ رات تو تیری اپنی ہے، بے شک سو لیکن دن ہمارے لیے چھوڑ دے۔" ۱۳۵

۱۱ حاجتمندوں کا حصّہ

موجودہ دُنیا میں بہت زیادہ لوگوں کی غربت اور تنگدستی اور شدید طبقاتی اختلافات نے بنی نوعِ انسان کے دانشمندوں کی توجّہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے اور وہ اس درد کا علاج کرنے اور اس خطرناک طبقاتی فاصلے کو کم کرنے کی فکر میں ہیں۔

اسلام نے دولت کی ذخیرہ اندوزی کی پیش بندی اور تنگدستی کی مصیبت کی بیخ کنی کے لیے صدقات اور زکوٰۃ کا قانون نافذ فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دولت مند لوگ اس بات پر مجبُور ہیں کہ اپنے مال کی ایک معیّنہ مقدار ہر سال نادار لوگوں کو دے دیں۔

قرآن مجید نے بہت سے مواقع پر اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اسے اس قدر اہمیت دی ہے کہ عموماً اسے سب سے بڑے دینی فریضے یعنی نماز کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

"نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو کیونکہ تم جو نیک کام انجام دوگے

اس کی جزا پالوگے" ۱۳۶

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی رمز

پیشوایانِ اسلام نے اپنے اقوال کے سلسلے میں زکوٰۃ کی رمز بیان فرمائی ہے اور اس ذریعے سے انھیں اس کی ادائیگی کی ترغیب دلائی ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"زکوٰۃ اس لیے مقرر کی گئی ہے کہ دولت مندوں کو آزمایا جائے اور ناداروں کی مدد ہو۔ اگر لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ دیتے رہتے تو کبھی کوئی مسلمان فقیر اور محتاج نہ ہوتا بلکہ ان حقوق کے ذریعے جو خدا نے اس کے لیے مقرر کیا ہے مستغنی ہو جاتا۔ لہٰذا اگر فقیر اور بھوکے اور محتاج پائے جاتے ہیں تو یہ دولت مندوں کے گناہ کی وجہ سے ہے اور سزاوار ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی رحمت سے دُور رکھے جنھوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔" ۱۳۷

نیز آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے فقراء کے لیے دولت مندوں کے مال میں ایک حق قرار دیا ہے اور فقراء کو ان کے مال میں شریک بنایا ہے۔ کوئی دولت مند جب تک وہ حق ادا نہ کرے تعریف کے قابل نہیں اور وہ حق زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کے وسیلے سے ان کو زندگی کی ضمانت مل جاتی ہے اور اس نشانی سے مسلمان، مسلمان کہلاتا ہے۔" ۱۳۸

امام صادق علیہ السلام کا یہ فرمان بھی قابلِ توجہ ہے:

"خدا تعالیٰ نے ہزار درہم میں سے پچیس درہم زکوٰۃ مقرّر کی ہے کیونکہ اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور ان کی ضرورت کی مقدار سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہزار افراد میں سے پچّیس فقیر ہیں (یعنی ضعیف اور ایسے اشخاص جو کام کاج کے قابل نہ ہوں اور فوری مدد کی ضرورت رکھتے ہوں ان حدود میں ہیں) اسی نسبت سے ان کا حصّہ مقرّر کیا گیا ہے اور اگر ان کی تعداد اس سے زیادہ ہوتی تو ان کا حصّہ بھی زیادہ ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ ان کا خالق ہے اور ان کے حال سے آگاہ ہے" ۱۳۹

اسلام نے رسمی طور پر خود غرض دولت مندوں کے لیے خطرے کی گھنٹی بجادی ہے اور انھیں ان خطرات سے آگاہ کر دیا ہے جو طبقاتی فاصلوں کو جنم دیتے ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"زکوٰۃ دے کر اپنی دولت محفوظ کر لو" ۱۴۰

کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ زیادہ تر بُرائیاں اور چوریاں اور سب سے بڑھ کر کمیونزم کا منحوس راگ شدید احتیاج کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔

جو کچھ اوپر کہا گیا ہے وہ زکوٰۃ کے اقتصادی پہلو کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تھا لیکن یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ اس کا روحانی پہلو اگر اس سے زیادہ اہم نہیں تو کم اہم بھی نہیں ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو خدا کے قُرب کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ جو کوئی اسے بہ رضا و رغبت ادا کرے اس کے لیے یہ گناہوں کا

کفّارہ بن جاتی ہے اور دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت کرتی ہے لہٰذا کسی کو نہیں چاہیئے کہ اسے میلانِ طبع کے بغیر ادا کرے اور اسے ادا کر کے غمگین ہو" ۱۴۱

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

"زکوٰۃ دینا مت بھولو کیونکہ زکوٰۃ خدا تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے" ۱۴۲

جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے

انہی وجوہ کی بنا پر اسلام زکوٰۃ نہ دینے سے بڑی سختی سے منع کرتا ہے اور جو دولت مند لوگ اس کی ادائیگی سے پہلو تہی کرتے ہیں انھیں سرزنش کرتا ہے۔

امام باقر علیہ السلام امام علی علیہ السلام سے اور آپ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں:

"اگر لوگ زکوٰۃ دینے سے پہلو تہی کریں گے تو خدا تعالیٰ کی نعمتیں بھی دنیا سے منقطع ہو جائیں گی" ۱۴۳

امام صادق علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:

"جو شخص زکوٰۃ کی کمترین مقدار (ایک قیراط) دینے سے بھی باز رہے وہ نہ تو مومن ہے اور نہ ہی مسلمان" ۱۴۴

اسلام اس اجتماعی موضوع کو اس قدر اہمیّت دیتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند ایسے مسلمانوں کو جو اس اہم کام کو معمولی شمار کرتے تھے اور فقراء کے حقوق ادا نہیں کرتے تھے، رسمی طور پر مسجد سے نکال دیا

اور فرمایا:

"تم لوگ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ہماری مسجد سے باہر چلے جاؤ اور اس میں نماز نہ پڑھو" ۱۴۵

اگرچہ اسلام اقتصادی آزادی اور شخصی ملکیّت کو محترم شمار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ نے سونے اور چاندی کے سکّوں (روپیہ پیسہ اور مال و دولت) کو اپنے بندوں کی بھلائی کا وسیلہ قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کے کاروبار چلائیں اور ان سے اپنے مقاصد حاصل کریں۔ لہٰذا جو شخص کافی دولت جمع کرلے لیکن خدا کے فرمان کی تعمیل کرے اور زکوٰۃ یعنی حاجتمندوں کے حقوق ادا کرے اس کی تمام دولت اس کے لیے پاک اور جائز ہوگی۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ فقراء کے حقوق ادا نہ کرنے کو بھی ایک ناقابل معافی گناہ قرار دیتا ہے اور کہتا ہے:

جو شخص بہت سا مال اور سونا چاندی جمع کرلے اور بُخل برتے اور خدا کا حق ادا نہ کرے اور (اس کی جگہ) انھیں سونے اور چاندی کے برتنوں کی شکل میں ڈھال لے (اور اپنے لیے پُرتجمّل زندگی کے اسباب فراہم کرلے) وہ عذابِ الٰہی کا مستحق ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ایک دن (آئے گا جب) یہ سکّے دوزخ کی آگ میں سُرخ کیے جائیں گے اور ان کی پیشانی، پُشت اور پہلو پر لگائے جائیں گے" ۱۴۶

اسلام نے خطرناک طبقاتی فاصلہ کم کرنے کے لیے دولت مندوں اور سرمایہ داروں کے اموال میں قانونِ زکوٰۃ کے علاوہ حاجتمندوں کے دوسرے حقوق بھی مقرّر کیے ہیں اور ان دولتمندوں کو سراہتا ہے جنھوں نے اپنی دولت میں خود حساب کھولا ہو اور معاشرے کے محروم لوگوں کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ جو ان کا مقرّرہ حق ہے ایک اور حق بھی متعیّن کر دیا ہو۔ ۱۴۷

یہ حقوق بیان فرماتے ہوئے امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خداوندِ عالم نے زکوٰۃ کے علاوہ دولتمندوں کے اموال میں اور حقوق بھی مقرّر کیے ہیں اور فرماتا ہے: "نامساعد حالات کے مقابلے میں وہی لوگ ثابت قدم رہ سکتے ہیں جو اپنے اموال میں سے بیکسوں کے لیے حق مقرّر کرتے ہیں"۔ یہ حق زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور یہ وہ حق ہے جو ایک شخص خود اپنے آپ پر واجب کرتا ہے اور اسے چاہیئے کہ اس کا تعیّن اپنی قدرت

کے مطابق کرے اور اسے ہر روز یا ہر ہفتے یا ہر مہینے ادا کرے۔
اور پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "خدا کو اچھا قرض دو" یہ بھی زکوٰۃ
کے علاوہ ہے اور پھر فرماتا ہے: "وہ لوگ جو خدا کی راہ میں ظاہرا
اور خفیہ طور پر خرچ کرتے ہیں" اور پھر ماعون (جس سے انکار
کرنے والے کی خدا تعالیٰ مذمت کرتا ہے) بھی یہی ہے کہ رقم بطور
قرض دی جائے یا کوئی جنس ادھار دو یا کوئی نیک کام انجام دو
اور پھر جو چیزیں زکوٰۃ کے علاوہ اموال میں مقرر کی گئی ہیں ان میں
سے ایک صلۂ ارحام ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا
ہے: "وہ لوگ جو اس سے پیوستہ رہتے ہیں جس سے تعلق
رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے" لہٰذا جو شخص وہ حقوق ادا کرتا ہے
جو خدا نے لازم قرار دیے ہیں تو وہ جو کچھ اس کے ذمے ہے
اسے بجا لاتا ہے" ۱۴۸

اور پھر امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
"کیا تم گمان کرتے ہو کہ تمھارے اموال میں سے فقط زکوٰۃ
مقرر کی گئی ہے؟ (تم غلطی پر ہو) جو کچھ خدا تعالیٰ نے زکوٰۃ
کے علاوہ مقرر کیا ہے وہ زکوٰۃ سے زیادہ ہے جس میں سے
تمھیں اپنے قرابت داروں کو اور ان لوگوں کو دینا چاہیے جو
تم سے سوال کریں" ۱۴۹

پھر حضرت سے سوال کیا گیا کہ کیا خدا تعالیٰ کے یہ فرمانے سے
کہ" وہ لوگ جنھوں نے اپنے اموال میں سے سوال کرنے والوں اور
محروموں کے لیے حق قرار دیا ہے" زکوٰۃ کے علاوہ کوئی اور حق مراد ہے؟

آپ نے فرمایا:

"(ہاں) اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں خدا تعالیٰ نے دولت عطا کی ہے۔ وہ ہزار یا دو ہزار یا تین ہزار یا کم و بیش اس میں سے علیٰحدہ کرتے ہیں اور اپنے وابستگان کو دیتے ہیں یا اپنی قوم کے نادار لوگوں کے اخراجات برداشت کرتے ہیں۔" ۱۵۰

اسلام ان دولتمندوں کو سعادتمند سمجھتا ہے جو وہ تمام مالی حقوق ادا کرتے ہیں جو زکوٰۃ اور قرابت داروں، سائلوں اور محتاجوں کے حقوق سے عبارت ہیں۔

امام صادق علیہ السلام نے عمار ساباطی سے فرمایا: کیا تیرے پاس زیادہ دولت ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم وہ ادا کرتے ہو جو خدا تعالیٰ نے تم پر بطور زکوٰۃ واجب کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے مال میں سے کوئی خاص رقم فقراء کے لیے الگ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے قرابت داروں کو کچھ دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے دینی بھائیوں کی مدد بھی کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت نے اس کی حوصلہ افزائی کی اور فرمایا:

"عمار! مال ختم ہو جاتا ہے، انسان کا بدن گل سڑ جاتا ہے لیکن عمل زندہ رہتا ہے اور اس کا حساب رکھنے والا زندہ ہے اور نہیں مرتا۔ عمار! جو کچھ تو نے خود آگے بھیجا (وہ تیرا ہے اور) تجھ سے جُدا نہیں ہوگا اور جو کچھ تو چھوڑ دے گا وہ ہرگز تجھ تک نہیں پہنچے گا۔" ۱۵۱

۱۳ خُدا کی راہ میں بخشش

"خدا کی راہ میں بخشش" کا موضوع جسے روایات کی زبان میں بعض اوقات "صدقہ" کہا جاتا ہے (صدقہ ہر وہ بخشش ہے جو خدا کے لیے ہو) بجائے خود ایک عجیب داستان ہے اور مستحبات میں ایسی چیزیں شاید کم ہی ہوں جنھیں اس جیسی اہمیت دی گئی ہو۔

اسلام کے نقطۂ نگاہ سے صدقہ ہر چیز مثلاً جان اور مال کے لیے اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی رحمت کے لیے بے حد مؤثر ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"قیامت کے دن جب تک لوگوں کے درمیان قضاوت نہ ہو جائے (اور وہ اپنے حساب کو نہ پہنچ جائیں) ہر شخص اپنے صدقے کے سائے کے نیچے آرام کرے گا۔" ۱۵۲

"خدا کے راستے میں در پردہ بخشش کرنا خدا کے غصّے کے شعلے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔" ۱۵۳

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو مسلمان ایک بندۂ مسلمان کو کپڑے پہنائے وہ اس وقت تک خدا تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک اُس کپڑے کے چیتھڑے باقی رہیں" ۱۵۴

"اپنے بیماروں کا خدا کی راہ میں اَحسان کے ساتھ علاج کرو۔ صدقے کے وسیلے سے روزی طلب کرو۔ صدقہ بندے کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں پہنچتا ہے" ۱۵۵

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا کی راہ میں نیکی اور احسان فقر کو مٹا دیتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے اور ناگوار موت کی ستر قسموں کو احسان کرنے والے سے ٹال دیتا ہے" ۱۵۶

لیکن کیا ہی اچھا ہو اگر انسان اس نیک عمل کو صحت اور اختیار کی حالت میں انجام دے بجائے اس کے کہ مرنے کے وقت وصیّت کرے۔ اسی لیے جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ بہتر ہے تو آپ نے فرمایا:

"یہ کہ تو خود اس وقت دے جب تیری صحت اچھی ہو، تجھے زندہ رہنے کی امید ہو اور تو فقر سے ڈرے۔ نہ یہ کہ تو اسے اس وقت تک ٹالے جب تیری جان گلے میں پہنچ جائے اور اس وقت تو کہے کہ اِتنا فلاں شخص کو اور اتنا دوسرے کو دے دو" ۱۵۷

۱۲

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام تاکید اور اصرار جو انفاق (لوگوں پر خرچ کرنا) اور صدقہ دینے کے بارے میں کیا گیا ہے وہ زیادہ تر اس لیے ہے تاکہ تنگدست لوگ اپنی دلخراش وضع سے نجات پائیں اور ان کی مالی ضرورتیں پوری ہونے کی بدولت ان کی ذہنی پریشانی دُور ہو جائے اور خرچ کرنے والا شخص بھی اس مقدّس عمل کے نتیجے میں ایک بلند تر اخلاقی اور روحانی درجہ حاصل کر لے اور تازہ فضیلت اور کمال پر فائز ہو۔

لیکن اگر انفاق اور بخشش کے بعد دوسرے پر احسان جتایا جائے تو ایک طرف تو نہ صرف یہ کہ عملی طور پر انفاق اور بخشش کا مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ ان لوگوں کی رُوح کو بھی زیادہ سخت دھکا لگتا ہے اور دوسری طرف یہ بھی پتا چلتا ہے کہ یہ عمل خدا کی خاطر نہ تھا چنانچہ اس صورت میں خرچ کرنے والا کوئی روحانی اور اخلاقی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر انفاق اور خدا کی راہ میں بخشش کے موضوع پر گفتگو فرمائی گئی ہے، لوگوں کو توجّہ دلائی گئی ہے کہ یہ عمل فقط خدا کی راہ میں ہونا چاہیئے اور اس کے بعد احسان نہیں جتانا چاہیئے۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

"جو لوگ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر جو چیز انھوں نے خرچ کی ہو اُسے منّت اور اذیّت سے وابستہ نہیں کرتے ان کا بدلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے۔" ۱۵۸

اور اس کے بعد کی دو آیات میں اسے ثواب اور صدقے کے نتیجے کا ضائع ہونا قرار دیتا ہے اور خدا کی خاطر خالص عمل اور اس کی برعکس صورت کا فرق بتاتے ہوئے فرماتا ہے:

"تم لوگ جو ایمان لائے ہو اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح منّت اور اذیّت سے باطل نہ کرو جو ریا کے طور پر خرچ کرتا ہے اور خدا اور روزِ جزا پر ایمان نہیں رکھتا۔ ایسے شخص کی مثال اُس سنگِ خارا کی ہے جس پر مٹی پڑی ہو اور پھر اُس پر چھینٹا پڑ جائے اور وہ صاف ہو جائے۔ ریاکار جو کچھ کرتے ہیں اس کا انھیں کوئی پھل نہیں ملتا اور خدا کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو لوگ اپنے اموال خدا کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنے دلوں کو استوار کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک ایسے باغ کی ہے جو ایک بلند ٹیلے پر واقع ہو اور اس چھینٹا پڑے اور وہ دُگنا پھل دے۔" ۱۵۹

پیشوایانِ دین کے بہت سے اقوال میں بھی احسان جتانے کی وجہ سے عمل کے ثواب کے ضائع ہونے (ہبط) کے موضوع کی تصریح کی گئی ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی مسلمان پر احسان کرے اور اس کے بعد اسے اپنی باتوں سے اذیت دے اور اس پر احسان جتائے تو خدا تعالیٰ اس کا صدقہ باطل کر دیتا ہے۔" ۱۶۰

"اور جو شخص جو کچھ دیتا ہے اُس کا احسان جتاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی جانب توجہ نہیں دیتا اور اس کے قلب کو پاکیزہ نہیں کرتا۔" ۱۶۱

اور اسی مقصد کی تکمیل کے لیے حکم دیا گیا ہے کہ جب کسی کو کچھ دو تو اسے حقیر نہ سمجھو اور اس کا احترام کرو۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب کسی مانگنے والے کو کوئی چیز عطا کرو تو اپنا ہاتھ منہ کے پاس لے جا کر اُسے چومو کیونکہ صدقات خدا تعالیٰ لیتا ہے۔" ۱۶۲

اور پھر شاید اسی وجہ سے حکم دیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو صدقے خفیہ طور پر دو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"سات گروہ ایسے ہیں جنھیں خدا تعالیٰ قیامت کے دن اپنے (لطف) کے سائے میں رکھے گا۔ ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو صدقہ دیتے ہیں اور اسے چھپائے رکھتے ہیں حتیٰ کہ ان کے دائیں ہاتھ کو ان کے بائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہیں ہوتی۔" ۱۶۳

۱۵ اعتدال اور میانہ روی

چونکہ صحیح اجتماعی زندگی کا پایہ میانہ روی اور توازن کی بنیاد پر رکھا گیا ہے اس لیے اسلام کے مقدّس آئین نے توازن اور میانہ روی کو کسی حالت میں فراموش نہیں کیا حتیٰ کہ افراد کے روزانہ اخراجات کے سلسلے میں بھی وہ ان لوگوں کو سراہتا ہے جو:

"خرچ کرتے وقت اسراف اور زیادہ روی نہیں کرتے۔ اسی طرح وہ بُخل بھی نہیں برتتے بلکہ ان دو صفات کی درمیانی حد کو اختیار کرتے ہیں" ۱۶۴

بلاشبہ اسراف اور فضول خرچی اسلام کے نقطۂ نگاہ سے مذموم ہے اور انسان کے لیے بہت بڑا عیب شمار ہوتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کمال تین چیزوں میں ہے اور ان میں سے ایک زندگی میں حساب ہے" ۱۶۵

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص زندگی میں میانہ رو نہ ہو اس میں خیر اور خوبی وجود نہیں رکھتی کیونکہ یہ کام نہ اس کی دُنیا کے لیے فائدہ مند ہے اور نہ آخرت کے لیے" ۱۶۶

قرآن مجید فرماتا ہے:

"فضول خرچی اور اسراف نہ کرو کیونکہ اسراف کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں" ۱۶۷

---

۱۹ قرض دینا

اسلام کا آئین مختلف اقسام کی خرید و فروخت کو مباح قرار دیتے ہوئے ربا (سود) کو ہر شکل میں خواہ وہ خرید و فروخت کے سلسلے میں انجام پائے یا قرض لینے اور قرض دینے سے مربوط ہو، حرام گردانتا ہے - ۱۶۸

لیکن چونکہ انسان کبھی نہ کبھی قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے اس لیے یہ دینِ متین سرمایہ داروں کو اس بات کی رغبت دلاتا ہے کہ وہ دوسروں کو قرض دیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو خدا کی خاطر (سود کی خاطر نہیں) قرض دے تو وہ قرض جب تک اسے واپس نہ مل جائے صدقے اور بخشش کی مانند شمار ہوتا ہے" ۱۶۹

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ: صدقے کا بدلہ

دس گنا اور قرض کا بدلہ ستّر گنا ہے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے کہ صدقہ دینے والے کا مال اُسے واپس نہیں ملتا جب کہ قرض دینے والا واپس لینے کے لیے دیتا ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہے چونکہ جو شخص صدقہ لیتا ہے ممکن ہے وہ محتاج نہ ہو لیکن جو شخص قرض لیتا ہے اسے قطعی طور پر اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بنا پر صدقہ کبھی مستحق کو پہنچتا ہے اور کبھی غیر مستحق کو لیکن قرض مستحق کے علاوہ کسی کو نہیں پہنچتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرض کی جزا صدقے اور احسان سے زیادہ ہے۔" ۱۷۰

لیکن دوسری طرف اسلام ہر ایک کو قرض لینے کی اجازت نہیں دیتا اور اسے ان لوگوں کے لیے درست سمجھتا ہے جو اس کے واقعی ضرورتمند ہوں کیونکہ مقروض ہونا شرمساری کا موجب ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مقروض ہونے سے بچو کیونکہ قرض دار ہونا دیندار انسان کے لیے عیب ہے کیونکہ راتوں کو وہ (قرض) اسے اپنے آپ میں مشغول رکھتا ہے اور دنوں کو وہ (مقروض) قرضخواہ کے سامنے شرمسار ہوتا ہے۔" ۱۷۱

اور اس بات کے پیشِ نظر کہ اضطراب، تشویش اور دماغی پریشانی اعصاب کو فرسودہ کر دیتی ہے ممکن ہے کہ وہ انسان کی عمر کو گھٹا دے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اپنے قرضے جہاں تک ہو سکے کم کرو کیونکہ ان کا کم ہونا انسان کی عمر میں اضافہ کرتا ہے" ۱۷۲

انہی وجوہ کی بنا پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"میں (دو چیزوں سے) خدا کی پناہ مانگتا ہوں، کفر سے اور قرض سے۔ لوگوں نے پوچھا: کیا آپ قرض کو کفر کے مساوی سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں" ۱۷۳

شاید یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات قرض، کفر کا پیش خیمہ بن جاتا ہے لیکن ان میں سے کوئی چیز مانع نہیں ہے جو ایک محتاج شخص کو قرض لینے سے باز رکھے۔

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنے اخراجاتِ زندگی حاصل کرنے کی اس حد تک کوشش کرے کہ اپنے اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری کر سکے وہ اُس شخص کی مانند ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے لیکن جب اس کا خرچ اس کی آمدنی سے بڑھ جائے تو وہ دوسروں سے قرض لیتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ اور اس کے (رسول) کے لیے ہے کہ اس کے خاندان کی ضروریات اس تک پہنچائیں اور جب وہ مر جائے اور اس نے ابھی تک قرض ادا نہ کیا ہو تو امام علیہ السلام پر لازم ہے کہ (مسلمانوں کے بیت المال سے) اس کا قرض ادا کریں" ۱۷۴

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"خدا قرض دار کے ساتھ ہے بشرطیکہ اس نے قرض کے

ذریعے خدا کا گناہ نہ کیا ہو" ۱۷۵

نیز جب امام صادق علیہ السلام سے اس واقعہ کی صحت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ :

"انصار میں سے ایک شخص فوت ہو گیا جب کہ وہ دو دینار کا مقروض تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز نہ پڑھی اور دوسروں کو فرمایا کہ اس پر نماز پڑھیں حتیٰ کہ ایک شخص نے اس کے قرضے کی ذمّے داری لے لی (وہ لوگ یہ گمان کر رہے تھے کہ قرض لینا ایک ناجائز فعل ہے اور اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز پڑھنے سے انکار کیا ہے) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں یہ واقعہ درست ہے لیکن پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اس لیے کیا کہ جتنی جلدی ہو سکے دوسرے اس کے قرض کی ذمّے داری لے لیں (اور اس وسیلے سے اُسے راحت پہنچائیں) اور اس کے علاوہ دوسرے بھی اس سے نصیحت حاصل کریں اور قرض کے موضوع کو معمولی نہ سمجھیں (لیکن اس کے باوجود قرض لینا گناہ نہیں ہے)" ۱۷۶

قرض کی ادائیگی

اسلام جس طرح قرض لینا مباح سمجھتا ہے اور سرمایہ داروں کو قرض دینے کی ترغیب دلاتا ہے اسی طرح قرض لینے والوں کو بھی اس بات کا ذمّے دار ٹھہراتا ہے کہ پہلی فرصت میں اپنا قرض ادا کر دیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا کی راہ میں جہاد اور شہادت سے قرض کے علاوہ ہر گناہ کی تلافی ہو سکتی ہے کیونکہ اس کا کفّارہ اور تلافی بجز اس کی ادائیگی یا قرضخواہ کے معاف کر دینے کے اور کچھ نہیں۔" ۱۷۷

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"کبیرہ گناہوں کے بعد اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں کہ ایک شخص مر جائے اور مقروض ہو اور اپنے پیچھے کوئی ایسی چیز نہ چھوڑ جائے جس سے اس کا قرض ادا کیا جا سکے۔" ۱۷۸

ایک ایسی صورت جس میں اسلام نے عمل کے بارے میں سوچنے کو بھی اہمیّت دی ہے قرض کی ادائیگی کا معاملہ ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص وقتی طور پر قرض ادا کرنے پر قدرت نہ بھی رکھتا ہو تب بھی اس پر لازم ہے کہ ہمیشہ اس کی ادائیگی کی فکر میں رہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص قرض لے اور اسے یہ خیال نہ ہو کہ اسے ادا بھی کرنا ہے وہ چور کی مانند ہے۔" ۱۷۹

امام سجّاد علیہ السلام اپنے فرزند سے فرماتے ہیں:

"اے میرے فرزند! یہ جان لے کہ جو شخص قرض لے اور اسے اس کی ادائیگی کا خیال ہو تو وہ اس وقت تک خدا کی پناہ میں ہے جب تک وہ اپنے خیال کو عمل کی صورت نہ دے دے۔" ۱۸۰

اسلام کہتا ہے کہ جب ایک شخص اپنا قرض ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو اُسے اس کی ادائیگی میں سُستی نہیں برتنی چاہیئے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص قدرت رکھتے ہوئے کسی کے حق کی ادائیگی میں دیر اور سستی کرے اس کا بدلہ ہر روز اس شخص کی مانند ہے جو زبردستی دوسروں کا مال ظالمانہ طور پر "ٹیکسوں" کے نام سے حاصل کرے۔" ۱۸۱

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص ادائیگی پر قدرت رکھتے ہوئے کسی مسلمان کا حق اس وجہ سے روک رکھے کہ وہ اسے ادا کرنے کی صورت میں فقیر ہو جائے گا تو خداوندِ عزّ وجل اس شخص کو فقیر بنانے پر زیادہ قادر ہے جو دوسروں کے حقوق کو روک کر اپنے آپ کو بے نیاز بنانا چاہتا ہو۔" ۱۸۲

لیکن دوسری طرف اسلام قرضخواہوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ بے موقع قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہ کریں اور اگر مقروض قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس پر دباؤ نہ ڈالیں۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جس طرح مقروض کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ قدرت رکھتے ہوئے قرض ادا نہ کرے اسی طرح قرضخواہ کے لیے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ مقروض پر دباؤ ڈالے۔" ۱۸۳

قرآن مجید صریحاً فرماتا ہے:

"اگر مقروض ادائیگی پر قادر نہ ہو تو انتظار کرو حتّٰی کہ اس کے حالات بہتر ہو جائیں اور اگر اسے بخش دو تو تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔" ۱۸۴

اسلام قرضداروں کے لیے ضروری سمجھتا ہے کہ جب ادائیگی کا وقت آپہنچے تو جس طرح بھی ممکن ہو قرض ادا کریں خواہ اس کے لیے وہ اموال فروخت کرنے پر ہی کیوں نہ مجبور ہو جائیں بجز زندگی کے ضروری لوازم مثلاً سکونتی مکان وغیرہ کے جو اس قانون سے مستثنیٰ ہیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرض کی خاطر گھر فروخت نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہر ایک کے لیے سایہ ضروری ہے تاکہ اس کے نیچے آرام کر سکے" ۱۸۵

"نقل کیا گیا ہے کہ محمّد بن عمیر (جو امام صادق علیہ السلام کے بزرگ اصحاب میں سے تھا) ایک بزّاز تھا۔ وہ دیوالیہ ہو گیا اور اس کا تمام مال ضائع ہو گیا اور وہ بے حد تہی دست ہو گیا۔ تاہم اسے ایک شخص سے دس ہزار درہم واپس لینے تھے۔ جب مقروض کو اس کی ضرورت کا علم ہوا تو اس نے اپنا رہائشی مکان دس ہزار درہم میں فروخت کر دیا اور رقم اس کے پاس لے گیا۔ محمّد بن ابی عمیر نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ قرض کی وہ رقم ہے جو تمھاری طرف سے میرے ذمّے تھی۔ محمّد بن ابی عمیر نے پوچھا: کیا یہ مال تمھیں ورثے میں ملا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا یہ کسی نے تمھیں بخشا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا تو نے کوئی باغ بیچ ڈالا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: تو یہ مال تمھیں کہاں سے ملا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرا ایک مکان تھا مَیں جس میں رہتا تھا۔ مَیں نے وہ بیچ دیا تاکہ تمھارا قرض

ادا کرسکوں۔ محمّد بن ابی عمیر نے کہا : امام صادق علیہ السلام سے میرے لیے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا "کسی کو قرض کی خاطر اس کے گھر سے نہیں نکالا جاتا۔" اپنی رقم اٹھاؤ، مجھے اس کی ضرورت نہیں گو میں پائی پائی کا محتاج ہوں لیکن یہ مال قبول نہیں کرونگا۔" ۱۸۶

اس بات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کہ قرضخواہوں کے حقوق کسی صورت میں ضائع نہ ہوں اسلام کہتا ہے کہ مقروض کے مرجانے کے بعد سب سے پہلے اس کا قرض ادا کیا جائے اور بعد میں اس کا مال تقسیم کرلیا جائے۔ فقط کفن ایک ایسی چیز ہے جو (قرض کی ادائیگی سے پہلے) اس کے مال میں سے لیا جا سکتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

"پہلی چیز جو میّت کے مال میں سے لی جا سکتی ہے اس کا کفن ہے اور اس کے بعد اس کا قرض ہے اور اس کے بعد اس کا مال ورثاء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔" ۱۸۷

حتّیٰ کہ اگر قرض کی ادائیگی کا وقت ابھی نہ بھی آیا ہو تب بھی مقروض کی وفات کے ساتھ اس کی فوری ادائیگی ضروری ہوجاتی ہے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں :

"اگر کسی شخص کے ذمّے کچھ قرض ہو جو ایک مقرّرہ وقت پر ادا ہونا ہو اور وہ اس سے پہلے مرجائے تو وہ قرض فوری طور پر قابل ادائیگی ہوجاتا ہے۔" ۱۸۸

لیکن اگر کوئی قرض کی ضمانت دے دے تو مقروض کی ذمّے داری ختم ہوجاتی ہے۔

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص مقروض ہو اور مر جائے اور کوئی دُوسرا اس کی ضمانت دے دے تو مقروض پر سے قرض کی ذمّے داری ختم ہو جاتی ہے اور ضامن کے لیے لازم ہے کہ اسے ادا کرے۔" ۱۸۹

---

۱۷ عفو اور اغماض

بعض لوگ اپنے مخالفین کی سرکوبی اور ان سے مقابلہ کرنے کے لیے اُنہی جیسے ہتھیاروں کا سہارا لیتے ہیں اور بدی کا جواب بدی سے دیتے ہیں لیکن

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

"اپنے مخالفوں کو احسان کے ذریعے سزا دو اور ان کے آزار کو انعام کے وسیلے سے اپنے آپ سے دُور کرو۔" ۱۹۰

یعنی کسی کی لغزش معاف کر دینا اس کی تکرار کو روکنے کا بہترین طریقہ ہے لہٰذا قرآن مجید مُتقی لوگوں کی صفات کے سلسلے میں فرماتا ہے :

"..... جو لوگ اپنے غصّے پر قابو پا لیتے ہیں اور لوگوں کی لغزشیں معاف کر دیتے ہیں۔" ۱۹۱

اور پھر حکم دیتا ہے کہ مسلمان :

"بخش دیں اور چشم پوشی کریں۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ خدا تمھیں بخش دے؟ خدا بخشنے والا اور رحم

کرنے والا ہے۔" ۱۹۲

اور پھر فرماتا ہے:

"جو کوئی بخش دے اور صلح کرلے اس کا بدلہ خدا کے پاس ہے۔" ۱۹۳

عفو اور چشم پوشی ایسی صفات ہیں جو اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی کامیابی اور خوش بختی کی ضامن ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"کیا میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کی طرف تمھاری رہنمائی کروں؟ اُس سے ملو جس نے تم سے ملنا جُلنا ترک کر دیا ہو۔ اُس پر احسان کرو جس نے تمھیں محروم کیا ہو اور اسے بخش دو جس نے تم پر ستم کیا ہو۔" ۱۹۴

"تمھیں بخش دینا چاہیئے کیونکہ عفو اور درگزر انسان کی عزّت بڑھاتی ہے۔ بخش دو تاکہ خدا تمھیں عزّت دار کر دے۔" ۱۹۵

تاہم یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ عفو کی وقعت اسی وقت ہوتی ہے جب انتقام لینے کی قدرت اور توانائی حاصل ہو اور معاف کرنے کے قابل وہی ہے جو قدرت رکھتا ہو۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب کبھی تو دشمن پر قدرت حاصل کرلے تو اسے بخش دے اور اسے اپنی قدرت کا شکرانہ قرار دے۔" ۱۹۶

"معاف کرنے کے لیے سب لوگوں سے زیادہ سزاوار وہ شخص ہے جو سزا دینے پر زیادہ قدرت رکھتا ہو۔" ۱۹۷

ہم عفو کے موضوع کی اہمیت اس وقت سمجھتے ہیں جب ہم دیکھتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام اہلبیتِ عصمت علیہم السّلام کا تعارف کرانے کے لیے فرماتے ہیں:

"ہم وہ گھرانہ ہیں کہ ان لوگوں کو معاف کر دینا ہماری خو ہے جنھوں نے ہم پر ظلم کیا ہو" ۱۹۸

پھر آپ فرماتے ہیں:

"قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دینا پیغمبروں اور اہلِ تقوی کا طریقہ ہے" ۱۹۹

---

۱۸ نفاق اور دورُخی

اسلام نے "نفاق" یا دورُخی سے بڑی شدید نفرت کی ہے اور اپنے پیروؤں کو اس سے بڑی سختی سے خبردار کیا ہے۔

قرآن مجید بعض منافقین کے حالات بیان کرتے ہوئے اور ان کے انجام کار کے بارے میں یوں فرماتا ہے:

"و بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے) ایمان نہیں لائے۔ وہ خدا کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دیتے ہیں اور کچھ شعور نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں مرض تھا ہی۔ اب خدا نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ بولا کرتے تھے اس لیے ان پر تکلیف دہ عذاب ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو (تو) کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ! بے شک یہی لوگ

فسادی ہیں لیکن سمجھتے نہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس
طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کیا ہم
بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح اور بے وقوف ایمان لائے
خبردار ہو جاؤ! یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے اور
جب یہ اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم
تمھارے ساتھ ہیں۔ ہم تو (مسلمانوں کو) بناتے ہیں (وہ کیا
بنائیں گے) خدا ان کو بناتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ
اپنی سرکشی میں غلطاں و پیچاں رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں
نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی۔ پھر نہ ان کی تجارت نے
ہی کچھ نفع دیا اور نہ ان لوگوں نے ہدایت پائی۔ ان کی مثال
اس شخص کی سی ہے جس نے (رات کے وقت مجمع میں) بھڑکتی
ہوئی آگ روشن کی۔ پھر جب آگ (کے شعلے) نے اس کے
گرد و پیش خوب اُجالا کر دیا تو خدا نے اُن کی روشنی لے لی اور
ان کو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ اب انھیں کچھ سُجھائی
نہیں دیتا۔ یہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں کہ پھر اپنی گمراہی
سے باز نہیں آسکتے۔ یا (ان کی مثل ایسی ہے) جیسے (وہ لوگ
جو بیابان میں ہوں) اور تاریکی، گرج اور بجلی کے ساتھ آسمانی
بارش ان پر برسے اور وہ بجلی اور موت کے خوف سے کڑک
کے مارے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں حالانکہ خدا کافروں
کو گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو
چندھیا دے۔ جب ان کے آگے بجلی چمکی تو اس روشنی میں

چل کھڑے ہوئے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو (ٹھٹک کر) کھڑے ہو گئے اور اگر خدا چاہتا تو یوں بھی ان سے دیکھنے اور سننے کی قوتیں چھین لیتا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔" ۲۰۰

اور پھر فرماتا ہے:

"منافقوں کو بشارت دے دو کہ ان کے لیے ضرور دردناک عذاب ہے۔ جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست بناتے ہیں، کیا ان کے پاس عزّت تلاش کرتے ہیں؟ عزّت تو ساری بس خدا کے لیے ہی ہے۔ (مسلمانو!) حالانکہ خدا تم پر اپنی کتاب قرآن میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم سُن لو کہ خدا کی آیتوں سے انکار کیا جا چکا ہے اور اس سے مسخراپن کیا جاتا ہے تو تم ان (کفّار) کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں غور کرنے لگیں۔ ورنہ تم بھی اس وقت ان کے برابر ہو جاؤ گے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ خدا تمام منافقوں اور کافروں کو (ایک نہ ایک دن) جہنّم میں جمع کرے گا۔" ۲۰۱

اور یہ بھی فرماتا ہے کہ:

"خدا نے منافق مَردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنّم کی آگ کا وعدہ کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور یہی ان کے لیے کافی ہے اور خدا نے ان پر لعنت کی ہے اور انہی کے لیے دائمی عذاب ہے۔" ۲۰۲

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

دو منافق شخص کھجور کی ایک شاخ کی مانند ہے جو درخت سے
کٹ گئی ہو اور اس کا مالک اسے ایک عمارت کے لیے
استعمال کرنے کے بارے میں سوچے لیکن وہ اس کے لیے
مناسب نہ ہو اور پھر وہ اس سے کسی اور جگہ استفادہ کرنا چاہے
اور پھر اس سے بھی مایوس ہو اور آخر کار اس کے لیے اس کے
علاوہ کوئی چارہ نہ ہو کہ اسے جلا کر ختم کر دے۔" ۲۰۳

(اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ منافق اور دو رُخے لوگ خواہ کسی معاشرے میں بھی ہوں، بے مصرف افراد ہوتے ہیں)

نفاق کیا ہے اور منافق کون ہے؟

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جب ظاہری خشوع، باطن اور قلب سے زیادہ ہو تو وہ
نفاق ہے۔" ۲۰۴

اور آپ منافق کی علامات یوں بیان فرماتے ہیں:

"منافق وہ شخص ہے جو بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور
اپنا وعدہ وفا نہ کرے اور امانت میں خیانت کرے۔" ۲۰۵

امام صادق علیہ السلام، لقمان سے نقل فرماتے ہیں:

"منافق وہ شخص ہے جس کے اقوال اور اعمال اس کے
اندرونی خیالات کے ساتھ یکساں نہ ہوں اور جس کا ظاہر
اس کے باطن کے خلاف ہو۔" ۲۰۶

دو رُو اور دو زبان شخص

جو اشخاص لوگوں سے نفاق برتیں وہ روایات کی زبان میں "دو رُو" اور "دو زبان" کہے جاتے ہیں۔

امام باقر علیہ السلام ایسے لوگوں کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص دو چہروں اور دو زبانوں کا مالک ہو وہ بُرا آدمی ہے۔ وہ اپنے دینی بھائی کے سامنے اس کی تعریف کرتا ہے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی مذمّت کرتا ہے۔ اگر اس کا بھائی خوشحال ہو جائے تو اس سے حسد کرتا ہے اور جب وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کی مدد نہیں کرتا۔" ۲۰۷

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص دنیا میں دو رُخا ہو قیامت کے دن وہ دو آتشیں زبانوں کا مالک ہوگا۔" ۲۰۸

نفاق اور دو رُخی کی مذمّت میں آیات اور روایات غیر معمولی طور پر فراواں ہیں۔

۱۹ حُسنِ ظن اور دُوسروں پر اعتماد

ظاہر ہے کہ معاشرہ ہر چیز سے پہلے بنیادی طور پر لوگوں کے ایک دوسرے پر "اطمینان" اور "حُسنِ ظن" کی ضرورت رکھتا ہے کیونکہ جب تک لوگوں کو ایک دُوسرے پر اطمینان نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کو اعتماد اور احترام کی نگاہ سے نہ دیکھیں وہ اجتماعی زندگی جاری نہیں رکھ سکتے۔ ایسی صورت میں وہ نہ تو زندگی کی مشکلات میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی آپس میں مناسب اور شائستہ روابط قائم کر سکتے ہیں۔ اطمینان کے فقدان اور ایک دوسرے پر بے اعتمادی کے نقصانات اس قدر واضح ہیں کہ ان کے بارے میں کسی بحث کی حاجت نہیں۔

اسلام اپنے پیروؤں کے مابین اطمینان کی بنیاد کو وسیع اور استوار بنانے کے لیے انھیں ایک دوسرے کے بارے میں گمانِ بد سے منع منع فرماتا ہے اور اسے گناہ شمار کرتا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! زیادہ گمانوں سے پرہیز کرو

کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں۔" ۲۰۹

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک نیکوکار شخص کے بارے میں بُرا گمان بدترین گناہوں میں سے اور ناانصافی کی بدترین اقسام میں سے ہے۔" ۲۱۰

"یہ بات عدالت سے دُور ہے کہ انسان ایک موردِ اعتماد شخص کے بارے میں اپنے گمان کے مطابق فیصلہ کرے۔" ۲۱۱

اسلام حکم دیتا ہے کہ اپنے دینی بھائی کے قول کے اچھے معنی لو۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تک ایک جملے کے صحیح اور نیک معنی کا حامل ہونے کا احتمال ہو اس کے بارے میں بُرا گمان مت کرو۔" ۲۱۲

اسلام ایک دوسرے کے بارے میں حسنِ ظن کو مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق قرار دیتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مومن کے اپنے بھائی پر حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے قول کی تصدیق کرے اور تکذیب نہ کرے۔" ۲۱۳

علاوہ ازیں اسلام گمانِ بد کو ان لوگوں کے لیے مخصوص سمجھتا ہے جو خود بدذات اور خبیث ہوں۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک بدطینت شخص اپنے بھائی کے متعلق نیک گمان نہیں رکھتا (اور ہمیشہ اس کے بارے میں بدگمان رہتا ہے) کیونکہ انسان ہر ایک کو اپنی فطرت کے مطابق سمجھتا ہے۔" ۲۱۴

لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے کہ مسلمان مؤظّف ہیں کہ اپنے آپ کو موردِ تہمت قرار نہ دیں یعنی ایسے کام نہ کریں جن سے بدگمانی پیدا ہونے کا امکان ہو اور اگر کوئی ایسا موقع پیش آئے تو حقیقتِ حال لوگوں پر واضح کر دیں۔

"یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ جب رسول اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ کے پاس بیٹھے تھے (جن کا نام صفیہ تھا) تو وہاں سے انصار کے ایک شخص کا گزر ہوا اور آپ نے اُسے بتایا کہ یہ عورت میری زوجہ ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ ممکن ہے کہ میں آپ کے بارے میں بُرا گمان کروں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے شخص! شیطان خون کی مانند انسان (کے رگ وپوست) میں نفوذ کر جاتا ہے۔ ہمیں خوف پیدا ہوا کہ وہ تجھے بھی بدگمان نہ کر دے" ۲۱۵

اسلام نے ان سب امور سے بڑی سختی سے منع کیا ہے جن کی وجہ سے مسلمانوں کے ایک دوسرے کے بارے میں بدظن ہونے کا امکان ہو مثلاً غیبت کرنا، غیبت سُننا، دوسروں کے ذاتی معاملات کا کھوج لگانا وغیرہ۔

---

۲۰ راستگوئی

راستگوئی اجتماعی روابط کے سب سے زیادہ بنیادی ستونوں میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے سچ اور راستگوئی کو اخلاقی موضوعات میں بڑی اہمیت دی ہے اور قرآن مجید میں متعدد مواقع پر اس کا ذکر آیا ہے۔

اسلام کے نقطۂ نگاہ سے راستگوئی کو جو اہمیت حاصل ہے اس کی وضاحت کے لیے اتنا کہنا کافی ہے کہ قرآن مجید نے جہاں کہیں کسی پیغمبر کو سراہا ہے اُس کے تمام اوصاف میں سے اس کا انتخاب کیا ہے اور اس کا تعارف ایک راستگو شخص کی حیثیت سے کرایا ہے۔

"قرآن مجید نے بُت شِکن اور خلیلِ خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر اسی صفت کے ساتھ کیا ہے۔" ۲۱۶

"اور پاک دامن حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے بھی یہی وصف مایۂ فخر قرار دیا ہے۔" ۲۱۷

"حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بھی وہ ان کی راستگوئی کے لیے سراہتا ہے۔" ۲۱۸

"اور حضرت ادریس علیہ السلام کی توصیف بھی وہ اسی کے ذریعے کرتا ہے" ۲۱۹

اور بالآخر بندگانِ خدا میں سے ممتاز اور سربرآوردہ ہستیوں اور اولیاء اللہ کو بھی وہ اسی جملے سے مشخّص کرتا ہے کہ:

"وہ سچ بولنے والی زبان رکھتے ہیں" ۲۲۰

امام صادق علیہ السلام بھی فرماتے ہیں کہ:

"خدا نے کسی کو رسالت پر مبعوث نہیں فرمایا بجز اس کے کہ وہ راستگو اور امین ہوا ہے" ۲۲۱

اسلام انسان کی فضیلت کی علامت راستگوئی کو سمجھتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کسی شخص کی نمازوں اور روزوں کی کثرت سے دھوکا نہ کھاؤ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کو ان چیزوں کی عادت پڑ جاتی ہے اور وہ انھیں ترک نہیں کر سکتا بلکہ انسان کو اس کی راستگوئی اور امانت سے جانچنا چاہئیے اور اسے ان ہی دو صفات سے آزمانا چاہئیے" ۲۲۲

اسلام عمل کی اچھائی کو سچّائی سے وابستہ کرتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جس شخص کی زبان راستگو ہو اس کا عمل بھی درست اور پاکیزہ ہوتا ہے" ۲۲۳

"پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو اپنی شفاعت کی امید دلائی ہے اور ان سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے جو راستگو

رہے ہوں "۲۲۴

"آپ نے امام علی علیہ السلام کو سب سے پہلے جس چیز کی نصیحت کی وہ سچائی ہے یعنی کبھی بھی اپنی زبان سے کوئی جھوٹا کلمہ نہ نکالیں "۲۲۵

اور بالآخر اسلام راستگاری اور نجات کو سچائی سے وابستہ گردانتا ہے۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

"سچائی کو اپنا شعار بناؤ کیونکہ انسان کی نجات سچّائی میں ہے"۔۲۲۶

یہ تمام وہ سفارشات ہیں جو اسلام نے راستگوئی کے بارے میں کی ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ وہ مذمّت اور تہدید ہے جو اس نے جھوٹ کے سلسلے میں کی ہے۔

"قرآن مجید جھوٹ بولنے والوں کو ایسے لوگ سمجھتا ہے جو اپنے پروردگار پر ایمان نہیں رکھتے "۲۲۷

"اور انھیں خدا تعالیٰ کی ہدایت سے محروم شمار کیا ہے "۲۲۸

اور ان کے مقدّر کے بارے میں کہتا ہے :

"تم قیامت کے دن جھوٹوں کو اور ان لوگوں کو جنھوں نے خدا پر افترا باندھا ہو سیاہ شکل کے ساتھ دیکھو گے "۲۲۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

"زیادہ جھوٹ بولنا انسان کے قلب سے نورانیت اور چہرے سے درخشندگی زائل کر دیتا ہے "۲۳۰

اور اس غرض سے کہ اس مذموم فعل کی بُرائی مکمل طور پر آشکار ہو جائے امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں :

"خدا تعالیٰ نے تمام برائیوں کے لیے ایک قُفل قرار دیا ہے جس کی چابی شراب نوشی ہے (کیونکہ جو شخص شراب سے مست ہو جائے وہ ہر قسم کے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں وہ عقل کو جو گناہوں سے روکتی ہے کھو بیٹھتا ہے) لیکن جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے اور اس کے مذموم اور منحوس اثرات اس سے بڑھ کر ہیں۔" ۲۳۱

"و ایک اور مقام پر امام حسن العسکری علیہ السلام نے اسے براہِ راست خباثتوں اور بُرائیوں کی کنجی قرار دیا ہے۔" ۲۳۲

"یہی وجہ ہے کہ امام الباقر علیہ السلام نے اسے ایمان کی بنیاد کھودنے والا ٹھہرایا ہے۔" ۲۳۳

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک بندہ ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک وہ جھوٹ بولنا ترک نہ کر دے۔ خواہ اس کا ایسا کرنا مذاقاً ہو یا سنجیدگی سے ہو۔" ۲۳۴

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"ممکن ہے کہ مومن ڈرپوک یا بخیل ہو لیکن یہ ممکن نہیں کہ وہ دروغ گو ہو۔" ۲۳۵

اور ان سب باتوں کے علاوہ جھوٹ کا پھل دُنیا میں بھی بُرا ہی ملتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جھوٹ انسان کی روزی گھٹاتا ہے۔" ۲۳۶

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس کی عادت ڈالنا تنگدستی اور بدبختی کا موجب ہوتا ہے۔" ۲۳۷

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے:

"جھوٹ سے پرہیز کرو خواہ اسے تم اپنے لیے مفید ہی سمجھتے ہو کیونکہ اس میں ہلاکت اور بدبختی ہے جس کی جانب تم خود متوجّہ نہیں ہو۔" ۲۳۸

اسلام حکم دیتا ہے کہ جھوٹوں کی رفاقت سے بھی پرہیز کرو۔

امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مناسب ہے کہ مسلمان شخص جھوٹے کے ساتھ رفاقت اور برادری کی بنیاد نہ ڈالے۔" ۲۳۹

امام سجاد علیہ السلام نے اپنے فرزند امام باقر علیہ السلام کو نصیحت فرمائی کہ:

"پانچ گروہوں کی رفاقت سے پرہیز کرو اور ان سے گفتگو نہ کرو اور ان کے ہم سفر نہ بنو۔ ان میں سے پہلا گروہ جھوٹوں کا ہے کیونکہ وہ سراب کی مانند ہیں جو دُور کی چیز کو انسان کے لیے نزدیک اور نزدیک کی چیز کو دُور کر دیتے ہیں۔" ۲۴۰

---

۲۱ امانت

راستگوئی کے لیے اسلام نے جو اہتمام کیا ہے اس پر گزشتہ بحث میں مختصر طور پر روشنی ڈالی گئی ہے اور شاید آپ نے اس بحث میں ملاحظہ کیا ہوگا کہ بہت سی روایات میں راستگوئی کے ساتھ ساتھ امانت کے موضوع کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کی نظر میں اس کی کتنی اہمیّت ہے کیونکہ امانت اور راست بازی انسانی معاشرے کی خوش بختی کا ایک اور اہم ترین ستون ہے۔

ایک مقام پر قرآن مجید مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ امانت اس کے مالک کو لوٹا دی جائے۔ ۲۴۱

ایک اور مقام پر امانت داری کو اہلِ ایمان کی اوّلین صفات میں شمار کرتا ہے۔ ۲۴۲

اس نے بہت سے پیغمبروں (مثلاً نوح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، لوط علیہ السلام شعیب علیہ السلام، اور موسیٰ علیہ السلام) کا تعارف "فرستادۂ امین" (رسولِ امین) کے

جملے سے کرایا ہے۔ ۲۴۳

پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص امین نہ ہو وہ کامل ایمان اور استقامت کا حامل نہیں ہو سکتا" ۲۴۴

اسلام ایک ساتھی کا پہلا وظیفہ امانت داری کو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ جب امام صادق علیہ السلام سے سفر میں رفاقت کے آداب کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"ان کی امانتوں کی حفاظت کرو اور وہ انھیں لوٹا دو" ۲۴۵

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"امانت خواہ کسی کا بھی مال ہو اس میں خیانت نہ کرو خواہ وہ (ایک بدترین شخص مثلاً) امام حسین ابن علی علیہما السلام کا قاتل ہی کیوں نہ ہو" ۲۴۶

"اگر امام علی علیہ السلام کا قاتل اپنی تلوار میرے پاس بطور امانت رکھے اور میں اس امانت کو قبول کر لوں تو اس میں خیانت کیے بغیر جب بھی وہ واپس مانگے گا اسے لوٹا دوں گا" ۲۴۷

اسلام کہتا ہے کہ امانت داری انسان کی دنیاوی زندگی کی وضع میں بھی تاثیر رکھتی ہے۔

امام صادق علیہ السلام اپنے فرزند سے فرماتے ہیں:

"اے بیٹے! امانت انسان کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتی ہے۔ امین رہ تاکہ تو ہمیشہ غنی رہے" ۲۴۸

ایک اور جگہ اپنے ایک صحابی سے فرماتے ہیں:

"میں تم سے دو چیزوں کی سفارش کرتا ہوں۔ ایک سچائی اور
دوسری امانت۔ کیونکہ یہ دونوں رزق اور روزی کی کنجیاں ہیں۔" ۲۴۹
اور رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں:
"امانت انسان کی روزی بڑھاتی ہے اور اس میں خیانت فقر
اور تنگدستی کا باعث بنتی ہے۔" ۲۵۰

---

۲۲ بیماروں کی عیادت

بیمار عموماً دل شکستہ اور پژمردہ افراد ہوتے ہیں جو ہر چیز سے زیادہ دلجوئی، نوازش اور روحانی تقویت کے حاجت مند ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو محروم اور معذور پاتے ہیں اور بعض اوقات اپنے آپ سے بالکل ناامید ہوجاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں دوستوں اور دینی بھائیوں کا دیدار ان کی کتنی تسلّیٔ خاطر کا موجب ہوسکتا ہے اور ان کی پریشانیوں کو کس قدر تسکین اور ان کی روح کو کس قدر طمانیت بخش سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام تاکیدی حکم دیتا ہے کہ بیماروں سے جا کر ملو اور ان کی عیادت کو فراموش نہ کرو۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو مسلمان کسی بیمار کو جا کر دیکھے وہ خدا کی رحمت میں ڈوب جاتا ہے اور جب وہ اس کے پاس بیٹھا ہوتا ہے تو خدا کی رحمت کے درمیان بیٹھا ہوتا ہے اور اگر وہ اسے صبح دیکھے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر سلام کہتے ہیں اور اگر اسے شام کو ملے

توستر ہزار فرشتے صبح تک اس پر سلام کہتے ہیں۔" ۲۵۱

بیماروں کی عیادت کا طریقہ

اسلام حکم دیتا ہے کہ جب تم بیماروں سے ملاقات کرو تو اُن کا حال پوچھو اور ان کے حق میں دعا کرو کیونکہ ممکن ہے اس وسیلے سے ان کے قلب کو تسکین حاصل ہو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"بیماروں کو جا کر دیکھو اور مُردوں کی تشییع کرو تاکہ تم آخرت کو یاد کرو۔ بیمار کے لیے دعا کرو اور کہو: اے خدا! اسے اپنی شفا سے شفا دے اور اپنی دوا سے مداوا کر اور اسے اپنی بلا سے امان میں رکھ۔

جب ایک بیمار سے ملنے جاؤ تو اس کے لیے تحفہ لے کر جاؤ خواہ وہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص بیمار کو وہ چیز کھلائے جس کی اسے خواہش ہو تو اسے خدا تعالیٰ بہشت کے میووں میں سے دے گا۔" ۲۵۲

اور جب امام صادق علیہ السلام کی اپنے چند ایسے دوستوں سے ملاقات ہوئی جو ایک بیمار کو دیکھنے جا رہے تھے تو آپ نے فرمایا:

"رُک جاؤ۔" جب وہ رُک گئے تو آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے ساتھ سیب یا بہی یا چکوترے کا ایک دانہ یا تھوڑی سی خوشبو یا عُود کا ایک ٹکڑا لے جا رہے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ یہ چیزیں بیمار

کے دل کے سکون کا موجب ہوتی ہیں۔" ۲۵۳

"بیمار کی عیادت کرنے والے کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنے استقبال کی توقع رکھے اور کھانے پینے کی چیزوں کا امیدوار ہو حتیٰ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیمار کے پاس سے کوئی چیز کھانے سے منع فرمایا ہے ورنہ بیمار پرسی کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔" ۲۵۴

اسلام کہتا ہے کہ تین دن تک جب کہ طبعی طور پر بیمار کی حالت واضح نہیں ہو جاتی اسے زحمت نہیں دینی چاہیئے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بیمار کی عیادت تین دن کے بعد ہے ....." ۲۵۵

اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ مریض کی عیادت اس کے لیے زحمت اور پریشانی کا موجب نہ بن جائے لہٰذا مستحب ہے کہ اس کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھا جائے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عیادت کرنے والوں میں سے وہ شخص زیادہ اجر پاتا ہے جو مریض کے پاس کم بیٹھتا ہے۔ بجز اس کے کہ وہ جانتا ہو کہ وہ (یعنی مریض) اس کا ٹھہرنا اور موجود رہنا پسند کرتا ہے۔" ۲۵۶

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بہتر ہے کہ عیادت کے وقت اپنا ہاتھ مریض کے ہاتھ پر رکھو اور اس کے پاس سے جلدی اُٹھ جاؤ۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک نادان شخص کی مریض سے ملاقات اس کے لیے اس کی بیماری سے

زیادہ پریشان کن ہے کیونکہ اِس سے اُسے زیادہ زحمت
ہوتی ہے۔" ۲۵۷

اسلام حکم دیتا ہے کہ بیماروں کے روزانہ احتیاجات انجام دینے میں ان کی مدد کرو۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"جو شخص ایک بیمار کی ضروریات انجام دینے کی کوشش کرے وہ اپنے گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے، خواہ وہ اس کام میں کامیاب ہو یا نہ ہو۔" ۲۵۸

---

۲۳ مصیبت زدہ لوگوں سے ہمدردی

جو چیز ایک مصیبت زدہ اور سوگوار شخص کی اندرونی پریشانی کو کسی حد تک تسکین بخش سکتی ہے وہ اس کے ساتھ ہمدردی ہے لہٰذا اسلام نے مسلمانوں کو اس موضوع کے بارے میں پورا پورا شوق دلایا ہے اور متعدّد احادیث میں اس عمل کے لیے بہت زیادہ اجر مقرّر کیا گیا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو تسلّی دے اس کی کوئی چیز کم ہوئے بغیر اس کی پاداش مصیبت زدہ شخص کی جزا کی مانند ہے (اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ سوگوار شخص بہت زیادہ اجر کا مالک ہوتا ہے)" ۲۵۹

ظاہر ہے کہ مصیبت زدہ اشخاص جو کچھ دن بے حد پریشان اور افسردہ خاطر رہتے ہیں وہ اپنا اور اپنے کھانے پینے کا بہت کم خیال کرتے ہیں لہٰذا اسلام حکم دیتا ہے کہ (آج کل کی رسم کے برخلاف) تین دن تک ان کے لیے کھانا ان کے ہمسائے تیار کریں اور انھیں پہنچائیں۔

امام صادق ؑ فرماتے ہیں:

"مناسب ہے کہ مصیبت زدہ شخص کے ہمسائے تین دن تک اسے کھانا کھلائیں" ۲۶۰

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

"مصیبت زدہ لوگوں کے پاس سے کھانا کھانا (اور انھیں زحمت دینا) زمانۂ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے اور اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ان کے لیے بھی کھانا لے کر جائیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ رسولِ اکرم ﷺ نے جعفر بن ابی طالب کے خاندان کے لیے حکم دیا تھا" ۲۶۱

دُوسروں کے غم اور خوشی میں شرکت

اسلام فقط مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کو ہی لازم نہیں سمجھتا بلکہ اصولاً اسلام کے لائحۂ عمل کی بنیاد غمخواری اور ہمدردی پر رکھی گئی ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ کے اصحاب کی تعریف کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے:

"وہ لوگ جو کفار پر سخت گیر ہیں لیکن ایک دوسرے کے لیے مہربانی، رحم اور کریمانہ جذبات رکھتے ہیں" ۲۶۲

اور کچھ لوگوں کو سراہتے ہوئے کہتا ہے:

"وہ لوگ جو ایک دوسرے کو صبر اور مرحمت اور لطف کی سفارش کرتے ہیں" ۲۶۳

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تین گروہ ایسے ہیں جن کی دعا یقیناً مستجاب ہوتی ہے ان میں وہ مسلمان شخص شامل ہے جو ایسے مسلمان کے لیے دعا کرے جس نے اس کی غمخواری کی ہو اور اسی طرح ایک مسلمان کی اُس شخص پر لعنت قبول ہوتی ہے جو اس کی مدد کر سکتا ہو اور اس کی شدید حاجت پوری کر سکتا ہو لیکن ایسا نہ کرے۔" ۲۶۴

---

۲۴ مجالست اور ہم نشینی

اسلام نے رفاقت اور ہم نشینی کے موضوع کو بے حد اہمیت دی ہے اور اپنے پیروؤں کو ہمیشہ نیک لوگوں کی رفاقت اور ہم نشینی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جب تم بہشت کے باغوں میں سے کسی باغ کا دروازہ اپنے سامنے کھلا دیکھو تو اس سے استفادہ کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ بہشت کا باغ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے ہماری مراد با ایمان اور ایسے اشخاص کی مجالس اور محافل ہیں جو اپنے خدا پر عقیدہ رکھتے ہیں۔" ۲۶۵

خدائے عزّ وجل اپنے پیغمبر ﷺ کو حکم دیتا ہے:

"(اے رسول ﷺ!) جو لوگ اپنے پروردگار کو صبح سویرے اور جھٹپٹے کے وقت یاد کرتے اور اسی کی خوشنودی کے خواہاں ہیں ان کے ساتھ تم خود (بھی) اپنے نفس پر جبر کرو

اور ان کی طرف سے اپنی نظر (توجّہ) نہ پھیرو کہ تم دنیا میں زندگی کی آرائش چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی ہے اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا۔" ۲۶۶

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اچھّا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے لیکن بَدوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے۔" ۲۶۷

"لوگوں میں سے سعادتمند ترین شخص وہ ہے جو شریف لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہو۔" ۲۶۸

"انسان ہمیشہ اپنے رفیق اور ہم نشین کے ساتھ ہم فکر اور ہم عقیدہ ہوتا ہے۔" ۲۶۹

اور پھر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھّے ہم نشین کو یوں متعارف کراتے ہیں:

"وہ شخص جس کا دیکھنا تمھیں خدا کی یاد میں مصروف کر دے، جس کی گفتار تمھارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمھیں آخرت کی یاد دلائے۔" ۲۷۰

اسلام کہتا ہے کہ دو ساتھیوں کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کے واعظ ہوں اور ہر ایک دوسرے کے عیوب کی نشاندہی کریں۔ بہترین ساتھی وہ شخص ہے جو اس وظیفے کو بہتر طور پر انجام دے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میرا محبوب ترین دوست وہ ہے جو مجھے میرے عیب بتلائے۔" ۲۷۱

دو جو شخص اپنے ساتھی کو غلطی پر پائے اور اسے روک سکتا ہو اور ایسا نہ کرے تو وہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔" ۲۷۲

اسلام مسلمانوں کو صالح اشخاص کی رفاقت کی اس قدر ترغیب دیتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دو جو شخص اپنے قلب سے واعظ اور اپنے نفس سے گناہ سے منع کرنے والا نہ رکھتا ہو اور اس کا کوئی صالح رفیق اور دوست بھی نہ ہو جو اس کی رہنمائی کرے اس پر دشمن (یا شیطان) سوار ہو جاتا ہے۔" ۲۷۳

اسی طرح پست اور نادان افراد کی ہم نشینی سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"لوگوں میں سے داناترین وہ شخص ہے جو نادان لوگوں سے دُور بھاگے۔" ۲۷۴

امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بدوں کے ساتھ ہم نشینی نیکوں کی بدبینی کا باعث ہوتی ہے۔" ۲۷۵

"بُرا ساتھی وہ ہے جو خدا کی معصیّت کو انسان کی نظر میں اچھّا کر کے دکھائے۔" ۲۷۶

پیشوایانِ اسلام نے ان لوگوں کے ساتھ مجالست اور رفاقت سے منع فرمایا ہے جو عالی صفات اور اخلاقی فضائل سے عاری ہوں۔

امام محمّد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"احمق، بخیل، بزدل اور دروغگو شخص کی رفاقت اختیار نہ

کرو کیونکہ "احمق" ساتھی یہ خیال کرتے ہوئے کہ تمھیں فائدہ پہنچا رہا ہے تمھیں نقصان پہنچاتا ہے اور "بخیل" دوست تم سے لے تو لیتا ہے لیکن تمھیں دیتا نہیں "بزدل" ہم نشین (خطرے کے وقت) تم سے اور اپنے ماں باپ سے فرار اختیار کرتا ہے اور "دروغگو" (جو بہت جھوٹ بولے) ایسی بہت سی باتیں کہتا ہے جنھیں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ (لہٰذا اس کے نظریات اور خیالات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا)" ۲۷۷

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بُرے ہم نشین کو "مُردے" کا نام دیا ہے اور فرماتے ہیں:

"مُردوں کے ساتھ ہم نشینی انسان کے دل کو مار دیتی ہے اور مُردے وہ لوگ ہیں جو ایمان گم کر چکے ہیں اور احکام سے دُور جا پڑے ہیں" ۲۷۸

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اپنے دوستوں کو دو خصلتوں سے آزماؤ کہ اگر وہ ان دونوں کے مالک ہوں تو ان سے رفاقت کرو ورنہ ان سے دُوری اختیار کرو (اور وہ دو خصلتیں یہ ہیں): فریضۂ نماز اپنے وقت پر بجا لانا اور راحت اور پریشانی میں اپنے دینی بھائیوں سے نیکی کرنا" ۲۷۹

۲۵ خوش روئی اور حُسنِ خلق

بہت سے لوگ سعادت اور شقاوت کو دولت، شخصیت، رُتبے اور حکومت جیسے عوامل کا نتیجہ سمجھتے ہیں لیکن اسلام سعادت کا ماخذ ان چیزوں کو گردانتا ہے جو انسان کی روحانی اور اخلاقی قدر و قیمت بڑھا دیں اور پیشوایانِ اسلام کے اقوال کے ضمن میں اس کے عناصر کی تشریح کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک حُسنِ خلق اور خوش روئی ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حُسنِ خلق انسان کی سعادت کے عوامل میں سے ایک (عامل) ہے" ۲۸۰

اسی بنا پر یہ کوئی تعجب کا مقام نہیں کہ خداوندِ عالم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نیک صفت کے ساتھ سراہتا ہے اور فرماتا ہے:

"تم نیک اور بزرگ اخلاق کے مالک ہو" ۲۸۱

اور پھر اسلام کی تیز رفتار ترقی کی بنیاد بھی اسی عامل کو قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے:

"اگر تم تُند مزاج اور سخت ہوتے تو یہ تمام لوگ تمھارے اردگرد سے پراگندہ ہو گئے ہوتے" ۲۸۲

اسلام حُسنِ خلق اور نیک سلوک کو خاص مقام دیتا ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جس شخص کا اخلاق بہتر ہو اس کا ایمان زیادہ کامل ہوتا ہے" ۲۸۳

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جس شخص کا سلوک زیادہ اچھّا ہو وہ دوسروں سے زیادہ عقلمند ہوتا ہے" ۲۸۴

"خدا تعالیٰ نے تمھیں دینِ اسلام دیا ہے۔ تم بھی اس کی اچھّی طرح نگہداشت کرو اور وہ اس طرح کہ بخشنے والے اور خوش اخلاق بنو" ۲۸۵

اسلام بعض اوقات دینی آثار کے ذریعے لوگوں کو نیک سلوک اور حسنِ خلق کی جانب متوجہ کرتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص نیک اخلاق کا مالک ہو اس کا ثواب اس شخص کی مانند ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور عبادت کرتا ہو" ۲۸۶

"جو چیزیں ہماری بیشتر امّت کو بہشت میں لے جائیں گی وہ خدا کا خوف اور نیک اخلاق ہیں" ۲۸۷

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ حُسنِ خلق اور خوش اخلاقی کے بدلے خدا کی راہ میں جنگ کرنے کا ثواب دیتا ہے" ۲۸۸

"خوش اخلاقی گناہوں کو اسی طرح پگھلا دیتی ہے اور ختم کر دیتی ہے جیسے سورج برف کو روئے زمین پر پگھلا دیتا ہے" ۲۸۹

"اور (اس کے مقابلے میں) بداخلاقی انسان کے نیک اعمال کو اسی طرح خراب کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے" ۲۹۰

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"بداخلاق شخص کبھی بھی گناہوں سے توبہ نہیں کر سکتا کیونکہ جب کبھی وہ ایک گناہ ترک کرتا ہے اس سے زیادہ بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے" ۲۹۱

اور کبھی (اسلام) ان اجتماعی اور شخصی محرومیوں کا ذکر کرتا ہے جن سے انسان کو بداخلاقی کی وجہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور کبھی وہ نعمتیں بیان فرماتا ہے جو حسنِ خلق کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لوگوں سے نیکی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا شہروں کو آباد کرتا ہے اور عمروں کو بڑھاتا ہے" ۲۹۲

"بداخلاق شخص عذاب اور رنج میں مبتلا رہتا ہے" ۲۹۳

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قرابت داروں کو فرماتے ہیں:

"اے عبدالمطلب کے فرزندو! تم روپے پیسے سے سب لوگوں کو خوش نہیں کر سکتے لیکن اُن کے سامنے خندہ پیشانی اور نیک اخلاق کے ساتھ آؤ (تاکہ وہ تمھیں محبوب سمجھیں کیونکہ مال خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو محدود ہوتا ہے لیکن حُسنِ خلق اور خوش روئی کا سرمایہ ختم ہونے والا نہیں" ۲۹۴

خوش اخلاقی کیا ہے؟

ایک دفعہ لوگوں نے امام صادق علیہ السلام سے نیک اخلاق کے بارے میں سوال کیا۔ جواب میں آپ نے فرمایا:

"نیک اخلاق یہ ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ مہربانی اور لطف سے پیش آئے اور ان سے اچھی باتیں کہے اور ان کے سامنے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔" ۲۹۵

---

۲۶ عہد و پیمان کا وفا کرنا

"وفا" کا لفظ ایک مقدّس لفظ ہے جو ہر جگہ احترام سے یاد کیا جاتا ہے اور اسے غیر معمولی اہمیّت دی جاتی ہے۔

عہد و پیمان کا وفا کرنا اسلام کے نقطۂ نظر سے انسانی فضائل کا عالی ترین جزو شمار کیا گیا ہے اور یہ :

"نیکوکار شخص اُسے سمجھتا ہے جو اپنا پیمان وفا کرتا ہے۔" ۲۹۶

قُرآن مجید صریح حکم دیتا ہے :

"اپنا وعدہ وفا کرو کیونکہ وعدے کا حساب کتاب لیا جاتا ہے۔" ۲۹۷

اور خدا تعالیٰ اپنے بزرگ پیغمبر اسمٰعیل علیہ السلام کو ان الفاظ میں سراہتا ہے کہ :

"وہ وعدے کا پکّا اور رسول اور پیغمبر تھا۔" ۲۹۸

اسلام کی نظر میں وعدہ وفائی کو دین کا ایک رُکن سمجھا گیا ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

"وعہد و پیمان کا وفا کرنا دیندار لوگوں کی نشانیوں میں سے ہے۔" ۲۹۹

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنا وعدہ پورا نہ کرے وہ دین نہیں رکھتا" ۳۰۰

"جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ جب وعدہ کرتا ہے تو اسے وفا کرتا ہے" ۳۰۱

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وعدہ وفائی ایمان کی نشانیوں میں سے ہے" ۳۰۲

اسلام پیمان شکنی کو نفاق کی نشانیوں میں شمار کرتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"چار چیزیں ایسی ہیں جو جس شخص میں ہوں وہ منافق ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے" ۳۰۳

پیغمبروں کی روش

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے قرآن مجید حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو "صادق الوعد" ہونے کی بنا پر سراہتا ہے۔

امام الصّادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آپ نے (یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے) ایک شخص سے مکّے سے باہر "صفاح" نامی ایک مقام پر ملنے کا وعدہ کیا اور وہاں کافی مدّت تک قیام فرمایا لیکن وہ شخص نہ آیا۔ مکّے کے لوگ آپ کو ڈھونڈ رہے تھے اور انھیں پتا نہیں چلتا تھا کہ آپ کہاں ہیں حتّیٰ کہ ایک شخص کی آپ سے ملاقات

ہوگئی اور اس نے عرض کیا: اے پیغمبرِ خدا! ہم تو آپ کے بعد ضعیف ہو گئے اور ہلاک ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: میں نے فلاں شخص سے یہاں رُکنے کا وعدہ کر رکھا ہے اور جب تک وہ نہ آئے میں یہاں سے حرکت نہیں کروں گا۔ لوگ اس شخص کے پاس گئے اور اُس سے کہا: اے دشمنِ خدا! تو خدا کے پیغمبر سے وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے؟ اس شخص کو خیال آگیا اور وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے خدا کے پیغمبر! مجھے معاف کر دیجئے میں اپنا وعدہ بھول گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارے میں مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا۔" ۳۰۴

نیز امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

دو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے وعدہ فرمایا کہ جب تک وہ واپس نہیں آئے گا آپ ایک پتھر پر بیٹھے رہیں گے وہ شخص چلا گیا اور سورج نکل آیا اور گرمی ہو گئی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ دھوپ سے سائے میں تشریف لے آئیں تو کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اس شخص کے ساتھ اس جگہ کا وعدہ کر رکھا ہے اور اگر وہ نہیں آتا تو میں قیامت تک یہیں رہوں گا۔" ۳۰۵

درحقیقت پیشوایانِ اسلام کا یہ عمل عہد و پیمان وفا کرنے کی اہمیت اُجاگر کرنے کے لیے ایک سبق ہے۔ یہ وہی اصول ہے جس پر اجتماعی زندگی میں صحیح صحیح عمل کرنے سے بہت سے دلدّر دُور ہو سکتے ہیں۔

۲۷ ہر کام میں مشورہ کرو

ہر شخص کو اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ اپنی زندگی کی مشکلات کس طرح حل کرے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی کیا تدبیر کرے۔ مشکلات پر قابو پانے کا ایک بہترین طریقہ مشورہ کرنا اور دوسروں کی سوچ بچار کی مدد حاصل کرنا ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مشورے جیسا کوئی سہارا نہیں" ۳۰۶

"مشورہ کرنا عین ہدایت ہے" ۳۰۷

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کوئی شخص مشورے کی وجہ سے گمراہی میں نہیں پڑتا" ۳۰۸

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرماتے ہیں:

"کاموں میں احتیاط کا راستہ یہ ہے کہ سمجھدار لوگوں سے مشورہ کرو اور جو کچھ وہ کہیں اس کے مطابق کرو" ۳۰۹

قرآن مجید پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیتا ہے:

"اپنے اصحاب سے مشورہ کریں" ۳۱۰

اور ان لوگوں کو سراہتا ہے:

"جو دعوتِ حق قبول کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے امور میں باہم مشورہ کرتے ہیں" ۳۱۱

اسلام خودسری اور خودرائی سے منع فرماتا ہے۔

امام علی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"جو شخص اپنی من مانی کرے وہ مقصود کو نہیں پہنچتا لیکن اگر لوگوں کے ساتھ مشورہ کرے تو ان کی عقل میں شریک ہو جاتا ہے" ۳۱۲

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنی ضد پر اڑا رہے وہ اونچی چٹان کے سرے پر بیٹھا ہوتا ہے" ۳۱۳

امام علی علیہ السلام اپنے فرزند محمدؑ کو فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنی کہی ہوئی بات پر اصرار کرے وہ اپنے آپ کو مشکلات میں مبتلا کر لیتا ہے اور جو شخص لوگوں کی آراء سے مدد حاصل کرے وہ غلطی اور لغزش کے مقامات سے آگاہ ہو جاتا ہے" ۳۱۴

کن لوگوں سے مشورہ کیا جائے؟

اسلام اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ انسان اپنے کاموں کے سلسلے میں ہر کہ ومہ سے مشورہ کرے بلکہ وہ ان لوگوں کا تعارف کراتا ہے جو مشورہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اپنے کام میں اس شخص سے مشورہ کرو جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو" ۳۱۵

"ہمیشہ عاقل اور پارسا لوگوں سے مشورہ کرو کیونکہ ایسے افراد خیر کے علاوہ کچھ نہیں کہتے اور ان کی مخالفت نہ کرو کیونکہ (ایسا کرنے سے) تمھارے دین اور دنیا کو نقصان پہنچے گا" ۳۱۶

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

"مشورے کی کچھ حدیں ہیں جن کی رعایت کرنی چاہیئے ورنہ اس کا نقصان فائدے سے بڑھ کر ہوگا۔ ضروری ہے کہ جس شخص سے تم مشورہ کرو وہ عاقل، آزاد، ہمدرد اور سمجھدار ہو تاکہ تمھارا مقصد سمجھ جائے کیونکہ اگر وہ عاقل ہو تو تمھیں نفع پہنچے گا اور اگر آزاد اور متدین ہو تو تمھیں نصیحت کرنے اور تمھاری رہنمائی کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر واقعی ہمدرد ہو تو تمھارے بھید چھپائے گا اور اگر وہ تمھارا مقصد بھی ٹھیک ٹھیک سمجھ جائے تو مکمّل مشورہ انجام پائے گا" ۳۱۷

اسلام اس معاملے میں لوگوں کے رُتبے اور مقام کو دخل نہیں دیتا اور جیسا کہ ہم نے دیکھا خدا تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ اپنے اصحاب سے مشورہ کریں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"..... یہ گمان نہ کرو کہ انسان مشورہ کرنے سے حقیر ہو جاتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ اسے بڑا بناتا ہے اور اسے بہترین اور کام کرنے کی توفیق دیتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے قریب

ہوجاتا ہے" ۳۱۸

امام رضا علیہ السلام اپنے پدرِ بزرگوار (امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام) کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حالانکہ آپ سب لوگوں سے زیادہ عقل رکھتے تھے اس کے باوجود اپنے غلاموں میں سے ایک حبشی غلام سے مشورہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مشکل کو اس کی زبان کے ذریعے حل کر دیتا ہے" ۳۱۹

اسلام ایسے لوگوں سے مشورہ کرنے سے منع فرماتا ہے جن میں اچھی صفات نہ ہوں اور جو ناپسندیدہ خصلتوں کے مالک ہوں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام علی علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

"بزدل شخص سے مشورہ نہ کرو کیونکہ وہ معاملات کو تمھارے لیے مشکل بنا دے گا اور حریص اور لالچی انسان سے مشورہ نہ کرو کیونکہ وہ تمھیں ایک کام کی ترغیب دے گا اور تمھاری خواہش کو شدید تر کر دے گا (اور اس کام میں مصلحت کی رعایت نہیں کرے گا۔)" ۳۲۰

مشورے میں خیانت نہ کرو

اسلام لوگوں کو مشورے کی دعوت دیتے ہوئے مسلمانوں کو تاکیدی حکم دیتا ہے کہ کبھی بھی کسی کو مشورہ دینے کے سلسلے میں خیانت نہ کریں اور بھلائی سوچیں اور اپنی حقیقی رائے کا اظہار کریں۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں اس شخص سے بیزار ہوں جو کسی مسلمان کو مشورے
کے سلسلے میں دھوکا دے" ۳۲۱

"مشورہ دینے والا امین شمار ہوتا ہے (یعنی اسے خیانت
نہیں کرنی چاہیئے)" ۳۲۲

---

۲۸ سفر کی راہ میں

چونکہ زمین کی سیر اور دنیا کے مختلف مقامات تک سفر کرنے سے زندگی کی بہت سی نعمتیں اور کامیابیاں اور گوناگوں تجربات میسّر آتے ہیں اس لیے پیشوایانِ اسلام نے لوگوں کو سفر اور زندگی کے لائحۂ عمل میں وقتی تغیّر و تبدّل کا شوق دلایا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"سفر کرو تاکہ صحیح و سالم رہو۔ سفر کرو تاکہ استفادہ اور غنیمت حاصل کرو" ۳۲۳

لیکن مسافر شخص کے گھر سے نکلنے اور دوبارہ وطن واپس آنے تک کے لیے متعدّد احکام دیے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک نفسیاتی اور اجتماعی نقطۂ نگاہ سے اہمیّت کا حامل ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص سفر پر تیار ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے اپنے لیے ایک اچھا سا ساتھی حاصل کرے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"میں تمھیں بتاؤں کہ لوگوں میں سے بدترین کون ہے؟ وہ شخص جو تنہا سفر کرے اور مہمان کو اپنے پاس سے بھگا دے اور اپنے غلام کو مارے۔" ۳۲۴

اسلام ہر موقع پر لوگوں کو خدا تعالیٰ کی جانب متوجّہ کرتا ہے اور اسی لیے حکم دیتا ہے کہ مسافر شخص چلتے وقت دعا مانگنا نہ بھولے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"ایک مسافر کی اپنے خاندان کے لیے بہترین سرپرستی یہ ہے کہ روانگی کے وقت دو رکعت نماز پڑھے اور کہے: "اے پروردگار! میں اپنا آپ، اپنا خاندان، اپنا مال، اپنے فرزند، اپنی دنیا اور آخرت، اپنی امانتیں اور عاقبتِ کار سب تیرے سپرد کرتا ہوں اور تیرے پاس امانت رکھتا ہوں۔" بلاشبہ جو شخص یہ عمل انجام دیتا ہے وہ جو کچھ مانگتا ہے خدا تعالیٰ اسے دیتا ہے (اور اُسے اور جو کچھ اس سے متعلّق ہو اس کی حفاظت کرتا ہے)۔" ۳۲۵

جو کچھ عرب گمان کرتے تھے اور کسی گھڑی کو سفر کے لیے نیک اور کسی کو بَد سمجھتے تھے اس کے برعکس اسلام کہتا ہے کہ جب تم سفر کرنا چاہو تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو اور اس کی راہ میں خرچ کرو۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صدقہ دے اور جب جی چاہے گھر سے باہر جا۔" ۳۲۶

اور پھر جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا بعض دنوں مثلاً بدھ کو سفر کرنا مکروہ ہے تو آپ نے فرمایا:

"جب بھی تو سفر کرنا چاہے اپنا سفر صدقے سے شروع کر

اور آیۃ الکرسی پڑھ" ۳۲۷

اور پھر امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میرے والد بزرگوار جب مہینے کے آخری بُدھ کے دن یا کسی ایسے دن سفر کرتے تھے جس دن سفر کرنا لوگ اچھا نہیں سمجھتے تو صدقہ دیتے تھے اور گھر سے روانہ ہو جاتے تھے" ۳۲۸

ہم سفر لوگوں کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ کمالِ محبّت رکھیں اور اپنا سفر ہنسی خوشی اور بشاشت سے ختم کریں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مسافر کی بڑائی اس میں ہے کہ اپنے زادِ سفر اور توشے میں دوسروں کو بھی شریک کرے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئے اور ان سے ہنسی مذاق کرے بشرطیکہ اس سے خدا کا گنہگار نہ ہو" ۳۲۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سفر کے دوران بزرگواری اس میں ہے کہ تو زیادہ اور عمدہ زادِ سفر اور توشہ لے کر چلے اور اپنے ساتھیوں میں بانٹے جب تو اپنے ہم سفروں سے جُدا ہو تو ان کے بھیدوں کی حفاظت کرے۔ سفر کے دوران ان سے کافی ہنسی مذاق کرے لیکن یوں کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہ دے" ۳۳۰

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"نیک کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ جب کچھ لوگ سفر پر روانہ ہوں تو جو زادِ سفر اور توشہ ان کے پاس ہو وہ مِل کر

کھائیں کیونکہ یہ کام ان کے لیے بھی زیادہ گوارا اور اخلاق کے نقطۂ نگاہ سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔" ۳۳۱

"مرد کی بڑائی اس میں ہے کہ سفر کے وقت اپنے ساتھ کافی زاد اور توشہ لے کر چلے۔" ۳۳۲

ہم سفر ساتھیوں کو چاہیئے کہ سب اپنے آپ کو ایک دوسرے کے برابر سمجھیں اور دوسروں پر برتری نہ جتائیں اور ہر شخص اس بات پر فخر کرے کہ وہ دوسروں کی زیادہ خدمت کر سکتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"ایک گروہ کا بزرگ وہ ہے جو سفر میں ان کا خدمت گزار ہو۔" ۳۳۳

ایک دفعہ رسولِ اکرم ﷺ چند لوگوں کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ سفر کے دوران طے ہوا کہ ایک گوسفند ذبح کر کے کھانا تیار کیا جائے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا کہ میں گوسفند ذبح کرنے کی ذمّے داری لیتا ہوں اور دوسرے نے اُس کی کھال اُتارنا قبول کیا۔ تیسرے نے گوشت کی بوٹیاں بنانے کی ذمّے داری لی اور یہ فیصلہ ہوا کہ ایک چوتھا شخص گوشت پکا کر کھانا تیار کرے گا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہم جلانے کی لکڑیاں لائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کام کی ذمّے داری بھی لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہمیں معلوم تھا کہ تم یہ کام کر سکتے ہو لیکن خدا تعالیٰ اپنے اس بندے

سے خوش نہیں ہوتا جو ساتھیوں کے ہمراہ ہو اور اپنے لیے
مخصوص مقام چاہے۔ پھر آنحضرت ﷺ اُٹھے اور
لکڑیاں جمع کرنے لگے۔" ۳۳۴

"نیز امام سجاد علیہ السلام ہمیشہ ایسے لوگوں کے ساتھ سفر
کرتے تھے جو آپ کو نہیں پہچانتے تھے اور آپ اُن سے یہ طے
کر لیتے تھے کہ اپنے ہم سفروں کے خدمت گزاروں میں شامل
رہیں گے۔ ایک دفعہ آپ کچھ لوگوں کے ہم سفر تھے۔ راستے
میں ایک شخص کی نظر آپ پر پڑی اور اس نے آپ کو پہچان
لیا۔ وہ آپ کے ہمراہیوں کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا تم جانتے
ہو یہ شخص کون ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا
یہ علی ابن الحسین علیہ السلام ہیں۔ جب ان لوگوں کو پتا چلا تو آپ
کے ہاتھ پاؤں چومنے لگے پھر عرض کیا: یا ابن رسول اللہ ﷺ
کیا آپ ہمیں جہنم کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں؟ آپ ہی
بتائیں کہ اگر ہم اپنا ہاتھ یا زبان آپ کی جانب دراز کرتے تو کیا
ہلاک نہ ہو جاتے؟ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا:
میں ایک دفعہ کچھ لوگوں کے ہمراہ سفر کر رہا تھا جو مجھے جانتے تھے
اور رسول اللہ ﷺ کی خاطر میرا احترام کرتے تھے جس
کا میں مستحق نہیں تھا۔ مجھے خوف پیدا ہوا کہ کہیں تم بھی ایسا
ہی نہ کرنے لگو اور اسی لیے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنا تعارف
نہ کراؤں۔" ۳۳۵

اسلام یہ حکم بھی دیتا ہے کہ ہم سفروں کے حق کا احترام کیا جائے

اور اسے اچھے طریقے سے ادا کیا جائے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"اگر ایک مسافر راستے میں بیمار ہو جائے تو اپنے ہم سفروں پر حق رکھتا ہے کہ وہ اس کی خاطر تین دن تک رُکے رہیں" ۳۳۶

اسلام حکم دیتا ہے کہ جب تم اپنے ہم سفر سے جدا ہونا چاہو تو چند قدم تک اس کی مشایعت کرو اور پھر اُسے خدا حافظ کہو۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ امام علی علیہ السلام ایک ذمی (ایسا غیر مسلم جو اسلام کی پناہ میں زندگی بسر کر رہا ہو) کے ہم سفر ہو گئے۔ ذمی شخص نے آپ کی منزلِ مقصود پوچھی۔ آپ نے فرمایا: میں کوفہ جا رہا ہوں۔ جب وہ ایک دوراہے پر پہنچے تو حضرت کوفہ کا راستہ چھوڑ کر اُس راستے پر چلنے لگے جس پر اُن کا ہم سفر جا رہا تھا۔ ذمی کو تعجب ہوا اور اس نے پوچھا: کیا آپ کوفہ نہیں جا رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: کیوں، کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا: کوفہ کا راستہ تو وہ ہے اور آپ اسے پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے علم تھا۔ اس نے عرض کیا: اگر یہ بات ہے تو پھر آپ میرے ساتھ کیوں چلے آئے؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اچھی رفاقت یہ ہوتی ہے کہ انسان جُدا ہوتے وقت اپنے رفیق کی مشایعت کرے اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ ذمی متعجّب ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ کے پیغمبر نے یہ فرمایا ہے؟ آپ نے اس کے سوال کا جواب اثبات میں دیا۔ پھر وہ کہنے لگا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے ان کی متابعت بلا وجہ نہیں کی۔ لوگ اُن کے ان اچھے اخلاق پر فریفتہ ہو گئے ہیں اور اسی لیے انھوں نے ان کی متابعت کی ہے لہٰذا میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ میں آپ کے دین پر ہوں۔ پھر وہ ذمی امام علی علیہ السلام کے ساتھ کوفہ چلا آیا اور جب اسے آپ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں) تو آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔" ۳۳۷

اسلام اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ جب انسان سفر سے لوٹے تو سوغات لانا نہ بھولے خواہ وہ تھوڑی سی ہو کیونکہ یہ چیز مسافر اور اس کے گھر والوں کے مابین محبت پیدا کرتی ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر تم میں سے کوئی شخص سفر اختیار کرے اور پھر واپس لوٹنا چاہے تو اسے چاہیے کہ حسبِ توفیق اپنے گھر والوں کے لیے سوغات لائے۔ خواہ وہ ایک پتھر ہی ہو۔" ۳۳۸

اسلام حاجیوں اور دوسرے ایسے اشخاص کا جو مذہبی مسافرت پر جائیں خصوصی احترام ملحوظ رکھتا ہے۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب کوئی شخص خانۂ خدا کی زیارت کرنے والے کسی شخص کی مسافرت کے دوران اس کے گھر کے کام انجام دے تو اسے اتنا ثواب ملتا ہے گویا کہ اس نے خود مکہ معظمہ جا کر حجرِ اسود کو بوسہ دیا ہو۔" ۳۳۹

آپ یہ بھی فرماتے ہیں:

"اے وہ لوگو جو حج کو نہیں گئے ہو! حاجیوں کو خوش کرو اور ان سے مصافحہ کرو اور ان کا احترام کرو کیونکہ یہ عمل تمھیں ان کے ساتھ ثواب میں شریک کرتا ہے۔" ۳۴۰

اور بالآخر اسلام حکم دیتا ہے کہ مسافر کو چاہیئے کہ جس طرح اس نے اپنا سفر عبادت اور یادِ خدا سے شروع کیا تھا اسی طرح اسے خدا کی جانب توجہ دے کر ختم کرے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب مسافر سفر سے لوٹے اور اپنے گھر میں وارد ہو تو اسے چاہیئے کہ جب تک اپنے بدن پر پانی گرا کر اسے پاک صاف نہ کر لے اور پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اور سجدہ کر کے سو مرتبہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہ کر لے اس وقت تک کوئی اور کام شروع نہ کرے۔" ۳۴۱

۲۹ جہاد

یہ تصوّر نہیں کرنا چاہیئے کہ ایک اجتماعی تحریک اور انقلاب، خواہ اس کی بنیاد کتنی ہی حق طلبی اور حق جوئی پر رکھّی گئی ہو مخالفتوں اور رکاوٹوں سے دوچار ہوئے بغیر کوئی پیشرفت کر سکتا ہے۔ یہ ایک طبعی امر ہے کہ خودغرض افراد جن کے مفادات خطرے میں پڑتے ہیں یا وہ لوگ جو حقیقت کا صحیح ادراک نہیں کر سکتے اور اس تحریک کو ممکنہ طور پر اپنے مصالح کے خلاف سمجھتے ہیں کوشش کرتے ہیں کہ جس طرح بھی بن پڑے اس نئے نظام کو درہم برہم کر دیں اور اس کے راستے میں روکاوٹیں کھڑی کریں۔

اسلام کا مقدّس آئین بھی جس نے فقط چند انفرادی واجبات اور محرّمات پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک صحیح اور مفید اجتماعی پروگرام کے اجرا کو اپنا اوّلین مقصد قرار دیا ہے اس فطری قانون سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔

ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں جو مقابلے اور تصادم رونما ہوتے ہیں ان میں پیش قدمی کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے فداکاری اور جانبازی کی ضرورت ہوتی ہے جسے اسلام نے "جہاد" اور خدا کی راہ میں

جانبازی کے نام سے ان تمام مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے جو اس کی صلاحیّت رکھتے ہوں اور دوسری خاص شرائط پوری کرتے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مقدّس آئین جو انفرادی اور اجتماعی احکام کا مجموعہ ہے فقط اسی وسیلے سے رونق اور عظمت حاصل کر سکتا ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے جہاد کو اسلام کی عزّت اور عظمت کی حفاظت کی غرض سے واجب قرار دیا ہے" ۳۴۲

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جہاد کرو تاکہ اپنے فرزندوں کے لیے عزّت اور بزرگواری یادگار کے طور پر چھوڑ جاؤ" ۳۴۳

"دو خوبیاں تلوار کے سائے کے نیچے ہیں اور فقط تلوار ہی لوگوں کو قائم رکھتی ہے (اور انھیں راہِ راست پر چلاتی ہے) تلوار دوزخ اور بہشت کی کنجی ہے" ۳۴۴

امام علی علیہ السلام دنیا اور آخرت کی نیک بختی جہاد کے سائے کے نیچے سمجھتے ہیں اور فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے جہاد کو واجب کیا اور اسے عظمت بخشی اور (اپنے دین کا) یاور قرار دیا۔ خدا کی قسم جہاد کے بغیر دین اور دنیا نہیں سنور سکتے" ۳۴۵

ظاہر ہے کہ اگر اس مقدّس فریضے کی انجام دہی میں سُستی برتی جائے اور مسلمان اپنے آپ پر بے حسی کی کیفیّت طاری کر لیں تو یہ پاک آئین غیروں کے تجاوزات اور دست اندازیوں کی نذر ہو کر کمزور ہو جائے گا

اور افراد بھی ذلیل اور ایک بیگانہ حکومت کے محکوم ہو جانے کے علاوہ انفرادی عقائد اور احکام کے نقطۂ نگاہ سے بتدریج مفتوح اور مغلوب ہو جائیں گے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص جہاد کو ترک کرتا ہے خدا تعالیٰ اُسے ذلیل کرتا ہے اور زندگی میں محتاج کر دیتا ہے اور دین میں بھی وہ ہلاکت اور ضلالت کا شکار ہو جاتا ہے ..... " ۳۴۶

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جہاد (اور خدا کی راہ میں جنگ) بہشت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے خدا نے اپنے خاص بندوں کے لیے کھول رکھا ہے۔ جہاد پرہیزگاری کا لباس اور خدا کی محکم زرہ اور قوی سپر ہے۔ جو شخص اپنی مرضی سے جہاد سے پہلو تہی کرے خدا اُسے ذلّت دیتا ہے اور مختلف مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ نتیجے کے طور پر وہ زبون اور بے بس ہو جاتا ہے اور بے عقلی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور چونکہ وہ اس اہم رکن کو معمولی سمجھتا ہے اس لیے راہِ حق سے منحرف ہو جاتا ہے اور بدبختی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسے عدل اور انصاف سے کوئی حصّہ نہیں ملتا۔" ۳۴۷

خدائے عزّ و جل نے اس عظیم فریضے کو اس قدر اہمیّت دی ہے کہ قرآن مجید کی ۱۴۰ سے زیادہ آیات میں اس کے بارے میں بحث فرمائی اور مجاہدین اور جنگجوؤں کو بلند مقام اور عظمت بخشی ہے اور فرماتا ہے:

"جو لوگ خدا کی راہ مارے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ

ہیں اور اپنے پروردگار سے رزق پاتے ہیں۔ جو کچھ خدا نے
اپنی مہربانی سے انھیں دیا ہے اس سے خوش ہیں اور ان لوگوں
کے مقدر سے بھی شادمان جو پیچھے پیچھے آ رہے ہیں اور ابھی ان
سے نہیں آملے۔ انھیں کوئی خوف و ہراس نہیں اور وہ غمگین نہیں
ہوتے۔ وہ خدا کی نعمت اور کرم سے اور اس بات سے خوش
ہیں کہ خدا ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔" ۳۴۸

نیز جب امام علی علیہ السلام اپنے اصحاب اور رفقاء کو جہاد کی ترغیب
دے رہے تھے ایک جوان اُٹھا اور آپ سے ایک اسلامی جنگجو اور سرباز
کے ثواب کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا:

"میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صف میں اونٹ پر سوار تھا اور
ہم جنگِ "ذات السلاسل" سے لوٹ رہے تھے۔ یہی سوال
(خدا کی راہ میں جنگ کرنے والے کا ثواب) میں نے آنحضرتؐ
سے کیا۔ آپ نے فرمایا: جب مسلمان جنگجو جہاد کا ارادہ کرتے
ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے لیے دوزخ کی آگ سے آزادی مقرر فرما
دیتا ہے اور جب وہ جہاد کے سفر پر آمادہ ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ
فرشتوں کے سامنے ان کے وجود پر فخر کرتا ہے اور جب وہ اپنے
گھر والوں کو الوداع کہتے ہیں تو در و دیوار اور مکان ان پر روتے
ہیں اور وہ اپنے گناہوں سے اسی طرح خارج ہو جاتے ہیں جس طرح
سانپ اپنی کینچلی سے باہر آجاتا ہے۔" ۳۴۹

"اسلام جہاد کو ہر ایک کے لیے واجب نہیں گردانتا اور اس نے
عورتوں اور بوڑھے مَردوں اور نابیناؤں اور مفلوج اشخاص اور

ان لوگوں کو جو مالی مشکلات میں پھنسے ہوئے ہوں جہاد کے
قانون سے مُستثنیٰ کر دیا ہے۔" ۳۵۰

اسلام جنگجو سپاہیوں کو بڑی ممتاز حیثیّت دیتا ہے۔
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"دو تین گروہ ایسے ہیں جن کی دعا مستجاب ہے اور ان میں سے ایک
گروہ جنگجوؤں کا ہے لہٰذا اس بات کا خیال رکھو کہ تم انھیں
ان کی غیر حاضری میں کس طرح یاد کرتے ہو۔" ۳۵۱

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جو شخص کسی سپاہی کا پیغام پہنچائے وہ اس شخص کی مانند
ہے جس نے ایک غلام آزاد کیا ہو اور وہ اس کے جہاد کے ثواب
میں شریک ہے۔" ۳۵۲

"اور جو شخص ایک سپاہی کی حوصلہ افزائی کرے اور اُسے آفرین
کہے قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کا استقبال کریں گے
اور اسے سلام کہیں گے۔" ۳۵۳

---

۳۰ میدانِ جنگ میں

جو لڑائیاں ظہورِ اسلام سے قبل اور اسی طرح غیر مسلم اقوام کے مابین اسلام کے بعد واقع ہوتی تھیں ان میں سپاہیوں کے لیے قتل اور ہتکِ ناموس اور مال کی چوری کی کوئی رکاوٹ یا ممانعت نہیں تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے درمیان جنگ کسی عقیدے اور قانون اور انسانیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ طاقت اور دھونس کی بنا پر ہوتی تھی۔ تاہم اسلام کے ظہور کے ساتھ جہاد کے موضوع پر ایک نیا باب کھل گیا کیونکہ اسلام نے ہر قسم کی لشکر کشی اور معرکہ آرائی سے منع فرما دیا بجز اس کے کہ وہ ظلم و تعدّی کی روک تھام یا فتنہ و آشوب کی آگ سرد کرنے کے لیے ہو۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

"اُن لوگوں سے خدا کی راہ میں جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور ظلم و تعدّی روا نہ رکھو کیونکہ خدا ظالموں اور تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔" ۳۵۴

لہٰذا یہ امر واضح ہے کہ اسلام کی جنگیں ظلم و ستم کی روک تھام کے

علاوہ کسی مقصد سے نہیں لڑی گئیں اور ان میں اس کے علاوہ کوئی سیاسی یا اقتصادی عوامل کارفرما نہیں تھے۔

قرآن مجید ایک اور آیت میں فرماتا ہے:

"ان سے لڑو تاکہ فتنہ باقی نہ رہے اور خدا کا دین اپنے انتشار اور عمومیت کے معاملے میں خودغرض لوگوں اور شورش پسندوں کی رکاوٹوں اور طالع آزمائیوں سے امان میں رہے اور اگر وہ (اپنی حرکتوں سے) باز رہیں (تو ان کے ساتھ مت لڑو کیونکہ) تجاوز ستمگروں کے علاوہ کسی پر نہیں ہے۔" ۳۵۵

یہ آیت اور اس سے ملتی جلتی آیات اسلامی جنگوں کا اصلی مقصد واضح کر دیتی ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی اس بارے میں جاہلانہ اور خودغرضانہ گفتگوؤں کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔

اور یہ اسی مقصد کی تائید کے لیے ہے کہ اسلامی افواج اس امر کی پابند ہیں کہ جب ان کا کسی گروہ اور قوم سے آمنا سامنا ہو تو پہلے مرحلے پر انھیں اسلام کی دعوت دیں اور ان کے مسلمان ہو جانے پر یا جزیہ ادا کرنے پر ان سے صلح صفائی پر آمادگی کا اظہار کریں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا:

"کسی شخص سے اُسے اسلام کی دعوت دیے بغیر مت لڑو۔ خدا کی قسم! اگر خدا تعالیٰ تمھارے ہاتھ پر ایک شخص کو ہدایت کر دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تمھاری حکومت اس پر ہو جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔" ۳۵۶

اسلام کہتا ہے کہ مسلمان سپاہیوں کو چاہیے کہ اپنا اصلی مقصد ہمیشہ پیشِ نظر

رکھیں اور یہ یاد رکھیں کہ جہاد کا مقصد فتنے کی آگ کو ٹھنڈا کرنا، ظلم و ستم کی روک تھام کرنا اور خدا تعالیٰ کے آئین کی طرف دعوت دینا ہے۔ انھیں یہ بھی چاہیئے کہ اپنے جنگی نعروں کو ہمیشہ خدا کے نام کے ساتھ وابستہ رکھیں۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ جنگ سے پہلے اپنے لیے ایک نعرہ معیّن کر لو اور اس ضمن میں خدائے بزرگ کے نام کا ذکر کرو۔" ۳۵۷

پھر اسلام یہ بھی فرماتا ہے کہ صرف ان لوگوں سے جنگ کرو جو اس مقدّس ہدف کے لیے رکاوٹ ہوں اور اس کے راستے کا روڑا ہوں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"ان کے (مشرکین کے) بوڑھے مَردوں اور بچّوں کو آزار نہ دو۔" ۳۵۸

مختصر یہ کہ ہر اُس عمل سے منع فرمایا گیا ہے جو اس مقدّس مقصد کے منافی ہو۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب کبھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ کے لیے لشکر بھیجنے کا ارادہ کرتے تھے تو اُن لوگوں کو بلا بھیجتے تھے اور انھیں اپنے سامنے بٹھا کر فرماتے تھے: خدا کا نام لے کر اور خدا کی راہ میں اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طریقے کے مطابق کوچ کرو۔ اپنے دشمنوں سے خیانت نہ کرو اور ان کا مثلہ نہ کرو اور ان کے ساتھ فریب کاری نہ کرو۔ بوڑھے ضعیف آدمی اور عورت اور بچّے کو قتل نہ کرو۔ درخت مت کاٹو بجز اس کے کہ ایسا کرنے پر مجبور ہو جاؤ۔ ہر چھوٹا بڑا مسلمان ایک مشرک کی جانب متوجّہ ہو اور اسے پناہ دے۔ وہ امان میں

ہوگا تاکہ اللہ کا کلام سُنے۔ اگر وہ تمھاری متابعت کرلے تو تمھارے دینی بھائیوں میں شمار ہوگا اور اگر انکار کردے تو اسے اس کے گھر پہنچادو اور خدا سے مدد طلب کرو۔" ۳۵۹

یہاں ایک مطلب باقی رہ گیا ہے جو اسلام کی خصوصیات میں شمار ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر مسلمان یہ حق رکھتا ہے کہ مشرکین میں سے ایک یا بیشتر (دس اشخاص تک کہا گیا ہے) کو امان دے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"سب مسلمانوں کی ذمّے داری اور ضمانت یکساں ہے اور ان میں سے چھوٹے سے چھوٹا بھی اس سے استفادہ کرسکتا ہے۔" ۳۶۰

امام صادق علیہ السلام اس جملے کے معنی یوں بیان فرماتے ہیں:

"اگر اسلامی لشکر مشرکین کی ایک جماعت کو محاصرے میں لے لے اور پھر مشرکین کا ایک آدمی آکر کہے کہ مجھے امان دو تاکہ میں تمھارے بزرگ سے ملاقات کرسکوں اور اس سے بات چیت کروں اور ایک چھوٹے سے چھوٹا مسلمان اسے امان دے دے تو بڑے سے بڑے مسلمانوں کے لیے لازم ہے کہ اس کی دی ہوئی امان کا احترام کریں۔" ۳۶۱

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"امام علی علیہ السلام نے ایک امان یافتہ مملوک کو مشرکین کے قلعوں میں سے ایک قلعے کے لیے کافی سمجھا اور فرمایا کہ وہ بھی مومنین کا ہی ایک فرد ہے۔" ۳۶۲

اس مطلب سے اسلام کے عام سپاہیوں کی شخصیت کے احترام

اور مسلمانوں کی برابری کے موضوع کے علاوہ اس بات کا پتا بھی چلتا ہے کہ اسلام جنگ کے خاتمے کے لیے ہر فرصت سے استفادہ کرتا ہے اور ایسا عذر تلاش کرتا ہے جس کے ذریعے جھگڑے کا پُرامن طور پر خاتمہ ہو جائے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر مسلمانوں کا ایک دستہ ایک شہر کا محاصرہ کر لے حتیٰ کہ اس کے باشندے تنگ آجائیں اور ان سے امان کی درخواست کریں اور مسلمان کسی وجہ سے ان کی درخواست رَد کر دیں اور انھیں امان نہ دیں لیکن اس کے باوجود وہ (یعنی محصور لوگ) یہ گمان کریں کہ انھیں امان دے دی گئی ہے اور اطاعت قبول کر لیں تو وہ امان میں ہوں گے۔" ۳۶۳

---

۱۳۱ کُرسیٔ عدالت پر

اگرچہ اسلام نے پہلے مرحلے میں تنازعہ اور اختلاف سے منع فرمایا ہے، اور امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اختلاف اور نزاع سے بچو کیونکہ یہ دینی بھائیوں کے دلوں کو ایک دوسرے کے بارے میں مکدّر کر دیتا ہے اور ان کے درمیان نفاق کا کانٹا اُگاتا ہے" ۳۶۴

لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب افراد کے مفادات آپس میں ٹکراتے ہیں تو بعض اوقات وہ فیصلہ کرانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں اسلام حکم دیتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے رجوع کریں جو قضاوت یعنی فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

امام علی علیہ السلام قضاوت کے لیے باصلاحیت افراد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بہترین لوگ وہ ہیں جو عادلانہ فیصلے کرتے ہیں" ۳۶۵

نیز ایسے لوگوں کی تشخیص کے لیے آپ مالک اشتر کو یہ ہدایت

فرماتے ہیں:

"لوگوں کے مابین فیصلے کرنے کے لیے ملک کے سب سے زیادہ دانشمند شخص کا انتخاب کرو۔ ایک ایسا شخص جس کے لیے یہ کام کٹھن نہ ہو اور مقدمہ کے فریقین اس پر اپنی رائے نہ ٹھونسیں وہ غلطی پر جما نہ رہے اور حقیقت کو پہچان لینے پر اس کی جانب بازگشت کرنے میں درماندہ اور عاجز نہ ہو۔ اس کی طبیعت طمع پر مائل نہ ہو اور فیصلہ کرنے میں مختصر غور و فکر پر اکتفا نہ کرے اور شبہات کی صورت میں خوب غور کرے۔ ہر چیز سے زیادہ دلیل پر بھروسہ کرے اور فریقینِ مقدمہ کی لمبی چوڑی وضاحتوں سے اکتا نہ جائے۔ حقیقت واضح کرنے کے لیے سب سے زیادہ باصبر ہو اور حقیقت واضح ہونے پر (اس کا فیصلہ) قطعی اور واضح ہو۔ ایک ایسا شخص جسے لوگوں کی مدح و ثنا مغرور نہ کرے اور وہ دھوکے باز لوگوں کی باتوں سے متاثر نہ ہو اور ایسے لوگ کم ہی ملتے ہیں۔" ۳۶۶

اسلام نے عورتوں کو قاضی کے فرائض انجام دینے سے منع فرمایا ہے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عورت کو نہ ہی قضاوت کرنی چاہیئے اور نہ ہی حکمران ہونا چاہیئے" ۳۶۷

اسلام غیر عادلانہ قضاوت کو بڑی شدت سے روکتا ہے اور بے انصاف قاضیوں کو سختی سے دھمکاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے:

"ایک جگہ انھیں فاسق" ۳۶۸

"ایک جگہ ظالم" ۳۶۹
"اور تیسرے موقع پر کافر کہا ہے" ۳۷۰
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
"اگر کوئی شخص دو درہم کے بارے میں بھی اس کے برعکس حکم دے جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تو وہ کافر ہے" ۳۷۱
اور ان سب باتوں کے علاوہ اسلام اس صورتِ حال کا نتیجہ یہ قرار دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت منقطع ہو جاتی ہے۔
امام الصّادق فرماتے ہیں:
"جب حکّام اپنے حکم میں ناانصافی کریں تو آسمان مینھ برسانے سے اجتناب برتتا ہے" ۳۷۲
اور پھر اس لیے کہ قاضی کی حیثیت بالکل واضح ہو جائے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
"قاضی کی زبان آگ کے دو شعلوں کے درمیان ہے حتّیٰ کہ وہ فیصلہ کرے اور اس کی تقدیر معیّن ہو جائے۔ اگر وہ عادلانہ فیصلہ دے تو بہشت کی جانب اور اگر ناانصافی کرے تو دوزخ کی جانب بھاگتا ہے" ۳۷۳
اسلام نے ایک قاضی کے لیے کچھ احکام دیے ہیں جن سے اس سخت اہتمام کی مکمّل نشاندہی ہوتی ہے جو یہ مقدّس آئین عدالت کے اصولوں کی خاطر کرتا ہے۔
امام علی علیہ السلام محمّد بن ابی بکر کو جو آپ کی جانب سے مصر کا حاکم تھا یوں ارشاد فرماتے ہیں:

"اپنے پَر و بال کو اہلِ مصر کے لیے بچھا دے اور اپنے پہلو کو اُن کے لیے ہموار رکھ اور ان کے سامنے کشادہ رُو رہ حتیٰ کہ ان کی جانب دیکھنے میں بھی مساوات کا لحاظ رکھ تاکہ بڑے اپنے مفاد کی حفاظت کی خاطر تیرے ظلم و ستم کی خواہش نہ کریں اور کمزور و ناتوان لوگ تیرے عدل اور درستکاری سے مایوس نہ ہو جائیں"۔ ۳۷۴

نیز رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم دیتے ہیں:

"وہ جو شخص لوگوں کے مابین فیصلے کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ ان کے درمیان ہر لحاظ سے عدالت کی رعایت کرے۔ یہاں تک کہ دیکھنے، اشارہ کرنے اور جگہ کا تعیّن کرنے کے سلسلے میں بھی ان کے درمیان کوئی فرق نہ رکھے اور ایک کے لیے اپنی آواز بلند نہ کرے بجز اس کے کہ دوسرے سے بھی اسی انداز میں گفتگو کرے"۔ ۳۷۵

"لہٰذا جب امام علی علیہ السلام نے ایک مقدمے کی انجام دہی کے سلسلے میں ابوالاسود دئلی کو اپنا نمائندہ بنایا اور مقدمے کے اختتام پذیر ہونے سے پہلے ہی اسے معزول کر دیا اور اس نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے دیکھا کہ تیری آواز تیرے ساتھی سے زیادہ بلند تھی"۔ ۳۷۶

اسلام نے قاضی کو طرفین میں سے کسی کی مدد کرنے سے منع فرمایا ہے خواہ اس مدد کی نوعیت کیسی ہی کیوں نہ ہو۔

"لہٰذا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاکم کی جانب سے گواہ کی رہنمائی کرنے کی ممانعت فرمائی ہے"۔ ۳۷۷

اس غرض سے کہ لوگوں کی قاضی تک ہر وقت رسائی ہو سکے اسلام نے

اُسے اپنے لیے حاجب اور دربان تعینات کرنے سے منع فرمایا ہے۔
رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
"جو شخص کسی طرح بھی لوگوں پر ولایت رکھتا ہو اور اپنے لیے حاجب مقرر کرے قیامت کے دن خدا تعالیٰ بھی اس پر مہربانی کی نگاہ نہیں ڈالے گا حالانکہ وہ اس دن محتاج اور ضرورتمند ہوگا۔" ۳۷۸
"نیز امام علی علیہ السلام شریح کو حکم دیتے ہیں کہ وہ مسجد کو (اور اُس جگہ کو جو لوگوں کی دسترس میں اور کھُلی کچہری کی شکل اختیار کرلے) اپنی کچہری قرار دے اور گھر پر فیصلے کرنے سے پرہیز کرے۔" ۳۷۹
"ظاہر ہے کہ ایک ایسے شخص کے لیے جسے بھوک لگ رہی ہو یا جو غصّے میں ہو یا جس پر نیند کی غنودگی طاری ہو صحیح فیصلے کرنا مشکل ہے لہٰذا رسولِ اکرم ﷺ نے قاضی کو ان حالتوں میں قضاوت کرنے سے منع فرمایا ہے۔" ۳۸۰
یہاں قابلِ توجّہ بات یہ ہے کہ اسلام نے اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ قاضی اور دوسرے حکّام لوگوں کے درمیان کسی قسم کا فرق روا نہ رکھیں انھیں ان لوگوں سے خرید و فروخت اور تجارت کرنے سے منع کیا ہے جو انھیں جانتے ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ اس وسیلے سے وہ آپس میں تعلّقات پیدا کرلیں یا ان میں دوستی کی بنیاد پڑ جائے اور اس بنا پر وہ منصفانہ فیصلے نہ کرسکیں۔
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
"اگر والی تجارت کرے تو وہ عدالت کی رعایت نہیں کرسکتا۔" ۳۸۱

"یہ بھی نقل کیا گیا ہے:

"ایک دفعہ امام علی علیہ السلام ایک پیراہن خریدنے کے لیے بازار تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کا آمنا سامنا دو ایسے دکانداروں سے ہوا جو آپ کو جانتے تھے۔ آپ نے ان سے پیراہن خریدنے سے اجتناب کیا اور ایک تیسرے شخص سے جو آپ سے واقف نہ تھا مطلوبہ پیراہن تین درہم میں خرید لیا۔" ۳۸۲

اسلام نے قاضی کو فریقینِ دعویٰ میں سے کسی کو مہمان بنانے سے منع کیا ہے۔

"ایک شخص امام علی علیہ السلام کا مہمان ہوا اور پھر اپنے مخالف کے ساتھ دادخواہی کے لیے آیا۔ جب امام علی علیہ السلام اس کا مقصد سمجھ گئے اور یہ جان لیا کہ یہ اسی غرض سے اتنے دن ہمارا مہمان رہا ہے تو آپ کو بے حد کوفت ہوئی اور فرمایا: ہمارے پاس سے دُور ہو جاؤ کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرفینِ دعویٰ میں سے کسی کی ضیافت کرنے سے منع فرمایا ہے۔" ۳۸۳

رشوت دینے والا اور رشوت خوار

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اسلام نے رشوت دینے اور رشوت لینے کی بیخ کنی کے لیے بے حد کوشش کی ہے۔

"چنانچہ بہت سی روایات میں رشوت لینے والے شخص کو کافر کہا گیا ہے۔" ۳۸۴

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور ان
کے درمیان جو دلال ہو ان سب پر لعنت کرے۔" ۳۸۵

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

"رشوت لینے سے بچو کیونکہ یہ کام کفر ہے اور رشوت لینے والے
شخص کے نتھنوں میں بہشت کی بو نہیں پہنچتی۔" ۳۸۶

اور اسی مقصد کے پیشِ نظر امام علی علیہ السلام مالک اشتر کو حکم
دیتے ہیں کہ:-

"اسے (قاضی کو) اتنا دو اور اس کی زندگی کو اتنا آسودہ کر دو کہ
اُس کا عذر جاتا رہے اور اسے لوگوں کی احتیاج نہ ہو (تاکہ رشوت
لینے کے لیے بہانہ نہ پیدا کر سکتے)۔" ۳۸۷

---

۳۲ کام اور محنت

اگرچہ اسلام کا اصلی ہدف لوگوں کی ہدایت اور ان کی فکر اور رُوح کی عظمت اور روحانی فضائل کی ترقی ہے لیکن وہ ایک صحیح اور آبرومندانہ معیشت کو بھی جو اس ہدف کے حصول کے حتمی مقدمات میں سے ہے، بے حد اہمیّت دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ان دونوں کو باہم مربوط سمجھتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اقتصادی وضع کی ترقی سے رُوح کے ارتقا کی بھی بہتر کوشش کی جاسکتی ہے اور اس کے برعکس ایک نادار شخص جلد ہی طرح طرح کی سرکشیوں میں گرفتار ہوجاتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"پرہیزگاری تک پہنچنے کے لیے دولت اچھّی معاون ہے۔" ۳۸۸

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آخرت کی نعمتوں تک پہنچنے کے لیے دُنیا اچھی مددگار ہے۔" ۳۸۹

اسلام لوگوں سے کہتا ہے کہ دوسروں پر تکیہ نہ رکھو اور انھیں

امید کی نگاہ سے مت دیکھو کیونکہ اور چیزوں کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ دوسروں کا محتاج بن کر انسان بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو جائے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"وہ شخص خدا کی رحمت سے دُور ہے جو دُوسروں پر تکیہ رکھے اور معاشرے پر بوجھ ہو۔" ۳۹۰

یہی وجہ ہے کہ اسلام ہمیشہ لوگوں کو کام اور محنت کی ترغیب دیتا ہے اور سُستی اور کاہلی سے منع فرماتا ہے۔

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو بندہ بیکار ہو خدا اُسے دشمن رکھتا ہے۔" ۳۹۱

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تین گروہ ایسے ہیں جن کی دعا مستجاب نہیں ہوتی (ان میں سے) ایک وہ شخص ہے جو گھر میں بیٹھا رہے اور رزق کے پیچھے نہ جائے اور کہے: یا خدا! مجھے روزی دے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: کیا میں نے تیرے لیے روزی کمانے کا دروازہ کھول نہیں دیا؟" ۳۹۲

"اپنی ضروریاتِ زندگی حاصل کرنے سے کبھی بیزار نہ ہو۔ ہمارے بزرگ بھی روزی کے حصول کے لیے ہاتھ پیر مارتے تھے اور اسے طلب کرتے تھے۔" ۳۹۳

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ امین محنت کش کو دوست رکھتا ہے۔" ۳۹۴

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنی روزی حلال طریقے سے طلب کرے تاکہ اس کے

ذریعے اپنے اور اپنے خاندان کے اخراجات پورے کرسکے وہ
اس شخص کی مانند ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرے۔" ۳۹۵
یہی وجہ ہے کہ بہت سے پیشوایانِ دین بھی ہمیشہ کام میں مشغول رہتے تھے اور جب ظاہر بین لوگ جو یہ گمان کرتے تھے کہ دینِ اسلام محض چند روکھی پھیکی عبادات کا مجموعہ ہے، اُن پر اعتراض کرتے تھے تو بڑے سخت جوابات سے دوچار ہوتے تھے۔

"چنانچہ محمّد ابن منکدر کہتا ہے کہ ایک دن میں سخت گرمی کے عالم میں شہرِ مدینہ سے باہر نکلا۔ امام محمّد باقر علیہ السلام نے مجھے دیکھ لیا۔ آپ کا بدن فربہ اور بھاری تھا آپ نے دو غلاموں کے کندھوں پر سہارا لے رکھا تھا۔ میں نے دل میں سوچا: سبحان اللہ! (عجیب بات ہے!) بزرگانِ قریش میں سے ایک بوڑھا شخص اس وقت اپنی دُنیا میں مصروف ہے۔ مجھے چاہیئے کہ اسے نصیحت کروں۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے بلند آواز سے جواب دیا جب کہ پسینہ ان کے چہرے سے بہہ رہا تھا۔ میں نے کہا: خدا آپ کا بھلا کرے، آپ بزرگانِ قریش میں سے ایک بوڑھے شخص ہیں اور اس گرمی کے وقت اتنی تکلیف اُٹھا کر اپنی دُنیا میں اِس قدر مشغول ہیں۔ خیال کیجیے اگر اِس وقت اِس حال میں آپ فوت ہو جائیں تو کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا: اگر مجھے اس حالت میں موت آجائے تو یہ موت اسوقت آئی ہے

جب میں خدا تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہوں گا ،
ایک ایسی اطاعت جس کے وسیلے سے میں خود اور
میرے اہل خاندان تجھ سے اور دوسرے لوگوں سے
بے نیاز ہیں" ۳۹۶

اسلام اور تعمیرِ ملت

گزشتہ بحث میں ہم نے دیکھ لیا کہ اسلام نے انسان کو بالعموم کام کی رغبت دلائی ہے اور سستی اور بیکاری سے منع کیا ہے تاہم مشاغل کا ذکر کرتے وقت اس نے تین کاموں (زراعت، پرورشِ حیوانات اور تجارت) کا زیادہ نام لیا ہے اور انھیں زیادہ اہمیّت دی ہے۔

(۱) کھیتی باڑی

بہت سے مواقع پر کھیتی باڑی کو محبوب ترین شغل شمار کیا گیا ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا کی نظر میں کاموں میں کھیتی باڑی سے زیادہ محبوب کام اور کوئی نہیں" ۳۹۷

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے سُنا ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کھیتی باڑی ایک مکروہ اور ناپسندیدہ کام ہے: آپ نے فرمایا:

"(وہ غلطی پر ہیں) کھیتی باڑی کرو اور درخت اُگاؤ۔ خدا کی قسم کھیتی باڑی سے زیادہ اچھا اور کوئی کام نہیں۔" ۳۹۸

"ایک دفعہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا مال اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسی زراعت جو کسی شخص نے خود تیار کی ہو اور کٹائی کے وقت واجب حقوق ادا کر دیے ہوں۔" ۳۹۹

اسلام کہتا ہے کہ کھیتی باڑی دولت کا منبع اور بیج ہے۔ لہٰذا امام علی علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"جو شخص پانی اور مٹی رکھتا ہو اور اس کے باوجود نادار ہو تو خدا تعالیٰ اپنی رحمت اس سے دُور کر دیتا ہے۔"

(۲) حیوانات کی پرورش

اسلام کے نقطۂ نگاہ سے برکت کے سرچشموں میں سے ایک حیوانات کا پالنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریبی لوگوں میں سے ایک سے دریافت کیا:

"کیا وجہ ہے کہ تیرے گھر میں برکت کا سرچشمہ نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا: "برکت کس چیز میں ہے؟" آپ نے فرمایا: "دودھ دینے والی بھیڑ یا بکری ہیں کیونکہ جس شخص کے گھر میں دودھ دینے والی بھیڑ، بکری یا اونٹنی یا گائے ہو (وہ برکت کے سرچشمے کا مالک ہے) کیونکہ یہ چیزیں برکت کا موجب ہیں۔" ۴۰۱

نیز آپ نے فرمایا:

"گوسفند (بھیڑ یا بکری) رکھو، گوسفند اچھا مال ہے۔" ۴۰۲

"تمھیں گوسفند پالنے چاہئیں اور کھیتی باڑی کرنی چاہیئے" ۴۰۳

اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان ہمیشہ سربلند، باعزّت اور طاقتور رہیں لہٰذا وہ انھیں مختلف قسم کے سربلندی کے وسائل حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ان میں سے سواری کے جانور کے حصول کو خاص اہمیت دی گئی ہے

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اپنے لیے سواری کا ایک جانور رکھو کیونکہ یہ زینت ہیں اور ان کے ذریعے تم اپنی ضرورتیں پوری کرسکتے ہو اور ان کی روزی خدا کے پاس ہے" ۴۰۴

پھر آپ فرماتے ہیں:

"مرد کی سعادت اور نیک بختی میں سواری کے جانور کا رکھنا شامل ہے تاکہ ضرورت کے وقت اس پر سواری کرے اور اس کے وسیلے سے اپنے بھائیوں کے حقوق انجام دے" ۴۰۵

"نیز رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری کے جانور کو انسان کی نیک بختی میں شمار کیا ہے" ۴۰۶

البتّہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس زمانے میں نقل وحمل کے وسائل حیوانات تک محدود تھے اور مشینی وسائل ایجاد نہیں ہوئے تھے۔

بہرصورت قرآن مجید نے ہر قسم کے وسائلِ نقلیہ کی تخلیق کو انسان کے لیے ایک نعمت شمار کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان پر سواری کے دوران خدا تعالیٰ کو یاد کیا جائے۔

چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ:

"اور تمھارے لیے کشتیاں بنائیں اور چوپائے (پیدا کیے) جن

جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھو اور جب ان پر (اچھی طرح) سیدھے ہو بیٹھو تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور کہو: وہ خدا ہر عیب سے پاک ہے جس نے اس کو ہمارا تابعدار بنایا حالانکہ ہم تو ایسے طاقتور نہ تھے کہ اس پر قابو پاتے اور ہم کو تو یقیناً اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے" ۴۰۷

(۳) تجارت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"اگر برکت کو دس حصّوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان میں سے نو حصّے تجارت ہو گی" ۴۰۸

"قیامت کے دن راستگو تاجر صدیقین کے ساتھ محشور ہوں گے" ۴۰۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تین گروہ ایسے ہیں جو بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہوں گے۔ عادل پیشوا اور راستگو تاجر اور وہ بوڑھا آدمی جس نے اپنی عمر خدا کی اطاعت میں انجام کو پہنچائی ہو" ۴۱۰

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تجارت میں مشغول رہو کیونکہ اس وسیلے سے تم لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ گے" ۴۱۱

اور دیگر مقامات پر امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تجارت انسان کی عقل بڑھاتی ہے" ۴۱۲

"اور اس کا ترک کرنا عقل میں کمی پیدا کرتا ہے" ۴۱۳

"تجارت سے ہاتھ مت کھینچو تاکہ تم خوار نہ ہو۔ تجارت کرو۔ خدا تمھیں برکت عنایت فرمائے گا" ۴۱۴

اسلام کے نقطۂ نگاہ سے تجارت اور پیشے سمیت کام اور محنت کی اہمیت گزشتہ بحثوں سے اجمالی طور پر واضح ہوگئی ہے تاہم یاد رکھنا چاہیئے کہ تجارت اس قدر قابلِ احترام چیز ہے کہ یہ خدا کی یاد اور عدالت کے اصولوں سے مربوط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید ان لوگوں کو سراہتا ہے:

"جنھیں تجارت اور خرید و فروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔" ۴۱۵

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تو لین دین میں مصروف ہو اور نماز کا وقت ہو جائے (تو اسے چھوڑ دے اور نماز کے لیے حاضر ہو) اور تجارت تجھے کسی صورت میں بھی اپنے آپ میں مشغول نہ کر دے کیونکہ خدا تعالیٰ ایک گروہ کی تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے: "وہ لوگ جنھیں تجارت اور خرید و فروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔" یہ وہ لوگ تھے جو تجارت کرتے تھے لیکن جب نماز قائم ہوتی تھی تو مسجد میں حاضر ہوتے تھے اور اپنا کام کاج چھوڑ دیتے

تھے۔ اِس قسم کے لوگوں کا ثواب اور جزا اُن لوگوں سے زیادہ ہے جو (راہبوں کی طرح) کام اور تجارت کو چھوڑ بیٹھیں اور فقط عبادت اور نماز میں مشغول رہیں۔" ۴۱۶

لیکن کیا ہی بہتر ہو کہ انسان کی تجارت اور کاروبار اس کے اپنے شہر میں ہو تاکہ وہ اس ذریعے سے اپنے ہم وطنوں اور اہلِ شہر کی خدمت کر سکے۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ مرد کی خوش بختی ہے کہ اس کی تجارت کا مکان اس کے اپنے شہر میں ہو اور وہ اچھے ساتھی اور مددگار اولاد رکھتا ہو۔" ۴۱۷

اسلام میں ایسے معاملات جائز قرار دیے گئے ہیں جو فرد اور معاشرے کے لیے مفید ہوں لیکن سودی کاروبار جو مسلّمہ طور پر صحیح معیشت کے لیے مضر ہے حرام اور ممنوع ہے لہٰذا اسلام حکم دیتا ہے کہ تجارت شروع کرنے سے پہلے ایک انسان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مسائل سے واقفیت حاصل کرلے تاکہ حرام کا مُرتکب نہ ہو۔

امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا:

"واوّل فقہ (شرعی مسائل کا سمجھنا) اور اس کے بعد تجارت۔" ۴۱۸

"اور جب کوئی شخص علم کے بغیر تجارت کرے تو وہ ربا (سود) کا مُرتکب ہوگا۔" ۴۱۹

اسلام میں وہ تجارت درست ہے جو اخلاق اور عالی صفات سے مربُوط ہو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص خرید و فروخت کرے وہ اپنے اندر پانچ صفات کی

حفاظت کرے ورنہ نہ کوئی چیز بیچے اور نہ خریدے۔ ربا (سود) سے پرہیز کرے۔ قسم کھانا ترک کرے۔ جنس کا عیب نہ چھپائے۔ جب کوئی چیز بیچے تو اس کی تعریف نہ کرے اور جب کوئی چیز خریدے تو اس کے عیوب نہ گنوائے۔" ۴۲۰

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے بازار والو! خدا سے ڈرو اور لین دین میں قسم نہ کھاؤ کیونکہ گو قسم متاع (کی اہمیت) کو بڑھا دیتی ہے لیکن اس میں سے برکت اٹھا لیتی ہے۔" ۴۲۱

اسلام ہر موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انسان کو خدا کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب بازار میں جاؤ تو خدا کی طرف توجہ دو۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تو بازار میں داخل ہو تو کہہ: یا خدا! میں تجھ سے بازار اور بازار والوں کی اچھائی چاہتا ہوں اور ان کے شر اور بدیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے خدا! میں اس چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کسی پر ظلم کروں یا مظلوم بن جاؤں۔ اے خدا! میں شیطان اور اس کے لشکر سے فاسق اور گناہگار لوگوں کے آزار سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھے خدا کافی ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ میں اس پر توکل کرتا ہوں اور وہ عرشِ بزرگ کا پروردگار ہے۔" ۴۲۲

اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان تجارت کے اصولوں سے کماحقہٗ واقف ہوں اور تجارت میں ناواقفیت مکروہ ہے یہی وجہ ہے کہ جب ایک شخص

نے امام باقر علیہ السلام سے خرید و فروخت کی طرز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

"اگر تو نے اپنے بھائی کے ساتھ طے کیا ہو کہ تو جتنے میں خریدے گا اتنے میں ہی اس کے ہاتھ بیچ دے گا تو ایسا ہی کر۔ ورنہ خوب دیکھ بھال کر خرید و فروخت کر۔" ۴۲۳

نیز فرماتے ہیں:

"خریدار سے زیادہ باتیں کرو کیونکہ یہ کام تمھارے لیے بہتر ہے۔ جو شخص خرید و فروخت میں مبتلائے فریب ہو جائے (دین کے نقطۂ نگاہ سے) اسے کوئی اجر نہیں ملتا (صرف نقصان اُٹھاتا ہے)۔" ۴۲۴

لیکن یہ صورت اس وقت تک ہے جب تک آپس میں کوئی معاہدہ طے نہ پایا ہو اور اس کے بعد بیچنے والے اور خریدار میں سے کسی کو جنس کی قیمت کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہیئے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سودا طے پانے کے بعد قیمت کم کرنے سے منع فرمایا ہے۔" ۴۲۵

لیکن مسلمان تاجر کو بے حوصلہ نہیں ہونا چاہیئے اور بالفرض اگر ایک دن اسے کوئی منافع نہ ہو تو پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"لوگوں پر بعض وقت ایسا آجاتا ہے کہ اپنے پروردگار کی شکایت کرتے ہیں اور مثلاً کہتے ہیں: خدا کی قسم میں نے فلاں دن سے اب تک کوئی منافع نہیں کمایا اور پورا وقت اپنے سرمائے سے

کھاتا رہا ہوں۔ انھیں کیا ہوجاتا ہے؟ کیا انھیں سرمایہ خدا
نے نہیں دیا؟" ۴۲۶

اسلام حکم دیتا ہے کہ اگر خریدار کوئی جنس خریدنے پر پشیمان ہو
تو بیچنے والا سودا فسخ کردے اور وہ جنس اس سے قبول کرلے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو مومن بندہ مسلمان کی خرید و فروخت واپس کردے خدا تعالیٰ
قیامت کے دن اس کی لغزشیں معاف کردے گا۔" ۴۲۷

"اسلام حکم دیتا ہے کہ دوسروں کے سودوں میں دخل نہ دو اور
انھیں ایک دوسرے سے الگ نہ کرو اور رسول اکرم
نے اس عمل سے منع فرمایا ہے۔" ۴۲۸

اسلام بیچنے والوں کو حکم دیتا ہے کہ ہمیشہ اچھی جنس مہیا کریں۔

امام صادق علیہ السلام نے ایک گندم بیچنے والے سے فرمایا:

"اچھی جنس خرید اور اچھی جنس بیچ کیونکہ جب تو اچھی جنس بیچتا
ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تجھے اور یہ جنس تیرے ہاتھ بیچنے
والے کو برکت دے۔" ۴۲۹

اسلام نے ذخیرہ اندوزی اور کسی چیز کو مہنگا ہونے کی خاطر روک
رکھنے کو بڑی سختی سے حرام قرار دیا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کچھ گندم خریدے اور اسے مہنگا ہوجانے کی خاطر چالیس
دن تک روکے رکھے اور اس کے بعد بیچ دے تو (اگر) اس
کی تمام قیمت صدقے کے طور پر دے دے تب بھی اس کے پہلے

گناہ کی تلافی نہیں ہوسکتی۔" ۴۳۰

اصولاً اسلام کہتا ہے کہ اجناس کے لیے "چور بازار" قائم نہ کرو۔

"ایک دفعہ امام صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ہزار دینار دیے تاکہ ان کی خاطر تجارت کرے۔ اس نے جنس خریدی اور سوداگروں کے قافلے کے ساتھ مصر روانہ ہوگیا۔ جب وہ لوگ شہر کے دروازے پر پہنچے تو جو لوگ وہاں سے باہر آرہے تھے انھوں نے انھیں بتایا کہ تمھاری جنس اس شہر میں کمیاب ہے اور اس کی بڑی مانگ ہے۔ جب ان لوگوں کو اس غیر معمولی صورتِ حال کا علم ہوا تو ان سب نے مل کر قسم کھائی کہ ایک دینار پر ایک دینار منافع سے کم قیمت پر نہیں بیچیں گے۔ اس طرح حضرت کے غلام کو ہزار دینار پر ہزار دینار فائدہ ہوا۔ اس نے یہ دونوں رقوم دو تھیلیوں میں ڈالیں اور جب مدینہ پہنچا تو دونوں تھیلیاں حضرت کی خدمت میں پیش کر دیں۔ حضرت کو حیرت ہوئی اور اس سے ماجرا پوچھا۔ جب سارا معاملہ آپ کی سمجھ میں آگیا تو اپنا اصل سرمایہ اٹھا لیا اور بقیہ منافع اس کی طرف پھینک دیا اور فرمایا: ہمیں اس سود کی ضرورت نہیں۔

پھر آپ نے فرمایا: حلال مال حاصل کرنے کے مقابلے میں تلوار کے ساتھ جنگ لڑنا زیادہ آسان ہے۔" ۴۳۱

پیشوایانِ دین بازار کی وضع اور اس میں عدالت کے اصول کی رعایت کو بے حد اہمیت دیتے تھے۔ امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام کی تاریخِ زندگی کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ اپنی حکومت کے زمانے میں آپ ہر روز

کوفہ کے تمام بازاروں کا دورہ کرتے تھے اور جانچ پڑتال فرماتے تھے۔ اس وقت ایک مخصوص دوشاخہ تازیانہ آپ کے کندھے پر ہوتا تھا۔ آپ ہر بازار کے سرے پر کھڑے ہو جاتے اور بلند آواز سے یہ جملے ادا کرتے:

"اے بیوپاریو! خدا سے ڈرو! (جونہی آپ کی مبارک آواز بلند ہوتی سب لوگ اپنا کام کاج چھوڑ دیتے اور بڑے غور سے آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ پھر آپ فرماتے) ہر چیز سے پہلے خدا کی طرف متوجہ ہو اور اپنی بھلائی اس سے مانگو۔ کام کی برکت سے گھبراؤ نہیں۔ گاہکوں کے نزدیک ہو جاؤ۔ اپنے آپ کو بُردباری سے آراستہ کرو۔ جھوٹ بولنے اور قسم کھانے سے پرہیز کرو۔ ظلم و ستم سے بچو اور مظلوموں اور ستم رسیدہ لوگوں کا حق حاصل کرو (یعنی انھیں ان کا حق دلاؤ) ربا (سود) کے نزدیک تک نہ پھٹکو، کم نہ بیچو، لوگوں کی اجناس کم کر کے نہ لو اور زمین پر فساد برپا نہ کرو۔" ۴۳۲

پھر آپ تمام بازاروں میں گھومتے اور اس کے بعد لوگوں کے کام نمٹانے کے لیے اپنے مرکز کی جانب لوٹ جاتے۔

اسلام حکّامِ شرع کو اجازت دیتا ہے کہ بیوپاریوں اور پیشہ وروں کے کام کی (بالخصوص سامانِ تجارت کے منصفانہ نرخ متعیّن کرنے کے سلسلے میں) نگرانی کریں۔

امام علی علیہ السلام نے مالک اشتر سے فرمایا:

"بیوپاریوں اور پیشہ وروں کے بارے میں میری سفارش قبول کرو اور انھیں نیکی کی وصیّت کرو۔ خواہ وہ شہر میں مقیم ہوں (اور تجارت کرتے ہوں) اور خواہ اپنے سرمائے کے ساتھ اِدھر

اُدھر آتے جاتے رہتے ہوں اور خواہ ایسے لوگ ہوں جو اپنے بدن کی قوّت کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہوں (اور کام کرتے ہوں) کیونکہ یہ فائدے اور منفعت کی جڑیں ہیں (اور ملک کی معیشت کے ستون ہیں) اور اسے دشوار گزار راہوں سے اور دور افتادہ بیابانوں اور سمندروں میں سے اور خطرناک پہاڑوں اور صحراؤں میں سے اور ایسے مقامات سے حاصل کرتے ہیں جہاں نہ کوئی رہتا ہے اور نہ وہاں جانے کی جُرأت کرتا ہے۔ یہ نرم اور ہموار لوگ ہیں جو کبھی بغاوت نہیں کرتے اور صُلح جو افراد ہیں جو ہرگز ہنگامہ برپا نہیں کرتے۔ اپنے سامنے اور شہر کے گوشوں میں ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھو۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود یہ یاد رکھو کہ ان میں سے کچھ لوگ سخت گیر اور بخیل ہوتے ہیں جو اپنے فائدے کے لیے اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور خرید و فروخت کے لیے اپنی مرضی سے نرخ متعیّن کرتے ہیں۔ یہ کام عوام کی زبان پر ہوتا ہے اور حکمران کے لیے بُرا ہے۔

لہٰذا ذخیرہ اندوزی کی روک تھام کرو کیونکہ رسولِ اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے (اس بات کا خیال رکھو کہ ان کی) خرید و فروخت شرافت کے ساتھ اور صحیح ترازوؤں کے ذریعے اور مُنصفانہ

نرخوں پر انجام پائے تاکہ خریدار اور بیچنے والے میں سے
کسی کے ساتھ اجحاف (زیادہ وصول کرنا) یا زیادتی نہ ہو اور جو
شخص تمھارے منع کرنے کے باوجود ذخیرہ اندوزی کا مرتکب
ہو اسے مناسب سزا دو جو جرم کے مقابلے میں سخت
اور کڑی نہ ہو۔" ۴۳۳

گھر بار کی تشکیل (ازدواج)

جنسی قوّت انسان کی دوسری جبلّتوں کی طرح ایک ایسی طبیعی چیز ہے جسے خدا تعالیٰ نے پہلے دن سے انسان کی فطرت میں رکھ دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر اس جبلّت کا ازدواج کے ذریعے مثبت جواب نہ دیا جائے جو اس کا واحد شرعی اور قانونی طریقہ ہے تو پھر لوگ مجبوراً غیر قانونی اور غیر شرعی طریقوں سے استفادہ کریں گے اور یا یہ خداداد قوّت کُلّی طور پر ضائع ہو جائے گی اور ان دونوں صورتوں میں دینی، اخلاقی، معاشرتی اور صحت سے تعلق رکھنے والی خرابیوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس معاملے کو بے حد اہمیّت دی ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"تم میں سے پست ترین مرنے والے وہ مرد ہیں جن کی بیویاں نہ ہوں" ۴۳۴

اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دو رکعت نماز جو ایک شادی شدہ شخص (متاہّل) بجا لائے اس

کی فضیلت اس ستّر رکعت نماز سے زیادہ ہے جو ایک
غیر شادی شدہ شخص پڑھے۔" ۴۳۵

نیز پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص شادی کرے وہ اپنے آدھے دین کو محفوظ کر لیتا ہے۔" ۴۳۶

"خدا تعالیٰ نے مجھے رہبانیت اور معاشرے سے کنارہ کشی کا
قانون دے کر نہیں بھیجا بلکہ ایک معتدل اور آسان دین کے ساتھ
مبعوث فرمایا ہے۔ میں روزہ رکھتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں
اور اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہوتا ہوں۔ جو شخص مجھے دوست
رکھتا ہو وہ میری سنّت کو اپنی روش قرار دے اور ازدواج میری
سنّت ہے۔" ۴۳۷

وہ گہری دوستی اور محبّت جو ازدواج کے ذریعے گھرانے میں پیدا ہو جاتی ہے اور زندگی کو خوشگوار بنا دیتی ہے ایک قابلِ توجّہ چیز ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

"خدا کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تمھاری اپنی نوع سے
تمھارے لیے ہم سر (شوہر یا بیوی) پیدا کیے تاکہ ان سے تسکین
حاصل کرو اور تمھارے درمیان دوستی اور محبّت پیدا کی۔" ۴۳۸

تاہم یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ازدواج محض جنسی خواہش کی تسکین کے لیے نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس مقصد سے ہونا چاہیئے کہ اس وسیلے سے صالح اور مفید نسل وجود میں آئے اور حق و صداقت کے پیروؤں کی تعداد بڑھے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"نکاح کرو اور فرزند وجود میں لاؤ تاکہ تم بڑھو کیونکہ میں قیامت کے دن اپنی اُمّت کی تعداد کی زیادتی پر فخر کرتا ہوں حتیٰ کہ سقط شدہ بچّوں پر بھی" ۴۳۹

"با ایمان افراد کو اپنے لیے ہم سر اختیار کرنے سے کون سی چیز باز رکھتی ہے۔ ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ انھیں ایک فرزند عنایت فرمائے جو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ کر زمین کو وزنی کر دے" ۴۴۰

بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جو کئی ایک توہّمات کی بنا پر اس اہم کام سے پہلو تہی کرتے ہیں بالخصوص انھیں یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ مالی الجھنوں میں پھنس جائیں۔ ایسے لوگوں سے کہنا چاہیئے کہ مالی حالت کو ازدواج سے مانع نہیں ہونا چاہیئے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص ناداری اور بیچارگی کے خوف سے ازدواج ترک کرے وہ خدا کے بارے میں بُرا گمان کرتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: (جو لوگ ازدواج کریں) اگر وہ فقیر اور تنگدست ہوں تو خدا تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے مستغنی اور بے نیاز کر دے گا" ۴۴۱

اور آپ پھر فرماتے ہیں:

"روزی حاصل کرنے کے لیے ازدواج کرو کیونکہ برکت عورتوں میں رکھی گئی ہے" ۴۴۲

اسلام اس بات کو بھی ایک قابلِ تعریف اور بہت بڑی خدمت قرار دیتا ہے کہ دو افراد کے ازدواج کے لیے کوشش کی جائے اور اس کی داغ

بیل ڈالی جائے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص دو باایمان افراد کے ازدواج کے لیے کوشش کرے تاکہ وہ ایک دوسرے سے مل جائیں خدا تعالیٰ اسے بہشتی عورتیں عطا فرماتا ہے" ۴۴۳

ہمسر (شوہر یا بیوی) کا انتخاب

اسلام نے ازدواج کو ایک مقدّس اور الٰہی ہدف کا رُتبہ بخشا ہے اور اسی بنا پر ایمان اور دین کو ہمسر کے لیے اوّلین شرط قرار دیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص ایک عورت کا انتخاب فقط اس کی خوبصورتی کے لیے کرتا ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے اُس میں نہیں پاتا اور جو شخص ایک عورت سے فقط اس کی دولت کی خاطر شادی کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ایک باایمان اور دیندار ہمسر کا انتخاب کرو" ۴۴۴

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب ایک مرد ایک عورت سے دولت یا خوبصورتی کی خاطر ازدواج کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے، اور اگر وہ ایک باایمان اور دیندار عورت کا انتخاب کرے تو خدا تعالیٰ دولت اور خوبصورتی دونوں اسے عطا کرتا ہے" ۴۴۵

اسلام نادان اور احمق عورتوں سے ازدواج کرنے سے منع

فرماتا ہے۔

امام علی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"احمق اور نادان عورتوں سے ازدواج سے پرہیز کرو کیونکہ ان سے ہم صحبتی مصیبت ہے اور جو فرزند اُن سے پیدا ہو وہ فضول اور ناکارہ ہوتا ہے۔" ۴۴۶

گزشتہ نکات سے قطع نظر اسلام نے بیوی کے انتخاب کو شوہر کے میلان اور خواہش پر چھوڑ دیا ہے۔ کسی کی دخالت اور مرضی کو بے موقع شمار کیا ہے۔

"ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ازدواج کرنا چاہتا ہوں اور میں نے ایک عورت کا انتخاب بھی کر لیا ہے لیکن میرے ماں باپ کی نظر کسی اور پر ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم جس عورت سے خود نکاح کرنا چاہتے ہو کرو اور دوسری کو رہنے دو۔" ۴۴۷

ظاہر ہے کہ یہ اسی صورت میں ہے جب انسان ہمسر کے انتخاب میں وقتی جذبات اور خواہشات سے متاثر نہ ہوا ہو۔

ازدواج کی مشکل

یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ آجکل نوجوانوں کے لیے جو سب سے بڑی مشکل پیدا ہو گئی ہے اور جس کی وجہ سے وہ ازدواج سے بچنا چاہتے ہیں وہ بھاری مہر، دیگر رسومات اور اکثر عورتوں کی بے جا توقعات ہیں۔

گو اسلام نے عورت کے مہر کو قانون کے نقطۂ نگاہ سے اس کے مسلّمہ حقوق کا جزو قرار دیا ہے اور خواہ وہ کتنا ہی بھاری کیوں نہ ہو مرد کو اس کی ادائیگی سے پہلو تہی نہیں کرنی چاہیئے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

"اگر ایک بیوی کی بجائے دوسری بیوی کا انتخاب کرنا چاہو اور ان میں سے ایک کو تم نے سونے اور چاندی سے پُر گائے کی ایک کھال (بطور مہر کے) دی ہو تو اس سے واپس نہ لو۔" ۴۴۸

لیکن اخلاق کے نقطۂ نظر سے اسلام بھاری مہر اور اسی طرح زیادہ توقعات کو عورت کے منحوس ہونے کی نشانی شمار کرتا ہے اور ان عورتوں کو سراہتا ہے جن کا مہر مقابلتہً ہلکا اور اخراجات مقابلتہً کم ہوں اور وہ نسل بڑھانے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہوں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"نحوست تین چیزوں میں ہے۔ عورت، سواری اور گھر۔ عورت کی نحوست اور شوم قدمی یہ ہے کہ اس کا مہر بھاری ہو اور وہ بُری اولاد پیدا کرے۔" ۴۴۹

"میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو سب سے زیادہ خوبصورت ہوں اور ان کا مہر کمتر ہو۔" ۴۵۰

نیز امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عورت کی برکت اس کے اخراجات کم ہونا اور اس کا اچھی اولاد پیدا کرنا ہے اور اس کی نحوست اس کے اخراجات زیادہ ہونا اور اس کا بُری اولاد پیدا کرنا ہے۔" ۴۵۱

وجوہات

طلاق کی بڑھتی شرح کو روکنے کی تدابیر

۱۸۴

طلاق کے اعداد و شمار میں سال بہ سال اضافہ ہو رہا ہے اور گھریلو تنازعات کا دیو زیادہ بھیانک تن و توش کے ساتھ اپنا چہرہ دکھا رہا ہے۔ سبھی اس تاسف انگیز صورتِ حال کی وجہ دریافت کرنے کی فکر میں ہیں اور ابھی تک یہ نہیں سمجھ پائے کہ یقینی طور پر اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ گھرانے کے دو رکن (بیوی اور شوہر) اپنے وظیفے کی رعایت نہیں کرتے۔

اسلام نے عورت اور مرد کے وظائف متعیّن کیے ہیں جن پر عمل کرنے سے نہ صرف یہ کہ لڑائی جھگڑے اور طلاق کے واقعات بہت کم ہو جائیں گے بلکہ گھر کے ماحول پر ایک قسم کی مودّت اور محبّت کی حکمرانی ہو گی جو اُن کی زندگیوں کو خوشگوار بنا دے گی۔

بیویوں کے وظائف

رسولِ اکرم ﷺ ایک اچھی عورت کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں:

"تمھاری عورتوں میں بہترین عورت وہ ہے جو بہت سے بچے پیدا کرے۔ محبت کرنے والی اور پاک دامن ہو اپنے خاندان میں عزت کے ساتھ اور شوہر کے مقابلے میں فروتنی سے زندگی گزارے۔ صرف اپنے شوہر کے لیے آرائش کرے اور دوسروں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔ اپنے شوہر کی بات سُنے اور اس کے حکم کی اطاعت کرے۔ خلوت میں اس کی خواہش قبول کرے اور اس کے مال کی نگہداشت کرے اور کبھی بھی اپنے مرد کی مانند اس میں سے خرچ یا بخشش نہ کرے۔" ۴۵۲

پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"صاحبِ اسلام مرد کا سب سے بڑا منافع ایک ایسی مسلمان عورت ہے جس پر نظر ڈال کر وہ خوش ہو۔ جو اس کے احکام کی اطاعت کرے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کے مال کی اور اپنے ناموس کی حفاظت کرے۔" ۴۵۳

اسلام نے عورت کے مرد کے مقابلے میں فروتنی اختیار کرنے اور اس کا احترام کرنے کے بارے میں اسے بہت تاکید کی ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"اگر میں چاہتا کہ کسی کو حکم دوں کہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے (یعنی

اگر خدا کے علاوہ کسی کو سجدہ جائز ہوتا، تو میں حکم دیتا کہ عورتیں
اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔" ۴۵۴

نیز اسلام یہ تصریح بھی کرتا ہے کہ اگر عورت اس وظیفے کی انجام دہی سے عہدہ برآ ہو جائے تو وہ بہترین اعمال میں سے ایک عمل انجام دیتی ہے۔

ساتویں امام حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عورت کا جہاد اچھی شوہر داری ہے۔" ۴۵۵

نیز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اگر عورت اپنے شوہر کا حق انجام نہ دے تو اس نے اپنے
خدا کا حق انجام نہیں دیا۔" ۴۵۶

شوہروں کے وظائف

یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ اسلام نے جہاں عورتوں کے لیے وظائف مقرر کیے ہیں وہاں عورتوں کے مقابلے میں مَردوں کے لیے بھی بھاری وظائف معیّن فرمائے ہیں۔

اسلام حکم دیتا ہے کہ شوہر اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ اس مَرد سے زیادہ خوش ہے جو اپنے اہلِ خاندان
کے لیے آسائش کے زیادہ وسائل فراہم کرے۔" ۴۵۷

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے خاندان کے لیے بہتر ہو۔" ۴۵۸

"عورت کی نسبت سے مرد کا وظیفہ یہ ہے کہ خوراک اور لباس

کے معاملے میں اسے اپنے برابر قرار دے اور اسے تھپڑ نہ
مارے اور اس کے ساتھ جھگڑا نہ کرے۔" ۴۵۹

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مرد کے لیے مناسب ہے کہ اپنی بیوی اور بچوں پر سختی نہ کرے
تاکہ وہ خدا سے اس کی موت کی دعا نہ کریں۔" ۴۶۰

اسلام نے عورت کے حقوق کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ بعض ان
احادیث کے مطابق جو ہمیں دستیاب ہیں وہ حاکمِ شرع کو اجازت دیتا
ہے کہ اگر مرد اپنے وظائف انجام نہ دے تو وہ (یعنی حاکمِ شرع) (خاص اور
معیّن شرائط کے ساتھ) اس کی بیوی کو طلاق دے دے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص بیوی رکھتا ہو اور اُسے تن ڈھانکنے کے لیے لباس
اور بھوک مٹانے کے لیے کھانا نہ دے تو امام (یا حاکمِ شرع)
ان کے درمیان جُدائی کرا سکتا ہے۔" ۴۶۱

اسلام نے عورت کی مدد کرنے اور اس کی ضروریات انجام دینے
کی بہت تاکید کی ہے۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر میں بازار میں داخل ہوں اور جو رقم میرے پاس ہو اس
کے ذریعے کچھ گوشت اپنے اہلِ خاندان کے لیے فراہم کروں
تو میرے نزدیک ایسا کرنا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ ایک غلام
کو آزاد کر دوں۔" ۴۶۲

نیز جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہیں کہ امام علی علیہ السلام گھر

کے بعض کاموں میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی مدد کر رہے ہیں تو ان کی اس کام کے لیے حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اس کے لیے بہت زیادہ ثواب کا ذکر کرتے ہیں اور ایک جُملے میں فرماتے ہیں :

"جو شخص گھر کے کاموں میں اپنی بیوی کی مدد کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے بدن کے بالوں کے برابر اس کے لیے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے گویا کہ اس نے دن کو روزے رکھے ہوں اور راتوں کو نماز گزاری ہو ..... "

اور چند جملوں کے بعد یوں فرماتے ہیں :

"جو شخص بیوی اور فرزند کی خدمت اور مدد کے سلسلے میں تکبّر نہ رکھتا ہو خدا تعالیٰ اسے بغیر حساب کے بہشت میں داخل کر دے گا۔"

اور آخر میں فرماتے ہیں :

"کوئی شخص اپنی بیوی کی خدمت نہیں کرتا بجز اس کے جو صدّیقین یا شہداء میں سے ہو اور یا ایسا مَرد ہو کہ خدا تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں اس کی بھلائی چاہی ہو۔" ۴۶۳

اسلام اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ جس عورت اور مَرد نے شادی کی ہو وہ جیسے بھی ہو سکے ایک دوسرے کے طور طریقوں کے ساتھ نباہ کریں اور اگر دوسرے سے کوئی زحمت بھی پہنچے تو چشم پوشی کریں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

"جو شخص اپنی بیوی کی بداخلاقی پر صبر کرے خدا تعالیٰ اُسے ایوب علیہ السلام کے صبر اور بُردباری کا ثواب دیتا ہے اور اگر

عورت اپنے شوہر کے اخلاق پر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسے آسیہ
بنتِ مزاحم (زوجۂ فرعون) کی مانند درجہ عطا کرتا ہے۔" ۴۶۴
اسلام نے عورت کو آزار دینے سے منع کیا ہے۔
رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
"مسلمان مردوں میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنی بیوی
پر سخت گیری نہ کرے اور اس پر احسان کرے۔" ۴۶۵
آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:
"کیا یہ مناسب ہے کہ ایک مرد ایک عورت کو مارے پیٹے اور
پھر اس کے ساتھ ہم بستر بھی ہو۔" ۴۶۶
علاوہ ازیں اسلام یہ سفارش بھی کرتا ہے کہ اس سے (بیوی سے)
نرمی برتی جائے اور غیر معمولی احسان اور نیکی کا سلوک کیا جائے۔
رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
"جبرئیل علیہ السلام نے ہمیں بیوی کے بارے میں اتنی تاکید کی
کہ ہمیں گمان ہوا کہ اسے ہرگز طلاق نہیں دینی چاہیئے بجز اس
صورت کے کہ وہ بدکاری کی مرتکب ہو۔" ۴۶۷
حتیٰ کہ آپ فرماتے ہیں:
"مرد اگر اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو اسے ثواب ملتا ہے۔" ۴۶۸
اور ان سب چیزوں کے مقابلے میں اسلام عورتوں کو بھی حکم
دیتا ہے کہ اپنے شوہروں کے ساتھ رفاقت اور نرمی کا طریقہ اپنائیں۔
پیغمبرِ اسلام ﷺ فرماتے ہیں:
"جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ نرمی سے پیش نہ آئے اور اسے

ایسے کاموں پر مجبور کرے جو اس کی ہمّت سے باہر ہوں اس کی کوئی عبادت اور نیک کام قبول نہ ہوگا اور وہ خدا تعالیٰ سے غیظ و غضب کی حالت میں ملاقات کرے گی۔" ۴۶۹

"اور جو عورت شوہر کو اپنی باتوں سے دکھ دے گی خدا تعالیٰ کسی وسیلے سے بھی اسے سزا سے رہائی نہ دے گا اور اس کی کوئی خوبی قبول نہ کرے گا تاوقتیکہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کر لے۔ اگرچہ وہ دن کو روزے رکھے اور راتوں کو عبادت میں مشغول رہے اور غلاموں کو خدا کی راہ میں آزاد کرے اور خدا کی راہ تیز سواریوں پر سوار ہو اور وہ ان لوگوں میں اوّل ہوگی جسے آگ میں ڈالا جائے گا اور اس مرد کا بھی ایسا ہی حال ہے جس نے اپنی بیوی پر ظلم کیا ہو۔" ۴۷۰

عورتوں اور مَردوں کا زینت کرنا

جن موضوعات کو اسلام نے اہمیّت دی ہے ان میں سے ایک موضوع زینت کرنے کا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ عورت کو چاہیئے کہ اپنے مَرد کے لیے زینت کرے اور اس کی نگاہوں میں جلوہ گر ہو تاکہ اس کی نظر اور خیالات کو دوسری عورتوں کی جانب متوجہ ہونے سے باز رکھ سکے۔

امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سونے سے استفادہ کرنا عورت کے لیے مباح ہے اور اسے نہیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو بے نیاز کر دے (اور زینت نہ کرے) خواہ ایک (قیمتی) ہار ہی گلے میں ڈال لے اور اس کے لیے

یہ بھی مناسب نہیں کہ خضاب ترک کر دے (جوانُ دنوں میں زینت شمار ہوتا تھا) خواہ اس کا جوانی کا زمانہ گزر ہی چکا ہو۔" ۴۷۱
اس کے مقابلے میں مَردوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ عورتوں کی خاطر آرائش کریں تاکہ وہ کسی دوسرے کی جانب مائل نہ ہوں۔
امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:
"مرد کا عورت کے لیے زینت کرنا عورت کی عفّت میں اضافہ کرتا ہے۔" ۴۷۲
"اور پھر ایک شخص نے (شاید اعتراض کے طور پر) آپ سے سوال کیا: کیا آپ نے خضاب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے حنا اور کتم (ایک مخصوص گھاس ہے) سے خضاب کیا ہے۔ کیا تمھیں علم نہیں کہ یہ ثواب کا کام ہے کیونکہ عورت تجھ میں وہی چیز دیکھنا چاہتی ہے جو تو اس میں دیکھنا چاہتا ہے اور کتنی ہی عورتیں ایسی ہیں جو محض شوہروں کی سہل انگاری اور نکتہ چینی کی وجہ سے عفّت سے دُور جا پڑیں۔" ۴۷۳

---

۳۷ صفائی اور پاکیزگی

بعض بیگانہ مصنّفین نے جو یہ خیال کیا ہے کہ اسلام نے لوگوں کی صحت کے بارے میں کوئی مفصّل احکام نہیں دیے اس کے برعکس اس مقدّس شریعت نے صفائی کے متعلّق جو کہ عام حفظانِ صحت کی اوّلین شرط ہے غیر معمولی تاکید کی ہے۔

اسلام نے پینے کے پانی سے لے کر مکان اور لباس حتیٰ کہ وافر مقدار میں پانی رکھنے والے کنوئیں سمیت ہر چیز کی صفائی کے بارے میں حفظانِ صحت کی خاطر بہت سے احکام دیے ہیں۔

پینے کے پانی کے متعلّق

قُرآن مجید لوگوں کو خدا تعالیٰ کی جانب سے عطا کی گئی نعمتیں گنواتے ہوئے فرماتا ہے:

"ہم نے زمین پر اونچے پہاڑ قائم کیے اور ان میں سے تمھیں خوشگوار پانی (جو صاف شدہ تھا) پلایا" ۴۷۴

"اسلام کہتا ہے کہ صاف برتن استعمال کرنے چاہئیں اور اسی بنا پر رسولِ اکرم ﷺ شامی پیالوں میں پانی پینا پسند کرتے تھے (جو اس زمانے میں صاف اور عمدہ برتن سمجھے جاتے تھے) اور فرماتے تھے کہ یہ پاکیزہ ترین برتن ہیں۔" ۴۷۵

"موجودہ دَور کی طِب جس چیز کی روک تھام اُسے جراثیم کا نام دے کر کرتی ہے اس سے اسلام نے صدیوں پیشتر مختلف ناموں سے منع فرمایا ہے۔ رسولِ اکرم نے پانی پر پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔" ۴۷۶

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"برتن کے ٹوٹے ہوئے حصّے سے اور اسی طرح اس کے دستے کی جانب سے (جو قدرتی طور پر آلودہ ہوتا ہے) پانی مت پیو کیونکہ وہاں شیطان بیٹھا ہوتا ہے۔" ۴۷۷

پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"برتن کے دستے کی طرف سے پانی مت پیو کیونکہ وہاں میل جمع ہو جاتی ہے۔" ۴۷۸

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کوزے کی ٹونٹی سے یا اس کے ٹوٹے ہوئے حصّے سے پانی مت پیو کیونکہ وہاں سے شیاطین پانی پیتے ہیں۔" ۴۷۹

"علاوہ ازیں رسولِ اکرم ﷺ نے منہ کا پانی، پینے کے پانی میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح حیوانات کی طرح (بہتے پانی پر منہ لگا کر) پانی پینے کی بھی ممانعت کی ہے۔" ۴۸۰

غذا کھانے کے متعلق

پانی پینے کے موضوع کے بعد غذا کھانے کا موضوع قابلِ توجّہ ہے۔ اس مقصد کے حصُول کی خاطر کہ ہاتھ پاکیزہ ہوں اسلام حکم دیتا ہے کہ غذا کھانے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص غذا کھانے سے پہلے وضو کر لے اُس کی زندگی دراز ہوتی ہے اور اس کا بدن بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔" ۴۸۱

"غذا سے قبل وضو کرنا ناداری اور بے چارگی کی روک تھام کرتا ہے اور غذا کے بعد وضو کرنا جنون کو روکتا ہے اور آنکھوں کو صحیح رکھتا ہے۔" ۴۸۲

بدن کی صفائی

اسلام نے بدن کی پاکیزگی کے بارے میں مفصّل احکام دیے ہیں اور جو چیزیں اس مقدّس مقصد کے انجام دینے کا وسیلہ بنیں ان کی تعریف کرتا ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حمّام ایک اچھی جگہ ہے کیونکہ وہ انسان کو (ایک طرف تو) جہنّم کی یاد دلاتی ہے اور (دوسری طرف) اس کے بدن سے مَیل کچیل صاف کر دیتی ہے۔" ۴۸۳

حمّام کے پانی کی صفائی کے متعلّق امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر تیرے لیے حمّام کے پانی کا ایک گھونٹ پینا ممکن ہو تو پی لے" ۴۸۴

یعنی حمّام کا پانی اتنا صاف ستھرا ہونا چاہیئے کہ پینے کے قابل ہو۔

اسلام میں گُل خطمی سے سر دھونا مستحب ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"گل خطمی سے سر دھونا انسان کو دردِ سر سے محفوظ رکھتا ہے اور ناداری اور تنگدستی سے بچاتا ہے اور سر کے بفا کی روک تھام کرتا ہے" ۴۸۵

اسلام مونچھوں اور بغلوں کے بال کاٹنے کا حکم دیتا ہے تاکہ انسان غلاظت سے محفوظ رہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"کوئی شخص مونچھوں کے بال نہ بڑھائے کیونکہ شیطان وہاں سکونت اختیار کرتا ہے اور چھُپ جاتا ہے" ۴۸۶

"و نیز کوئی شخص بغلوں کے بال نہ بڑھائے کیونکہ شیطان وہاں سکونت اختیار کرلیتا ہے" ۴۸۷

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"و بغلوں کے بالوں کا مونڈنا ان کی بدبو زائل کر دیتا ہے" ۴۸۸

ظاہر ہے کہ اگر ناخن بڑھ جائیں تو ان کے نیچے میل کچیل جمع ہو جانے کا کافی امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَردوں کو حکم دیا ہے کہ:

"اپنے ناخن کاٹیں" ۴۸۹

"تاہم انھیں دانتوں کے ساتھ کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔" ۴۹۰
کیونکہ اس صورت میں ناخنوں کے نیچے کی میل سب سے پہلے منہ میں داخل ہوتی ہے۔

اس مقصد کے تحت کہ لوگوں میں زیادہ میل ملاپ اور دوستی پیدا ہو اسلام نے عطریات اور اسی طرح ان روغنوں کا استعمال جو زیبائش کا موجب ہوں مستحب قرار دیا ہے۔

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مرد کے لیے عطر کا استعمال کسی دن بھی ترک کرنا مناسب نہیں۔" ۴۹۱

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک بات یہ تھی کہ آپ سر میں تیل ڈالنا پسند فرماتے تھے اور سر کے بالوں کے بکھرے ہونے سے آپ کو کوفت ہوتی تھی۔

آپ فرماتے تھے:

"سر میں تیل ڈالنا غم اور اندوہ کو زائل کرتا ہے۔" ۴۹۲

اور ان سب سے زیادہ اہم موضوع مسواک کرنا اور دانتوں کو پاکیزہ رکھنا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جبرئیل علیہ السلام نے مجھے مسواک کرنے کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے گمان ہوا کہ خدا تعالیٰ اسے واجب کر رہا ہے۔" ۴۹۳

"اگر میری امّت کے لیے یہ کام مشکل نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کی جائے (میں دن رات میں اُن پر پانچ مرتبہ مسواک کرنا واجب کر دیتا)۔" ۴۹۴

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
"مسواک کرنا مرسلین کی سنتوں میں سے ہے" ۴۹۵
نیز ناک اور مُنہ کی پاکیزگی کے لیے کُلّی کرنا اور استنشاق (نتھنوں میں پانی ڈال کر خارج کرنا) مستحب قرار دیا گیا ہے۔
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
"مضمضہ (کُلّی) اور استنشاق مستحب ہیں اور مُنہ اور ناک کو پاکیزہ کرتے ہیں" ۴۹۶

لباس کی صفائی

گو اسلام لباس کی جنس اور قسم کو اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی صفائی کو بہت اہم سمجھتا ہے۔
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
"جو شخص لباس تیار کرے اُسے صاف کرے" ۴۹۷
حتیٰ کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
"صاف لباس دشمن کو خوار کرتا ہے" ۴۹۸

مکان کی صفائی

اسلام نے گندے اور گرد و غبار سے اَٹے ہوئے مکانوں کی مذمّت کی ہے اور انھیں غلیظ یہودیوں کی صفت قرار دیا ہے۔
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
"اپنے گھر کو پاکیزہ رکھو اور غلیظ یہودیوں کی مانند نہ بنو" ۴۹۹

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
"مکان کو پاکیزہ کرنا ناداری اور بیچارگی کو زائل کرتا ہے" ۵۰۰
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
"اپنے گھر کو مکڑی کے جالے سے پاک کرو کیونکہ مکڑی کا جالا تنگدستی کا باعث ہے" ۵۰۱
یہ نکتہ قابلِ توجّہ ہے کہ اسلام ہر مقام پر غلاظت کو ناداری اور بدبختی کا موجب گردانتا ہے۔

عمومی (پبلک) مقامات کی صفائی

اسلام مسجد کو نجس کرنے کو حرام اور اسے پاک کرنے کو واجب قرار دینے کے علاوہ اسے کثافتوں سے پاک صاف رکھنے کی بھی بے حد تاکید کرتا ہے۔
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
"جو شخص جمعرات کے دن مسجد میں جھاڑو دے اور آنکھ کے سرمے کے برابر مٹّی بھی وہاں سے نکالے خدا تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے" ۵۰۲
"اور جو شخص مسجد کی صفائی کرے خدا تعالیٰ اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے" ۵۰۳
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں تھوکنے سے منع کیا ہے۔ ۵۰۴
اور فرماتے ہیں:
"جو شخص مسجد میں تھوکنے سے پرہیز کرے وہ قیامت کے دن

خداتعالیٰ سے خوش خوش ملے گا اور اس کا نامۂ اعمال اس کے
دائیں ہاتھ میں ہوگا۔" ۵۰۵

اس میں کوئی شک نہیں کہ میوہ دار درختوں کے نیچے کی جگہوں اور کنوؤں اور پینے کے پانی کی نہروں کے کناروں کو گندہ کرنے سے گوناگوں بیماریاں پھیلتی ہیں۔

اسی لیے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنویں یا پینے کے پانی کی نہر کے کنارے اور اسی طرح میوہ دار درختوں کے نیچے رفع حاجت سے منع فرمایا ہے۔ ۵۰۶

اور اسی طرح امام علی علیہ السلام نے بہتے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ ۵۰۷

---

۳۸ لباس کیسا پہننا چاہیئے

گو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دنیاوی نمود و نمائش سے منع فرمایا ہے اور ان کی توجّہ دوسری دُنیا کی نعمتوں اور فضائل کی جانب مبذول کرائی ہے تاہم اس نے انھیں رہبانیت اور اس دُنیا کی نعمتوں کو ترک کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور قرآن مجید کمالِ صراحت کے ساتھ راہبوں کے اندازِ فکر پر تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے :

"کہو : ان پر وہ زینتیں کس نے حرام کی ہیں جو خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ؟" ۵۰۸

اور اسی بنا پر اس مقدّس دین نے اپنے پیروؤں کو اچھّے اور آبرومندانہ لباس پہننے کا حکم دیا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

"اچھّا لباس پہن کیونکہ خدا تعالیٰ اچھا ہے اور اچھّائی کو پسند فرماتا ہے لیکن (محتاطرہ اور) اور اپنا لباس حلال ذرائع سے مہیّا کر" ۵۰۹

اور ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"دو تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ اپنے مومن بندے سے حساب نہیں لیتا۔ ان میں سے ایک چیز وہ لباس ہے جو وہ پہنتا ہے" ۵۱۰

لیکن یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام زیبائشوں سے استفادہ کرنے کی اجازت اسی صورت میں دیتا ہے جب ایسا کرنا خدا کی راہ میں اور خدا کی خاطر ہو۔ لہٰذا وہ حکم دیتا ہے کہ جب نیا لباس پہنو تو وہ خدا کی یاد سے وابستہ ہو۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب نیا لباس پہنو تو کہو: میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے لباس دیا تاکہ میں لوگوں کے درمیان آبرومند رہوں۔ یا خدا! اس لباس کو میرے لیے پُربرکت قرار دے تاکہ میں اس کے ساتھ تیری رضا کی راہ میں سعی اور کوشش کروں اور اسے پہن کر تیری مسجدیں آباد کروں" ۵۱۱

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تو لباس پہنے تو کہہ: خدایا! مجھے ایمان کا لباس پہنا اور مجھے تقویٰ کے وسیلے سے زینت دے۔ خدایا! تو مجھے توفیق دے کہ میں اسے تیری اور تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں پُرانا کروں" ۵۱۲

اسلام نے انسان کے لباس اور دوسرے متعلّقات کی پاکیزگی

کے بارے میں بے حد تاکید کی ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جمیل ہے اور زیبائش کو پسند کرتا ہے اور افسردگی کو دشمن رکھتا ہے کیونکہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندے کو نعمت دیتا ہے تو اس پر اس کا اثر بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ انسان نعمت کا اثر کس طرح ظاہر کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنا لباس صاف ستھرا رکھے اور عطر لگائے اور اپنے گھر کی سفیدی کرائے اور اس میں سے گندگی ہٹائے حتیٰ کہ سورج غروب ہونے سے پہلے چراغ جلانے کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ناداری دُور کر کے انسان کی روزی میں اضافہ کرتا ہے۔" ۵۱۳

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صاف ستھرا لباس انسان کے دل سے غم واندوہ زائل کر دیتا ہے۔" ۵۱۴

اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام نے ایسے نازک، باریک اور بہت ہی نرم لباس کے استعمال کی بھی مذمت کی ہے جو انسان کو عیش و عشرت کا عادی بنا دے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کھردرے لباس پہنو اور نازک لباس پہننے سے پرہیز کرو۔" ۵۱۵

نیز امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر انسان کا بدن نرم لباس پہنے تو بغاوت کرتا ہے اور خدا کا گناہ کرتا ہے۔" ۵۱۶

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ' ابوذر سے فرماتے ہیں :

"ناملائم لباس اور کھُردرا پیراہن پہنو تاکہ تکبّر تم پر غالب نہ آجائے" ۵۱۷

اسلام نے دکھاوے کی خاطر ایسے غیر معمولی اور انوکھے لباس پہننے سے بھی منع فرمایا ہے جن کے ذریعے مثلاً انسان لوگوں میں زاہد اور متقی کے طور پر مشہور ہو جائے۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں :

"اگر کوئی شخص ایسا لباس پہنے جس کی بدولت وہ مشہور ہونا چاہتا ہو تو قیامت کے دن خدا اسے آگ کا پیراہن پہنائے گا" ۵۱۸

"اور یہ تعجّب کا مقام ہے کہ بعض لوگ جو دین کی حقیقت سے بے خبر تھے اور معروف قول کے مطابق "زاہدِ خشک" بن گئے تھے' پیشوایانِ دین پر بھی اعتراض کرتے تھے کہ آپ ناملائم لباس کیوں نہیں پہنتے اور عام لباس کیوں استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم نے سُنا ہے کہ آپ کے جدِ بزرگوار امام علی علیہ السلام کھُردرا لباس پہنتے تھے اور اپنا پیراہن چار درہم کے لگ بھگ قیمت پر خریدتے تھے لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ آپ نے اچھا لباس زیبِ تن کر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! امام علی علیہ السلام وہ لباس اُس وقت پہنتے تھے جبکہ وہ غیر عادی نہ تھا لیکن آجکل اس قسم کا لباس غیر عادی ہے اور اگر ان دنوں کوئی

ایسا لباس استعمال کرے تو وہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گا۔
ہر وقت بہترین لباس وہ ہوتا ہے جو اس زمانے میں رائج ہو۔" ۵۱۹
اسلام نے ایسا لباس استعمال کرنے سے منع کیا ہے جسے پہن کر انسان دوسروں پر فوقیت جتائے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوذر سے فرماتے ہیں:
"آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو گرمیوں اور سردیوں میں اُونی لباس پہنیں گے تاکہ اس وسیلے سے دوسروں پر افتخار کریں۔ ایسے اشخاص پر اہلِ زمین اور اہلِ آسمان لعنت کرتے ہیں۔" ۵۲۰

نیز آپ نے فرمایا:
"جو شخص لباس پہنے اور اس کی بنا پر دوسروں پر فخر جتائے اُسے جہنم کا ایک شعلہ پکڑ لیتا ہے جس کے درمیان وہ قیامت تک اُوپر اور نیچے آتا جاتا رہے گا۔" ۵۲۱

اسلام اس قسم کا لمبا لباس پہننے سے منع کرتا ہے جو عربوں میں باعثِ افتخار سمجھا جاتا تھا اور آلودگی کا موجب بھی بنتا تھا۔
چنانچہ ایک دفعہ ایک مجلس میں امام محمد الباقر علیہ السلام کی نظر اپنے فرزند امام صادق علیہ السلام پر پڑی تو آپ نے فرمایا:
اے میرے فرزند! اپنے لباس کو پاکیزہ کرو۔ امام صادق علیہ السلام اُٹھ کر چلے گئے اور پھر واپس آ گئے۔ حاضرین کا خیال تھا کہ آپ کا (یعنی امام صادق علیہ السلام کا) لباس میلا یا نجس تھا لیکن امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ان کا لباس لمبا تھا اس

لیے میں نے حکم دیا کہ اسے چھوٹا کریں"۔ (یعنی کھینچ کر اونچا کریں)۔ ۵۲۲
اسلام مرد کو عورت کا یا عورت کو مرد کا لباس پہننے سے منع فرماتا ہے۔
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
"اگر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے تھے کہ ایک مرد اپنے لباس میں عورت سے مشابہ ہو گیا ہے یا اس نے اپنی عورت کو مَردوں کے مشابہ کر دیا ہے تو ان لوگوں کی تادیب کرتے تھے" ۵۲۳

---

۳۹ قرابت داری کا تعلّق

گوناگوں معاشرتی تعلّقات میں سے قرابت داری کا تعلّق اسلام کے نقطۂ نگاہ سے خصوصی احترام کا حامل ہے اور جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں یہ مقدس دین اعزّہ واقربا کی مدد کو لوگوں کی دولت میں مالی حقوق کا ایک جزو سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید جہاں کہیں قرابت داروں کی مدد کی بات کرتا ہے اسے حاجت مندوں کی مدد کے ذکر پر مقدّم رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں سورۂ اسراء کی چھبیسویں[۲۶] آیت اور سورۂ روم کی اڑتیسویں[۳۸] آیت بطورِ نمونہ پیش کی جاسکتی ہیں۔ ۵۲۴، ۵۲۵

اسلام کے بزرگ پیشواؤں کے اقوال میں تاکید کی گئی ہے کہ قرابت داری کے تعلق کو اہمیت دینا اور اسے محترم شمار کرنا عمر کی درازی، دولت اور اعمال اور عبادات کی قبولیت کا موجب ہے۔

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص جس کی باقیماندہ عمر تین سال سے زیادہ نہیں ہوتی صلۂ رحم کرتا ہے اور اپنے

رشتے داروں کی دلجوئی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی عمر تیس سال کر دیتا ہے یعنی اسے دس گنا بڑھا دیتا ہے) اور خدا تعالیٰ جو چاہے سو کرتا ہے" ۵۲۶

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صلۂ رحم کر خواہ پانی کے ایک گھونٹ سے ہی ہو۔ بہترین چیز جس سے تو صلۂ رحم کر سکتا ہے یہ ہے کہ انھیں (یعنی رشتے داروں کو) دوسروں کے آزار اور ظلم سے محفوظ رکھے۔ صلۂ رحم موت کو ملتوی کر دیتا ہے اور انسان کو محبوب بنا دیتا ہے"۔ ۵۲۷

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صلۂ رحم اعمال کو پاکیزہ کرتا ہے اور بلاؤں کو ٹالتا ہے اور دولت کو زیادہ اور عمر کو دراز کرتا ہے اور روزی کو وسعت بخشتا ہے اور محبوبیت کا باعث ہوتا ہے۔ پس خدا سے ڈرو اور صلۂ رحم کرو" ۵۲۸

رشتے داری کے پیوند کی حفاظت فقط دینی نقطۂ نگاہ سے ہی اہم نہیں بلکہ اجتماعی لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اپنے رشتے داروں کا احترام کر کیونکہ وہ تیرے بال و پر ہیں جن کے بل بوتے پر تو اُڑ سکتا ہے اور تیری جڑیں ہیں جن کی جانب تو لَوٹ سکتا ہے اور تیرے بازو ہیں جن کے ذریعے تو دشمن پر حملہ کر سکتا ہے" ۵۲۹

ان وجوہ کی بنا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کے بارے میں

جو قطع رحم کرتے ہیں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص قطع رحم کرے گا وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔" ۵۳۰

اسلام کے نقطۂ نگاہ سے رشتے داری کا پیوند ہر حالت میں محترم ہے حتیٰ کہ اس معاملے میں مسلمان اور کافر برابر ہیں۔

"ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرے کچھ رشتے دار ہیں جو میری طرح (مسلمان) نہیں ہیں لہٰذا کیا وہ مجھ پر کوئی حق رکھتے ہیں؟ تو حضرت نے فرمایا: ہاں! رشتے داری کے حق کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی۔ اگر وہ مسلمان ہوتے تو ان کے تم پر دو حق ہوتے، ایک رشتے داری کا اور دوسرا مسلمان ہونے کا حق۔" ۵۳۱

رشتے داری کا پیوند اتنا مضبوط ہے کہ اگر ایک طرف سے کٹ بھی جائے تو دوسرے پر واجب ہے کہ اسے قائم رکھے۔

"ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: میرے خاندان والے میرے بارے میں سوائے مجھ پر ظلم کرنے اور مجھ سے دُوری اور جُدائی اختیار کرنے اور مجھے گالیاں دینے کے کوئی کام انجام نہیں دیتے اور میں نے بھی انھیں چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس بنا پر خدا تعالیٰ بھی تجھے چھوڑ دے گا۔ اس نے عرض کیا: پھر میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: جو تجھ سے کٹ گیا ہے تو اُس سے جُڑ جا اور جس کسی نے تجھے محروم کیا ہے تو اسے عطا کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے تو اسے بخش دے۔ اگر تُو ایسا کرے گا تو خدا تیری مدد کرے گا۔" ۵۳۲

۴۰ مہمان نوازی

مہمان نوازی ممتاز اخلاقی صفات میں سے ہے۔ جو قومیں اس اخلاقی صفت سے زیادہ بہرہ مند ہیں وہ اس پر فخر و مباہات کرتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ انھیں فخر کرنا بھی چاہیئے۔ اسلام کے نقطۂ نظر سے اس موضوع کی اہمیّت اس سے سمجھی جا سکتی ہے کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر دو باایمان افراد کسی دوسرے باایمان فرد کے گھر میں وارد ہوں اور وہ انھیں کھلا پلا کر سیر کر دے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے ایک غلام کو آزاد کیا ہو" ۵۳۳

نیز اس روایت سے ہم اس کی اہمیت اور زیادہ سمجھ سکتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"چار مسلمان افراد کو سیر کرنا فرزندان اسمٰعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے" ۵۳۴

اسلام ایک نووارد اور مہمان کی شخصیّت کی حفاظت کرتا ہے اور صریحًا کہتا ہے کہ وہ گھر والوں پر بوجھ نہیں ہے بلکہ اپنی روزی کے ساتھ آتا

ہے اور ایک رحمت ہے جو اس خاندان پر بھیجی گئی ہے۔
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
"مہمان بہشت کے راستے کا رہنما ہے" ۵۳۵
اور پھر فرماتے ہیں:
"جب کبھی خدا تعالیٰ ایک خاندان سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کی طرف ایک ہدیہ بھیج دیتا ہے۔ وہ ہدیہ مہمان ہے جو اپنی روزی کے ساتھ وارد ہوتا ہے اور اس خاندان کے گناہ اپنے ساتھ لے جاتا ہے" ۵۳۶
نیز فرماتے ہیں:
"وہ ایک مہمان کسی خاندان پر کبھی وارد نہیں ہوتا بجز اس کے کہ وہ اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے" ۵۳۷
اسلام مہمان دوست لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس نیک صفت کے لیے ان کی تعریف کرتا ہے۔
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
"جو مومن مہمان دوست ہو قیامت کے دن جب وہ قبر سے اُٹھے گا تو اس کا چہرہ چاند کی ٹکیہ کی مانند چمک رہا ہوگا۔ لوگ تعجب کریں گے اور ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ خدا کے پیغمبروں میں سے ہے! جو فرشتہ اس کے ہمراہ ہوگا وہ اس کا تعارف کرائے گا اور کہے گا کہ یہ ایک ایسا شخص ہے جو مہمان دوست تھا اور اس کی (یعنی مہمان کی) تکریم کرتا تھا اور بہشت میں داخل ہونے کے علاوہ اس

کے لیے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔" ۵۳۸

اسلام مہمان نواز افراد کو خواہ اُن کا تعلق کسی عقیدے اور مذہب سے ہو، اہمیت دیتا ہے اور ان کا احترام کرتا ہے۔

دو ایک دفعہ کچھ قیدی رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں اس لیے حاضر کیے گئے کہ انھیں (ان کے کیے ہوئے جُرم کی پاداش میں) قتل کر دیا جائے۔ ایک شخص کو قتل کے حکم پر عملدرآمد کی غرض سے سامنے لایا گیا۔ جبرئیلؑ، رسولِ اکرم پر نازل ہوئے اور عرض کیا کہ اس کے قتل کو ملتوی کیا جائے رسولِ اکرم ﷺ نے اس شخص کو لوٹا دیا اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے قتل ہو جانے کے بعد اُسے طلب کیا۔ جبرئیل علیہ السلام پھر نازل ہوئے اور عرض کیا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ شخص دوسروں کو کھانا کھلاتا تھا اور مہمان نواز تھا اور پریشانی کے عالم میں صبر کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے اس کی ان فضیلتوں کی بنا پر آزاد کر دیا۔ جب پوری بات اس شخص کی سمجھ میں آگئی تو وہ متعجب ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور پھر کہا: اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو نبوّت پر مبعوث فرمایا ہے میں نے کبھی بھی کسی کو اپنے مال سے محروم نہیں لوٹایا۔" ۵۳۹

اسلام نے مہمان داری کے لیے مخصوص آداب مقرر فرمائے ہیں ان میں سے چند ایک کے بارے میں امام صادق علیہ السلام یوں فرماتے ہیں:

"جب تیرا دینی بھائی تجھ پر وارد ہو تو جو کچھ تجھے میسّر ہو اس کے لیے لے آ لیکن اگر تو نے اس کی دعوت کی ہو تو اس کا

استقبال ٹھیک طرح کرے۔" ۵۴۰

نیز رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"میزبان کو چاہیئے کہ سب سے پہلے کھانا شروع کرے اور سب سے بعد میں ختم کرے (تاکہ مہمان پوری آزادی سے کھائیں اور سیر ہو جائیں)۔" ۵۴۱

اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ مہمان کی مکان کے دروازے تک مشایعت کی جائے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"مہمانوں کے میزبان پر حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کمرے سے مکان کے دروازے تک ان کے ساتھ آئے۔" ۵۴۲

"اسلام نے مہمان کی روانگی کے سلسلے میں اس کی مدد کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ جب عربوں کی ایک جماعت امام صادق علیہ السلام کے ہاں مہمان ہوئی تو ان کی روانگی کے وقت آپ نے انھیں تحفے تحائف بھی دیے لیکن اپنے غلاموں کو ان کی روانگی کے سلسلے میں ان کی مدد کرنے سے منع فرما دیا جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ ہم ایک ایسا گھرانہ ہیں جو مہمان کی روانگی کے سلسلے میں اس کی مدد نہیں کرتے۔" ۵۴۳

(آپ اس عمل سے لوگوں کو یہ سمجھانا چاہتے تھے کہ ہم مہمان کی موجودگی سے ہرگز بیزار نہیں ہوتے اور اس کی روانگی پر خوشی کا اظہار نہیں کرتے۔)

دوسری طرف اسلام مہمانوں کو بھی اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ تین دن سے زیادہ ایک جگہ نہ رہیں مبادا صاحبِ خانہ بیزار ہو جائے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت کرے۔ مہمانی فقط تین دن ہوتی ہے اور اس سے زیادہ صدقہ ہے" ۵۴۴

حالانکہ اسلام میزبان کو حکم دیتا ہے کہ مہمان کے استقبال اور احترام کی پوری پوری کوشش کرے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"یہ چیز مہمان کے حقوق میں ہے کہ تو خلال کا تنکا بھی اس کے لیے مہیّا کرے" ۵۴۵

اس کے باوجود وہ مہمان کو بھی حکم دیتا ہے کہ اس کے طور طریقے ایسے ہونے چاہئیں کہ میزبان کو زحمت نہ ہو لہٰذا وہ یہ حکم بھی دیتا ہے کہ وہ وہاں بیٹھے جہاں صاحبِ خانہ اشارہ کرے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تم میں سے کوئی اپنے کسی دینی بھائی کے گھر وارد ہو تو اسے چاہیئے کہ جہاں صاحبِ خانہ اشارہ کرے وہیں بیٹھے کیونکہ صاحبِ خانہ اپنے گھر کی وضع قطع سے اور ان حصّوں سے جو ظاہر نہیں کرنے چاہئیں زیادہ واقف ہوتا ہے" ۵۴۶

"ہمارے بزرگ پیشوا امام علی علیہ السلام کے حالات میں بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک دن کسی نے آپ کو مہمانی کی دعوت

دی۔ آپ نے فرمایا: میں تمھاری دعوت قبول کرتا ہوں
مگر تین شرطوں پر۔ اس نے عرض کیا: وہ شرطیں کیا ہیں؟
آپ نے فرمایا: گھر کے باہر سے (لاکر) کوئی چیز تیّار
نہیں کروگے۔ جو کچھ تمھارے گھر میں موجود ہوگا اس سے
مضائقہ نہیں کروگے اور اپنے گھر والوں کو زحمت میں
نہیں ڈالوگے۔" ۵۴۷

---

۱۴ یتیموں پر شفقت

معاشرے کے محروم طبقوں میں سے ایک وہ بچے ہیں جو چھوٹی عمر میں ہی اپنے والدین کو کھو دیتے ہیں اور ان کی محبت اور شفقت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ بڑے ہو کر غیر ذمے دار اور شریر ثابت ہوں گے۔

اسی بنا پر اسلام اپنے پیروؤں کو حکم دیتا ہے کہ ان بچوں کی پوری پوری دیکھ بھال کریں اور ان کی تربیت اپنی زیرِ نگرانی کریں۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

"یہ لوگ آپ سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجیے کہ ان کی اصلاح بہتر ہے اور اگر تم ان سے میل جول رکھو تو (اس مقصد سے کہ ان کی اصلاح کرو تو یہ درست کام ہے) کیونکہ وہ تمھارے بھائی ہیں اور خدا (تمھاری نیتوں سے آگاہ ہے) نیکوکاروں کو مفسدوں سے پہچانتا ہے" ۵۴۸

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے بچے اس نقص کی وجہ سے جو یہ

اپنے آپ میں مشاہدہ کرتے ہیں دل شکستہ اور مغموم ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو حقیر محسوس کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ان کے اس نقصان کی تلافی ہو جائے اور انھیں وہ چیز فراہم ہو جائے جو ان کی رُوح کی تسلّی کا موجب ہو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی یتیم کی سرپرستی کرے اور اس کی زندگی کو صحیح شکل دے دے۔ حتیٰ کہ وہ اس سے مستغنی ہو جائے تو خدا تعالیٰ بہشت اس پر واجب کر دیتا ہے اور اسی طرح اگر وہ اس کے مال میں خیانت کرے تو دوزخ اس پر واجب کر دیتا ہے۔" ۵۴۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ان بالوں کی تعداد کے برابر نور دے گا جو اس کے ہاتھ کے نیچے سے گزریں گے۔" ۵۵۰

امیر المومنین علیہ السلام اپنے فرزندوں کے نام وصیت میں فرماتے ہیں:

"یتیموں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ انھیں کبھی سیر اور کبھی بھوکا مت رکھو اور انھیں اپنے پاس (رکھ کر) مت بگاڑو۔" ۵۵۱

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ ذیل ارشاد میں بھی یتیموں پر شفقت کے عملی نتیجے کا ذکر ہے:

"ایک دن حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک قبرستان سے گزرے اور اپنی مخصوص نظر سے یہ معلوم کیا کہ ایک صاحبِ قبر کو عذاب دیا جا رہا ہے اور جب آپ ایک سال بعد وہاں

سے گزرے تو قبر پر عذاب کے کوئی آثار نہ پائے۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے اس صورتِ حال کی وجہ کے بارے میں سوال کیا۔ وحی آئی کہ وہ شخص گناہگار تھا اور اس کا ایک صالح فرزند تھا جس نے ایک سال کی مدت میں ایک یتیم کو مکان مہیا کیا اور ایک راستہ ٹھیک کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے اس عمل کے عوض اس کے باپ کا گناہ معاف کر دیا۔" ۵۵۲

اور پھر رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص یتیم کی سرپرستی کرے اور اس کے اخراجات برداشت کرے، میں اور وہ بہشت میں اسی طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح ہاتھ کی دو انگلیاں باہم متصل ہوتی ہیں۔" ۵۵۳

---

۴۲ فوت شدگان کا احترام

مسلمانوں کے لیے اسلام جس احترام اور عظمت کا قائل ہے اسے دو مرحلوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک زندگی کے دوران میں اور دوسرا موت کے وقت۔

جس طرح اسلام یہ نہیں چاہتا کہ کسی مسلمان کی توہین ہو اسی طرح موت کی صورت میں بھی اس نے میّت کے لیے مخصوص احترامات اور اور آداب مقرر کیے ہیں اور کسی طور بھی اس بات پر رضامند نہیں کہ مسلمان مُردے کی اہانت ہو۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"موت کے بعد بھی مسلمان کا احترام اسی طرح ہے جس طرح اُس کی زندگی میں ہے" ۵۵۴

اسلام حکم دیتا ہے کہ اپنے مُردوں کو پانی سے غسل دو اور یہ عمل اس نے دوسروں پر واجب کیا ہے۔

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"میری امّت پر واجب ہے کہ اپنے مُردوں کو غسل دیں اور ان پر نماز پڑھیں" ۵۵۵

اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مُردوں کو غسل دینا واجب اور لازم ہے" ۵۵۶

مسلمان مُردے کے بارے میں عفت سے مربوط مسائل کی رعایت مکمّل طور پر اسی طرح کی جانی چاہیئے جس طرح اس کی زندگی میں کی جاتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ مرد کو مرد اور عورت کو عورت یا اس کا کوئی محرم غسل دے۔

"ایک دفعہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک عورت سفر کے دوران فوت ہو جائے اور کوئی عورت یا دوسرا محرم اس کے ہمراہ نہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟ آپ نے فرمایا کہ اس عورت کو خود اس کے لباس میں دفن کر دینا چاہیئے اور اگر کوئی مرد مر جائے اور اس کے ہمراہ نامحرم عورت کے علاوہ کوئی نہ ہو تو اسے بھی اس کے لباس میں دفن کر دینا چاہیئے" ۵۵۷

مسلمان میّت کو غسل کے بعد کفن پہنانا چاہیئے اور پھر اس پر نماز پڑھنی چاہیئے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوذر سے فرماتے ہیں:

"اے ابوذر! مرے ہوؤں پر نماز پڑھ۔ شاید یہ چیز تیرے دل میں حزن پیدا کرے کیونکہ جو حزن خدا کی خاطر ہو اس کا بدلہ اچھا ہے" ۵۵۸

مسلمان مُردوں کو جس قدر جلد ممکن ہو دفن کر دینا چاہیئے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"مُردے کا احترام اور تکریم اس میں ہے کہ اسے جلدی قبر میں پہنچا دیا جائے" ۵۵۹

اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان مُردوں کی تشییع کی جائے اور اس وسیلے سے مُردے کے احترام کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ موت کو یاد کیا جائے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"بیماروں کی عیادت کرو اور مُردوں کی تشییع کرو تاکہ تمھیں آخرت یاد آئے" ۵۶۰

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص ہمارے دوستوں میں سے کسی کے جنازے کی تشییع کرے وہ گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے اور جس طرح وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا کوئی گناہ اس کے ذمے باقی نہیں رہتا" ۵۶۱

لیکن یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ تشییع کے وقت خدا اور آخرت کو یاد کرنا چاہیئے۔

رسولِ اکرم ﷺ ابوذر سے فرماتے ہیں:

"جب تو جنازے کے پیچھے چلے تو اس وقت موت کا خیال کر اور اس سے ڈر اور جان لے کہ تو بھی اس سے ملحق ہوگا" ۵۶۲

مَرے ہوؤں کو نیکی سے یاد کرو

اسلام حکم دیتا ہے کہ مَرے ہوؤں کو نیکی سے یاد کرو اور ان کے لیے دعا کرو تاکہ خدا تعالیٰ انھیں بخش دے۔

دو ایک دن رسولِ اکرم ﷺ ایک جنازے کی تشییع میں میں چل رہے تھے۔ آپ نے سُنا کہ کچھ لوگ اس مرے ہوئے شخص کی تعریف کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ اچھّا آدمی تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! اس شخص پر بہشت واجب ہوگئی کیونکہ مومنین نے اس کی اچھّائی کی گواہی دی ہے اور خدا تعالیٰ ان کی گواہی کو رَد نہیں کرتا۔" ۵۶۳

اس غرض سے کہ مسلمان مُردے کے احترام کی حفاظت ہو اسلام حکم دیتا ہے کہ غسل دینے والا اگر اس کے بدن میں کوئی عیب یا نقص دیکھے تو اسے کسی سے اس کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو غسل دے اور اسے میلا نہ چھوڑے اور اس کے اندامِ نہانی پر نگاہ نہ ڈالے اور اس کا عیب فاش نہ کرے اور اُس کے بعد اس کی تشییع کرے اور اس پر نماز پڑھے اور اس کے بعد بیٹھ جائے حتیٰ کہ اسے قبر میں دفن کر دیا جائے وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔" ۵۶۴

اور بالآخر اسلام نے ہر اُس چیز سے منع فرمایا ہے جو مُردوں کے احترام کے منافی ہو۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"اگر میں ریگزار پر یا دہکتی ہوئی آگ پر چلوں یا تیز تلوار کی دھار پر قدم رکھوں تو ان باتوں کو میں اس سے زیادہ پسند کرتا ہوں کہ کسی مسلمان کی قبر کے اُوپر سے گزروں۔" ۵۶۵

نیز آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے چند چیزیں میری امّت کے لیے ناپسندیدہ قرار دی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ قبرستان میں یا قبروں کے درمیان ہنسیں" ۵۶۶

تاہم اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان کبھی کبھی قبروں پر جائیں اور مرے ہوؤں کو یاد کریں اور مغفرت کے طلبگار ہوں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس کی قبر کی زیارت کرے" ۵۶۷

---

۴۳ حیوانات کی حفاظت

جیسا کہ بعض لوگ تصوّر کرتے ہیں اس کے برعکس حیوانات کی حفاظت کا مسئلہ ایک ایسی چیز نہیں ہے جسے موجودہ زمانہ وجود میں لایا ہو بلکہ اسے وسیع تر اور کامل تر شکل میں اسلامی احکام میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اسلام انسان اور حیوانات کے مابین تعلّقات کو ایک مقرّرہ قانون کے تحت قرار دیتا ہے اور حیوانات کے وسیع حقوق تسلیم کرتا ہے جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل روایت میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"سواری کا ہر جانور اپنے مالک پر چھ حقوق رکھتا ہے:

۱۔ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرے تو سب سے پہلے اُسے چارہ دے۔

۲۔ جب پانی کے پاس سے گزرے تو اُسے پانی پلائے۔

۳۔ اس کے چہرے پر ضرب نہ لگائے کیونکہ وہ خدا کی حمد پڑھتا ہے۔

۴- خدا کی راہ کے علاوہ اس کی پیٹھ پر نہ بیٹھے۔ (یعنی فقط راستہ طے کرتے ہوئے اس پر سوار ہو اور جب رُکے مثلاً کسی سے طویل گفتگو کرنا چاہے تو پیادہ ہو جائے)

۵- اس کی طاقت اور قدرت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ لادے۔

۶- اسے ایسے راستے پر نہ چلائے جو اس کے لیے ناموزوں ہو۔" ۵۶۸

مندرجہ بالا روایت کے علاوہ متعدد ایسے اقوال کے ضمن میں جو پیشوایانِ دین سے نقل کیے گئے ہیں حیوانات کی نسبت سے انسان کی ذمّے داریاں متعیّن کر دی گئی ہیں جن کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

۱- ان کے چارے کی طرف پوری پوری توجّہ دو۔

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مرد کی شرافت اس میں ہے کہ اس کی سواری کے حیوانات چاق و چوبند اور موٹے ہوں۔" (یعنی ان کے لیے وسائلِ زندگی فراہم کرنے میں کوئی کوتاہی نہ برتی گئی ہو) ۵۶۹

"جب امام علی علیہ السلام جنگ کا مالِ غنیمت تقسیم کرتے تھے اور لوگوں کے حصّے معیّن کرتے تھے تو سواروں کے کے لیے (یعنی ان لوگوں کے لیے جو ایک گھوڑا سواری کے غرض سے اور ایک فالتو گھوڑا اپنے ساتھ لاتے تھے) تین حصّے (دو حصّے گھوڑوں کے اور ایک حصہ خود سوار کا) اور پیادوں کے لیے ایک حصہ مقرّر فرماتے تھے۔" ۵۷۰

۲- انھیں پیاسا نہ رکھو۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جلتے ہوئے کلیجوں کو ٹھنڈا کرنا پسند فرماتا ہے
جو شخص چوپایوں وغیرہ کے جلتے ہوئے قلوب کو سیراب کرتا
ہے خدا تعالیٰ اُسے اپنے سائے تلے جگہ دے گا، اس دن
جس دن اُس کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا" ۵۷۱

۳۔ ان کے چہرے پر ضرب نہ لگاؤ۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہر چیز کا مقسوم اور احترام ہے اور چوپایوں کا مقسوم ان
کے چہروں میں ہے" ۵۷۲

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"چوپایوں پر چار زانو نہ بیٹھو اور ان کی پیٹھ کو اپنی مجلس
قرار نہ دو" ۵۷۳

۵۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"چوپایوں پر تین شخص سوار نہ ہوں کیونکہ تیسرا شخص ملعون
اور خدا کی رحمت سے دور ہے" ۵۷۴

۶۔ لاغر اور ضعیف حیوانات کا بوجھ ہر منزل پر اُتار دو۔

۷۔ خشک بیابانوں میں دیر نہ لگاؤ اور انھیں اپنی منزل نہ بناؤ۔

۸۔ جن صحراؤں میں کافی پانی اور چارہ ہو وہاں جانوروں کو
آہستہ چلاؤ تاکہ وہ اس پانی اور گھاس سے استفادہ کر سکیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نرمی اور میانہ روی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا اگر
تم لاغر اور ضعیف چوپایوں کے ساتھ سفر کرو تو ہر منزل پر

ان کا بوجھ اتار دو اور اگر خشک بیابان ہو تو وہاں سے گزر
جاؤ اور سرسبز زمینوں میں منزل کرو۔" ۵۷۵

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سرسبز زمینوں میں سے جانوروں کو آہستہ چلاؤ اور خشک
زمینوں میں سے گزرنے میں جلدی کرو۔" ۵۷۶

۹- حیوانوں کو تیزی سے نہ چلاؤ۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص سب حاجیوں سے پہلے اپنی منزل پر پہنچے اس کی
شہادت قبول نہ کرو کیونکہ اس نے اپنے حیوان کو اذیت
دی ہے۔" ۵۷۷

۱۰- حیوانات کو بے جا نہ مارو:

"اگر حیوان سرکشی اور شرارت کریں اور بھاگ نکلیں تو
انھیں مارو لیکن ان کے پھسلنے یا زمین پر گر جانے کی بنا
پر مارنے سے باز رہو۔" ۵۷۸

۱۱- حیوانات کو بے جا ذبح نہ کرو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص ایک چڑیا کو بے جا ذبح کر دے تو وہ چڑیا
قیامت کے دن فریاد کرے گی اور کہے گی: پروردگارا!
اس شخص سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں بے فائدہ ذبح کیا تھا۔" ۵۷۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک عورت عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی

کہ اُس نے ایک بلّی کو باندھ دیا حتّٰی کہ وہ پیاس کے مارے
مرگئی" ۵۸۰

۱۲۔ حیوانات کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح نہ کرو۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک گوسفند کو دوسرے گوسفند کے سامنے، جبکہ وہ اُسے
دیکھ رہا ہو، ذبح نہ کرو" ۵۸۱

۱۳۔ بہتر ہے کہ جس حیوان کو تم نے پالا ہو اُسے خود ذبح نہ کرو۔

"ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض
کیا: ایک گوسفند سال بھر میرے گھر میں رہا۔ میں نے اس
کی قربانی دینی چاہی۔ جب میں نے اسے پکڑ کر زمین پر
لٹایا تو اس نے میری طرف دیکھا۔ مجھے اس پر رحم آیا چنانچہ
میں نے کچھ دیر توقف کیا اور پھر اسے ذبح کر دیا۔ حضرت
نے فرمایا: ہمیں تمھارا یہ کام بھلا نہیں لگا۔ اپنے ہاتھ کے
پالے ہوئے کو خود ذبح نہ کرو" ۵۸۲

أصول العربية

١ ــ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ بَيْنَ عِبَادِىْ مِمَّا يُحْيِىْ عَلَيْهِ الْقُلُوْبُ الْمَيْتَةُ اِذَا هُمْ اِنْتَهَوْا فِيْهِ اِلٰى اَمْرِىْ. (اُصول كافى ص ٢٠)

٢ ــ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ جَآءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِىَ بِهِ الْاِسْلَامَ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِى الْجَنَّةِ. (منيةُ المريد ص ٩)

٣ ــ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ.

(اُصول كافى ص ١٥)

٤ ــ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَاطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنْ مَّظَانِّهٖ وَاقْتَبِسُوْهُ مِنْ اَهْلِهٖ فَاِنَّ تَعْلِيْمَهٗ لِلّٰهِ حَسَنَةٌ وَطَلَبُهٗ عِبَادَةٌ وَ الْمُذَاكَرَةُ بِهٖ تَسْبِيْحٌ وَالْعَمَلُ بِهٖ جِهَادٌ وَّتَعْلِيْمُهٗ مَنْ يُّعَلِّمُهٗ صَدَقَةٌ وَبَذْلُهٗ لِاَهْلِهٖ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ....

(بحارُ الانوار ج ١ ص ٥٥)

٥ ــ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَهُوَ كَالصَّآئِمِ

نَهَارَهُ اَلْقَآئِمِ لَيْلَهُ وَاِنَّ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبُوْقُبَيْسٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

(مُنيةُ المريد ص ٩)

٦ — قَوْلَهُ تَعَالٰى : وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا

(سُورهُ بقره : آيت)

٧ — قَالَ السَّجَّادُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِىْ طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوْهُ وَلَوْ بِسَفْكِ الْمُهَجِ وَخَوْضِ اللُّجَجِ.

(بِحارُ الانوار ج ١ ص ٥٩)

٨ — قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ.

(مُنيةُ المريد ص ١١)

٩ — قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : خَيْرُ مَا تَخَلَّفَ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهٖ ثَلٰثٌ : وَلَدٌ صَالِحٌ يَّدْعُوْ لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِىْ يَبْلُغُهُ اَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ. (مُنية المريد ص ١١)

١٠ — قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عُتَقَآءِ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ.

(بِحارُ الانوار ج ١ ص ٥٨)

١١ — قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ.

(بحارُ الانوار ج ١ ص ٥٧)

١٢ — قَالَ عَلِىٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَلَا يَسْتَحْيِيَنَّ اَحَدٌ اِذَا لَمْ يَعْلَمِ الشَّىْءَ اَنْ يَّتَعَلَّمَهُ.

(نهج البلاغه ص ١١١٣)

۱۳ـ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اَیُّھَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا اَنَّ کَمَالَ الدِّیْنِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ بِہٖ اَلَا وَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ اَوْجَبُ عَلَیْکُمْ مِّنْ طَلَبِ الْمَالِ ... (اُصول کافی ص ۱۵)

۱۴ـ قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اَلْعِلْمُ مَقْرُوْنٌ اِلَی الْعَمَلِ فَمَنْ عَلِمَ عَمِلَ وَمَنْ عَمِلَ عَلِمَ وَالْعِلْمُ یَھْتِفُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَہٗ وَاِلَّا ارْتَحَلَ عَنْہُ. (اصول کافی ص ۲۲)

۱۵ـ قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ: مَنْ اَرَادَ الْحَدِیْثَ لِمَنْفَعَۃِ الدُّنْیَا لَمْ یَکُنْ لَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ نَصِیْبٌ وَمَنْ اَرَادَ بِہٖ خَیْرَ الْاٰخِرَۃِ اَعْطَاہُ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. (بحارالانوار ج ۱ ص ۱۱۱)

۱۶ـ قَالَ السَّجَّادُ عَلَیْہِ السَّلَامُ: حَقُّ سَایِسِکَ بِالْعِلْمِ اَلتَّعْظِیْمُ لَہٗ وَالتَّوْقِیْرُ لِمَجْلِسِہٖ وَحُسْنُ الْاِسْتِمَاعِ اِلَیْہِ وَالْاِقْبَالُ عَلَیْہِ وَاَنْ لَّا تَرْفَعَ عَلَیْہِ صَوْتَکَ وَلَا تُجِیْبَ اَحَدًا یَّسْئَلُہٗ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یُجِیْبُ وَلَا تُحَدِّثَ فِیْ مَجْلِسِہٖ اَحَدًا وَلَا تَغْتَابَ عِنْدَہٗ اَحَدًا وَاَنْ تَدْفَعَ عَنْہُ اِذَا ذُکِرَ عِنْدَکَ بِسُوْءٍ وَاَنْ تَسْتُرَ عُیُوْبَہٗ وَتُظْھِرَ مَنَاقِبَہٗ وَلَا تُجَالِسَ لَہٗ عَدُوًّا وَلَا تُعَادِیَ لَہٗ وَلِیًّا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ شَھِدَ لَکَ مَلَائِکَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنَّکَ قَصَدْتَّہٗ وَ تَعَلَّمْتَ عِلْمَہٗ لِلّٰہِ جَلَّ اسْمُہٗ لَا لِلنَّاسِ.....

.....وَاَمَّا حَقُّ رَعِیَّتِکَ بِالْعِلْمِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا جَعَلَکَ قَیِّمًا لَّھُمْ فِیْمَا اٰتَاکَ مِنَ الْعِلْمِ وَفَتَحَ لَکَ مِنْ خَزَائِنِہٖ فَاِنْ اَحْسَنْتَ فِیْ تَعْلِیْمِ النَّاسِ وَلَمْ تُخْرِقْ

بِهِمْ وَلَمْ تَضْجُرْ عَلَيْهِمْ (وَلَمْ تَتَجَبَّرْ عَلَيْهِمْ خ ل)
زَادَكَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاِنْ اَنْتَ مَنَعْتَ النَّاسَ مِنْ عِلْمِكَ
اَوْخَرَقْتَ بِهِمْ عِنْدَ طَلَبِهِمُ الْعِلْمَ مِنْكَ كَانَ حَقًّا عَلَى
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّسْلُبَكَ الْعِلْمَ وَبَهَآئَهٗ وَيُسْقِطَ مِنَ
الْقُلُوْبِ مَحَلَّكَ.
(مکارم الاخلاق ص ٤٨٤)

١٧ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ
(بحار الانوار ج ١ ص ٧٦)

١٨ – قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ.
(سورة الزمر : آیت ٩)

١٩ – قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ. (سُوره مُجادله : آیت ١١)

٢٠ – قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليہ السلام : وَالْعُلَمَآءُ بَاقُوْنَ مَا بَقِىَ الدَّهْرُ
اَعْيَانُهُمْ مَفْقُوْدَةٌ وَّاَمْثَالُهُمْ فِى الْقُلُوْبِ مَوْجُوْدَةٌ.
(نہجُ البلاغہ ص ١١٤٦)

٢١ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : نَوْمُ الْعَالِمِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ
رَكْعَةٍ يُصَلِّيْهَا الْعَابِدُ. (بحارُ الانوار ج ١ ص ٧٦)

٢٢ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : (فِىْ حَدِيْثٍ) : وَالْعَالِمُ بِمَنْزِلَةِ
الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْمُجَاهِدِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِذَا مَاتَ
الْعَالِمُ انْثَلَمَ فِى الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا تَسُدُّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
(بحارُ الانوار ج ١ ص ٨٢)

۲۳- قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ : (فِیْ حَدِیْثٍ) : وَرَکْعَتَانِ مِنْ عَالِمٍ خَیْرٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً مِّنْ جَاھِلٍ۔

(بحارُ الانوار ج۱ ص ٦٥)

۲٤- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : مُجَانَسَۃُ الْعُلَمَآءِ عِبَادَۃٌ۔

(بحارُ الانوار ج ۱ ص٦٤)

۲٥ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ۔

(بحار الانوار ج ۱ ص ٦١)

۲٦- قَالَ لُقْمَانُ لِاِبْنِہٖ : یَا بُنَیَّ جَالِسِ الْعُلَمَآءَ وَزَاحِمْھُمْ بِرُکْبَتَیْکَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُحْیِی الْقُلُوْبَ بِنُوْرِ الْحِکْمَۃِ کَمَا یُحْیِی الْاَرْضَ بِوَابِلِ السَّمَآءِ ۔ (بحار الانوار ج ۱ ص٦٤)

۲۷ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ : مَنْ اَکْرَمَ فَقِیْھًا مُّسْلِمًا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھُوَ عَنْہُ رَاضٍ وَمَنْ اَھَانَ فَقِیْھًا مُّسْلِمًا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ ۔

(بِحارُ الانوار ج۱ ص ۸۲)

۲۸ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ : اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِجْلَالُ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ. (وسائل الشیعہ ج۲ ص۲۱٤)

۲۹ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ : مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِجْلَالُ الْمُؤْمِنِ ذِی الشَّیْبَۃِ. (وسائل الشیعہ ج ۲ ص۲۱٤)

۳۰ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اِذَآ اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ.

(وسائل الشیعہ ج ۲ ص ۱۱۵)

۳۱ - قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ : اِیَّاکُمْ وَالْمُرَآءَ وَالْخُصُوْمَۃَ

فَاِنَّهُمَا يُمَرِّضَانِ الْقُلُوْبَ عَلَى الْاِخْوَانِ وَيُنْبِتُ عَلَيْهِمَا النِّفَاقَ۔ (اُصول کافی ص ۴۵۱)

۳۲ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِيَّاكُمْ وَالْمُشَاَّدَةَ فَاِنَّهَا تُوْرِثُ الْمُعَرَّةَ وَتُظْهِرُ الْعَوْرَةَ۔ (اُصول کافی ص ۴۵۱)

۳۳ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ لَاحَى الرِّجَالَ ذَهَبَتْ مَرُوَّتُهُ۔

(بحارُ الانوار ج ۱ ص ۱۰۳)

۳۴ - قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ ضَنَّ بِعِرْضِهٖ فَلْيَدَعِ الْمُرَاءَ۔

(نہجُ البلاغہ ص ۱۲۴۵)

۳۵ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِيَّاكُمْ وَالْخُصُوْمَةَ فَاِنَّهَا تَشْتَغِلُ الْقَلْبَ وَتُوْرِثُ النِّفَاقَ وَتَكْسِبُ الضَّغَائِنَ۔

(اُصول کافی ص ۴۵۲)

۳۶ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا يَسْتَكْمِلُ عَبْدٌ حَقِيْقَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَدَعَ الْمُرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا۔

(سفینۃ البحار ج ۲ ص ۵۳۲)

۳۷ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبَيْتٍ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمُرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا۔ (وَسَائِلُ الشیعہ ج ۲ ص ۳۳۲)

۳۸ - قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : (فِيْ حَدِيْثٍ) : وَالْجِدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ۔ (تہذیب ج ۱ ص ۵۳۱)

۳۹ - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (سُورۂ آل عمران: آیت ۱۱۰)

۴۰ ـ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ . (سُورۂ اٰل عمران: آیت ۱۱۴)

۴۱ ـ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (حِكَایَةً عَنْ لُقْمَانَ) : یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. (سُورۃ لقمان: آیت ۱۷)

۴۲ ـ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ.
(سورہ توبہ : آیت ۷۱)

۴۳ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ علیہ السلام یَقُوْلُ: لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَیَسْتَعْمِلَنَّ عَلَیْكُمْ شِرَارُكُمْ فَیَدْعُوْ خِیَارُكُمْ فَلَا یُسْتَجَابُ لَهُمْ.
(فروع کافی ج ۱ ص ۳۴۳)

۴۴ ـ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ علیہ السلام (فِیْ خُطْبَةٍ) : اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَیْثُ مَا عَمِلُوْا مِنَ الْمَعَاصِیْ وَلَمْ یَنْهَهُمُ الرَّبَّانِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ ذٰلِكَ .....
(فروع کافی ج ۱ ص ۳۴۳)

۴۵ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لَا یَزَالُ النَّاسُ (اُمَّتِیْ) بِخَیْرٍ مَا اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ

فَاِذَا لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ نُزِعَتْ مِنْهُمُ الْبَرَكَاتُ وَسُلِّطَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ نَاصِرٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ

(تهذيب ج ٢ ص ٥٨)

٤٦ ـ قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام (فِى حَدِيْثٍ): اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى شُعَيْبٍ النَّبِىِّ اِنِّىْ مُعَذِّبٌ مِّنْ قَوْمِكَ مِائَةَ اَلْفٍ: اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا مِّنْ شِرَارِهِمْ وَسِتِّيْنَ اَلْفًا مِّنْ خِيَارِهِمْ. فَقَالَ عليه السلام: يَارَبِّ هٰؤُلَآءِ الْاَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْاَخْيَارِ؟ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ: دَاهَنُوْا اَهْلَ الْمَعَاصِىْ وَلَمْ يَغْضَبُوْا لِغَضَبِىْ. (فروع كافى ج ١ ص ٣٤٣)

٤٧ ـ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَنْ نَّلْقٰى اَهْلَ الْمَعَاصِىْ بِوُجُوْهٍ مُّكْفَهِرَّةٍ.

(فروع كافى ج ١ ص ٣٤٤)

٤٨ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْشَاهُمْ فِىْ اَرْضِهٖ بِالنَّصِيْحَةِ لِخَلْقِهٖ.

(اصول كافى ص ٤١٤)

٤٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَيَنْصَحُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ كَنَصِيْحَتِهٖ لِنَفْسِهٖ. (اصول كافى ص ٤١٤)

٥٠ ـ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُوْلُ: عَلَيْكَ بِالنُّصْحِ لِلّٰهِ فِىْ خَلْقِهٖ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ اَفْضَلَ مِنْهُ.

(اصول كافى ص ٤١٤)

٥١ ـ عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ حَجَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ عليه السلام

يَقُوْلُ: مَنْ رَّاٰى اَخَاهُ عَلٰى اَمْرٍ يَكْرَهُهٗ فَلَمْ يَرُدَّهٗ عَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ خَانَهٗ ... (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۳۶)

۵۲ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَلْزَمُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوْقِ لِوَلَدِهِمَا مَا يَلْزَمُ الْوَلَدَ لَهُمَا مِنْ عُقُوْقِهِمَا. (فروع کافی ج ۲ ص ۹۴)

۵۳ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رَحِمَ اللّٰهُ وَالِدَيْنِ اَعَانَا وَلَدَهُمَا عَلٰى بِرِّهِمَا. (فروع کافی ج ۲ ص ۹۴)

۵۴ - قَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام: اِنَّ لِلْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ حَقًّا وَّاِنَّ لِلْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ حَقًّا. (نهج البلاغه ص ۱۲۶۴)

۵۵ - قَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام: وَاِنَّمَا قَلْبُ الْحَدَثِ كَالْاَرْضِ الْخَالِيَةِ مَا اُلْقِيَ فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ قَبِلَتْهُ. (نهجُ البلاغه ص ۹۰۳)

۵۶ - قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا حَقُّ ابْنِيْ هٰذَا؟ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تُحْسِنُ اسْمَهٗ وَاَدِّبْهُ وَضَعْهُ مَوْضِعًا حَسَنًا. (فروع کافی ج ۲ ص ۹۴)

۵۷ - قَالَ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اَصْدَقُ الْاَسْمَآءِ مَا سُمِّيَ بِالْعُبُوْدِيَّةِ وَ اَفْضَلُهَا اَسْمَآءُ الْاَنْبِيَآءِ. (فروع کافی ج ۲ ص ۸۶)

۵۸ - قَالَ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِنَّ اَبْغَضَ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ حَارِثٌ وَمَالِكٌ وَخَالِدٌ. (فروع کافی ج ۲ ص ۸۷)

۵۹ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا سَمَّيْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَاَكْرِمُوْهُ وَاَوْسِعُوْا لَهٗ فِي الْمَجْلِسِ وَلَا تُقَبِّحُوْا لَهٗ وَجْهًا. (وسائل الشیعه ج ۳ ص ۱۲۳)

۶۰ - قَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام: وَحَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ يُّحْسِنَ اسْمَهٗ

وَيُحْسِنَ اَدَبَهٗ وَيُعَلِّمَهُ الْقُرْاٰنَ . (نهج البلاغه ص ۱۲۶۴)

۶۱ ـ عَنْ اَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: ... حَتّٰى يَتِمَّ لَهٗ خَمْسُ سِنِيْنَ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ اَيُّهُمَا يَمِيْنُكَ وَاَيُّهُمَا شِمَالُكَ فَاِذَا عَرَفَ ذٰلِكَ حَوِّلْ وَجْهَهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ وَيُقَالُ لَهٗ: اُسْجُدْ ثُمَّ يُتْرَكُ حَتّٰى يَتِمَّ لَهٗ سِتُّ سِنِيْنَ فَاِذَا تَمَّ لَهٗ سِتُّ سِنِيْنَ عُلِّمَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ حَتّٰى يَتِمَّ لَهٗ سَبْعُ سِنِيْنَ فَاِذَا تَمَّ لَهٗ سَبْعُ سِنِيْنَ قِيْلَ لَهٗ: اِغْسِلْ وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ فَاِذَا غَسَلَهُمَا قِيْلَ لَهٗ : صَلِّ، ثُمَّ يُتْرَكُ حَتّٰى يَتِمَّ لَهٗ تِسْعُ فَاِذَا تَمَّتْ لَهٗ عُلِّمَ الْوُضُوْءَ وَضُرِبَ عَلَيْهِ وَاُمِرَ بِالصَّلٰوةِ وَضُرِبَ عَلَيْهَا. (مَكارِمُ الاخلاق ص ۲۵۴)

۶۲ ـ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: عَلِّمُوْا اَوْلَادَكُمُ السَّبَاحَةَ وَالرِّمَايَةَ. (فروع كافى ج ۲ ص ۹۴)

۶۳ ـ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: اَلْغُلَامُ يَلْعَبُ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيَتَعَلَّمُ الْكِتَابَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيَتَعَلَّمُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ سَبْعَ سِنِيْنَ. (فروع كافى ج ۲ ص ۹۴)

۶۴ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ وُلِدَ لَهٗ مَوْلُوْدٌ فَلْيُؤَذِّنْ فِيْ اُذُنِهِ الْيُمْنٰى بِاَذَانِ الصَّلٰوةِ وَلْيُقِمْ فِي الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا عِصْمَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. (فروع كافى ج ۲ ص ۸۸)

۶۵ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلْوَلَدُ سَيِّدٌ سَبْعَ سِنِيْنَ وَعَبْدٌ سَبْعَ سِنِيْنَ وَوَزِيْرٌ سَبْعَ سِنِيْنَ. (مَكارِمُ الاخلاق ص ۲۵۵)

۶۶ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَبَّلَ وَلَدَهٗ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَةً. (فروع كافى ج ۲ ص ۹۵)

٦٧ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ مَاقَبَّلْتُ صَبِيًّا قَطُّ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله هٰذَا رَجُلٌ عِنْدِىْ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ.

(فروع کافی ج ۲ ص ۹۵)

٦٨ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا تَضْرِبُوْا اَطْفَالَكُمْ عَلٰى بُكَائِهِمْ فَاِنَّ بُكَائَهُمْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ: اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ، وَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ: اَلدُّعَآءُ لِوَالِدَيْهِ. (وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۱۳۰)

٦٩ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله: طَهِّرُوْا اَوْلَادَكُمْ يَوْمَ السَّابِعِ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ وَاَسْرَعُ لِنَبَاتِ اللَّحْمِ.

(وسائل الشیعہ ج ۲ ص ۱۲۸)

٧٠ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله: تَوَقَّوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ مِّنْ لَّبَنِ الْبَغِيَّةِ وَالْمَجْنُوْنَةِ فَاِنَّ اللَّبَنَ يُعَدِّىْ.

(مکارم الاخلاق ص ۲۵۶)

٧١ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اَلْمَوْلُوْدُ اِذَا وُلِدَ يُؤَذَّنُ فِىْ اُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَيُقَامُ فِى الْيُسْرٰى. (مکارم الاخلاق ص ۲۶۱)

٧٢ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اَلْعَقِيْقَةُ لَازِمَةٌ لِّمَنْ كَانَ غَنِيًّا وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا اِذَا يَسَّرَ فَعَلَ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ... وَكُلُّ مَوْلُوْدٍ يَرْتَهِنُ بِعَقِيْقَتِهٖ.

(مکارم الاخلاق ص ۲۶۰)

٧٣ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله: اِعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ كَمَا تُحِبُّوْنَ

اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ.

(مکارم الاخلاق ص ۲۵۲)

۷۴ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَاشْتَرٰى تُحْفَةً فَحَمَلَهَا اِلٰى عِيَالِهٖ كَانَ كَحَامِلِ صَدَقَةٍ اِلٰى قَوْمٍ مَّحَاوِيْجَ، وَلْيَبْدَأْ بِالْاِنَاثِ قَبْلَ الذُّكُوْرِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَرَّحَ ابْنَتَهٗ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(مکارم الاخلاق ص ۲۵۴)

۷۵ – قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا.

(سورۃ بنی اسرائیل - آیت ۲۳-۲۴)

۷۶ – قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ. (سورہ لقمان - آیت ۱۴)

۷۷ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(جامع السعادات ج ۲ ص ۲۵۹)

۷۸ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَصْبَحَ مَرْضِيًّا لِّاَبَوَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ اِلَى الْجَنَّةِ. (جامع السعادات ج ۲ ص ۲۵۹)

۷۹ ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام (فِي حَدِيْثٍ): وَاَتَاهُ (النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم) رَجُلٌ اٰخَرُ وَقَالَ: اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ نَشِيْطٌ وَّاُحِبُّ الْجِهَادَ وَلِيْ وَالِدَةٌ تَكْرَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: اِرْجِعْ فَكُنْ مَّعَ وَالِدَتِكَ فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَاُنْسِهَا بُكَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِّنْ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَنَةً. (جامع السعادات ج۲ ص۲۶۰)

۸۰ ـ وَجَاءَ اٰخَرُ اِلَيْهِ (النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم) لِلْجِهَادِ فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَالْزِمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ قَدَمِهَا. (جامع السعادات ج۲ ص۲۶۱)

۸۱ ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَتَتْهُ اُخْتٌ لَّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَفَتَهُ لَهَا فَاَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِيْ وَجْهِهَا ثُمَّ قَامَتْ فَذَهَبَتْ وَجَاءَ اَخُوْهَا فَلَمْ يَصْنَعْ بِهِ مَاصَنَعَ بِهَا فَقِيْلَ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ بِاُخْتِهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ رَجُلٌ فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: لِاَنَّهَا كَانَتْ اَبَرَّ بِوَالِدَيْهَا مِنْهُ. (جامع السعادات ج۲ ص۲۶۰)

۸۲ ـ قَالَ لِلصَّادِقِ عليه السلام رَجُلٌ: اِنَّ لِيْ اَبَوَيْنِ مُخَالِفَيْنِ فَقَالَ بِرَّهُمَا كَمَا تَبِرُّ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّنْ يَّتَوَلَّانَا.

(جامعُ السعادات ج۲ ص۲۶۰)

۸۳ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ اَصْبَحَ مُسْخِطًا لِاَبَوَيْهِ اَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ اِلَى النَّارِ.

(جامعُ السعادات ج۲ ص۲۵۷)

٨٤ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِيَّاكُمْ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَلْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَّ ...

(جامعُ السعادات ج ٢ ص ٢٥٧)

٨٥ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ شَيْئًا هُوَ اَدْنٰى مِنْ اُفٍّ لَنَهٰى عَنْهُ وَهُوَ اَدْنٰى مِنَ الْعُقُوْقِ وَمِنَ الْعُقُوْقِ اَنْ يَّنْظُرَ الرَّجُلُ اِلٰى وَالِدَيْهِ فَيَحِدُّ النَّظَرَ اِلَيْهِمَا.

(جامع السعادات ج ٢ ص ٢٥٨)

٨٦ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ. (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٦٢)

٨٧ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ اَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِاُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلًا يُنَادِى بِالْمُسْلِمِيْنَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

(اُصول کافی ص ٣٩٠)

٨٨ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ شِيْعَتِنَا اَتٰى رَجُلًا مِّنْ اِخْوَانِهٖ فَاسْتَعَانَ بِهٖ فِىْ حَاجَتِهٖ فَلَمْ يُعِنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ اِلَّا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاَنْ يَّقْضِىَ حَوَآئِجَ عُدَّةٍ مِّنْ اَعْدَآئِنَا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (اُصول کافی ص ٤٧٦)

٨٩ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهٗ دَارٌ فَاحْتَاجَ مُؤْمِنٌ اِلٰى سُكْنَاهَا فَمَنَعَهٗ اِيَّاهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مَلَآئِكَتِىْ اَبَخِلَ عَبْدِىْ عَلٰى عَبْدِىْ بِسُكْنَى الدَّارِ ؟ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ لَا يَسْكُنُ جَنَّاتِىْ اَبَدًا. (اُصول کافی ص ٤٧٦)

۹۰ ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : مَنْ سَاَلَهُ اَخُوْهُ الْمُؤْمِنُ حَاجَةً مِّنْ ضُرٍّ فَمَنَعَهُ مِنْ سَعَةٍ وَّهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا مِنْ عِنْدِهٖ اَوْ مِنْ غَيْرِهٖ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوْلَةً يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ حَتّٰى يَفْرُغَ اللّٰهُ مِنْ حِسَابِ الْخَلْقِ.

(بحارالانوار ج ۱۶ ص ۸۰)

۹۱ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يُّحَكِّمُهُمْ فِىْ جَنَّتِهٖ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ ؟ قَالَ مَنْ قَضٰى لِمُؤْمِنٍ حَاجَةً بِنِيَّةٍ.

(وسائل الشيعه ج ۲ ص ۵۲۳)

۹۲ ـ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ : مَنْ قَضٰى لِاَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ حَاجَةً كَانَ كَمَنْ عَبَدَ اللّٰهَ دَهْرَهٗ.

(وسائل الشيعه ج ۲ ص ۵۲۳)

۹۳ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَادِيَةَ مَآءٍ اَوْ نَارٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

(اُصول کافی ص ۳۹۰)

۹۴ ـ قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام : اِنَّهٗ لَيَعْرِضُ لِىْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ فَاُبَادِرُ اِلٰى قَضَآئِهَا مَخَافَةَ اَنْ يَّسْتَغْنِىَ عَنْهَا صَاحِبُهَا.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۸۹)

۹۵ ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا جَآءَ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَقَامَ مَعَهٗ فِىْ حَاجَةٍ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

(مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۴۰۷)

۹۶ ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : مَا قَضٰى مُسْلِمٌ لِّمُسْلِمٍ حَاجَةً اِلَّا

نَادَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: عَلَيَّ ثَوَابُكَ وَلَا أَرْضٰى لَكَ بِدُوْنِ الْجَنَّةِ. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۵۲۳)

۹۷ـ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَمَنْ قَضٰى لِأَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ حَاجَةً قَضَى اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِائَةَ أَلْفِ حَاجَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ أَوَّلُهَا الْجَنَّةُ وَمِنْ ذٰلِكَ أَنْ يُّدْخِلَ قَرَابَتَهُ وَمَعَارِفَهُ وَإِخْوَانَهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لَّا يَكُوْنُوْا أَنْصَابًا.

(وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۲۳)

۹۸ـ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ كُرْبَةً وَهُوَ مُعْسِرٌ يَسَّرَ اللّٰهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَّخَافُهَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ عَوْرَةً مِّنْ عَوْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ فَانْتَفِعُوْا بِالْعَظَمَةِ وَارْغَبُوْا فِي الْخَيْرِ. (اُصول كافى ص ۴۱۰)

۹۹ـ قَالَ صَفْوَانُ الْجَمَّالُ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ: مَيْمُوْنٌ، فَشَكَا إِلَيْهِ تَعَذُّرَ الْكِرَاءِ عَلَيْهِ. فَقَالَ لِيْ: قُمْ فَاعْنِ أَخَاكَ فَقُمْتُ مَعَهُ فَيَسَّرَهُ اللّٰهُ كِرَاهُ فَرَجَعْتُ إِلٰى مَجْلِسِيْ فَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيْكَ؟ فَقُلْتُ: قَضَاهَا (هُ-خ ل) اللّٰهُ- بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ- فَقَالَ: أَمَا أَنْتَ أَنْ تُعِيْنَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ أُسْبُوْعٍ بِالْبَيْتِ مُبْتَدِيًا...

(اُصول كافى ص ۴۰۹)

۱۰۰ـ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَلْخَلْقُ عِيَالِيْ فَاَحَبُّهُمْ اِلَيَّ اَلْطَفُهُمْ بِهِمْ وَاَسْعَاهُمْ فِيْ حَوَآئِجِهِمْ...
(اُصول کافی ص ۴۰۹)

۱۰۱ـ قَالَ الْكَاظِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فِي الْاَرْضِ يَسْعَوْنَ فِيْ حَوَآئِجِ النَّاسِ، هُمُ الْاٰمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اَدْخَلَ عَلٰى مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا فَرَّحَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
(وسائِل الشیعة ج ۲ ص ۵۲۴)

۱۰۲ـ قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِاَخِيْهِ فَلَا تَكُوْنُ عِنْدَهٗ، نِيَّتُهٗ بِهَمِّهَا قَلْبَهٗ، فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِهَمِّهِ الْجَنَّةَ (وسائل الشیعه ج ۲ ص ۵۲۳)

۱۰۳ـ قَالَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: اِنَّ حَوَآئِجَ النَّاسِ اِلَيْكُمْ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ فَلَا تَمَلُّوا النِّعَمَ
(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۹۰)

۱۰۴ـ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَجِبْتُ لِرَجُلٍ يَاْتِيْهِ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فِيْ حَاجَةٍ فَيَمْتَنِعُ عَنْ قَضَآئِهَا وَلَا يَرٰى نَفْسَهٗ لِلْخَيْرِ اَهْلًا! فَهَبْ اَنَّهٗ لَا ثَوَابَ يُرْجٰى وَلَا عِقَابَ يُتَّقٰى اَفَتَزْهَدُوْنَ فِيْ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ؟
(دُرر الحکم ص ۴۹۶)

۱۰۵ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ اَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِاُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.
(اصول کافی ص ۳۹۰)

۱۰۶ـ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ اَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ.
(اصول کافی ص ۳۹۱)

۱۰۷- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : خَيْرُ النَّاسِ مَنِ انْتَفَعَ بِهِ النَّاسُ

(بحارُ الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۲٤)

۱۰۸- قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام : لَيْسَ يَتْبَعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنَ الْاَجْرِ اِلَّا ثَلَاثُ خِصَالٍ : صَدَقَةٌ اَجْرَاهَا فِيْ حَيَاتِهِ فَهِيَ تَجْرِيْ بَعْدَ مَوْتِهِ ، وَسُنَّةٌ هُدًى سَنَّهَا فَهِيَ يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَسْتَغْفِرُ لَهُ.

(بحارُ الانوار ج ۳ ص ۱۷۵)

۱۰۹- قَوْلُهُ تَعَالٰى : اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا.

(سورہ کہف - آیہ ٤٦)

۱۱۰ - عَنْ عُبَيْدَةِ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام يَقُوْلُ : مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۳۰٤)

۱۱۱- قَوْلُهُ تَعَالٰى : اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ.

(سورہ توبہ - آیت ۱۸)

۱۱۲- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَنْ اَمَاطَ عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا يُؤْذِيْهِمْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرَ قِرَآئَةِ اَرْبَعِمِائَةِ اٰيَةٍ كُلُّ حَرْفٍ مِّنْهَا بِعَشْرِ حَسَنَاتٍ.

(بحارُ الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۳۱)

۱۱۳- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمُرُّ عَلَى الْمُدْرَةِ فِي وَسْطِ الطَّرِيْقِ فَيَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِهِ حَتَّى يَنْحِيَهَا بِيَدِهِ عَنِ الطَّرِيْقِ.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرہ ص ۱۳۱)

۱۱۴- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : (فِي حَدِيْثٍ) قَالَ : اِنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ ، قِيْلَ: مَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ اِمَاطَتُكَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.

(بحارُ الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۳۱)

۱۱۵- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .: مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ يَّخْذُلُ اَخَاهُ ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نُصْرَتِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ .

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۲۳)

۱۱۶- قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :وَكُوْنَا لِلظَّالِمِ خَصْمًا وَّلِلْمَظْلُوْمِ عَوْنًا.

(نهجُ البلاغه ص ۹۶۸)

۱۱۷- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِّنْ ظَالِمٍ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَلَكًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِيْ لَحْمَهٗ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ.

(جامعُ السعادات ج ۲ ص ۲۲۱)

۱۱۸- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّعِيْنُ مُؤْمِنًا مَّظْلُوْمًا اِلَّا كَانَ اَفْضَلَ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّاعْتِكَافِهٖ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ... (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۲۳)

۱۱۹- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِنَّ مُؤْمِنًا كَانَ فِيْ مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ فَوَلَعَ بِهٖ فَهَرَبَ مِنْهُ اِلٰى دَارِ الشِّرْكِ ، فَنَزَلَ بِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ

الشِّرْكِ فَاظَلَّهُ وَارْفَقَهُ وَاَضَافَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ : وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَوْكَانَ لَكَ فِيْ جَنَّتِيْ مَسْكَنٌ لَاَسْكَنْتُكَ فِيْهَا وَلٰكِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلٰى مَنْ مَّاتَ بِيْ مُشْرِكًا وَلٰكِنْ يَّا نَارُ هَيِّدِيْهِ وَلَا تُؤْذِيْهِ...

(اُصول کافی ص ۴۰۳)

۱۲۰ـ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِيْ حَدِيْثٍ) : لِاَنَّ نُصْرَةَ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَرِيْضَةٌ وَّاَجِبَةٌ...

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۲۳)

۱۲۱ـ قَوْلُهُ تَعَالٰى : اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (سورہ حجرات۔ آیت ۱۰)

۱۲۲ـ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ وَصِيَّتِهٖ عِنْدَ وَفَاتِهٖ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : اُوْصِيْكُمَا وَجَمِيْعَ وُلْدِيْ وَمَنْ بَلَغَهُ كِتَابِيْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ نَظْمِ اَمْرِكُمْ وَصَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِكُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ جَدَّكُمَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ. (نہج البلاغۃ ص ۹۶۸)

۱۲۳ـ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ سَائِقِ الْحَاجِّ قَالَ : مَرَّ بِنَا الْمُفَضَّلُ وَاَنَا وَخَتَنِيْ نَتَشَاجَرُ فِيْ مِيْرَاثٍ فَوَقَفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ تَعَالَوْا اِلَى الْمَنْزِلِ فَاَتَيْنَاهُ فَاَصْلَحَ بَيْنَنَا بِاَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَوْثَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا مِنْ صَاحِبِهٖ قَالَ : اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ مَّالِيْ وَلٰكِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَرَنِيْ اِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِنَا فِيْ

شَيْءٌ اَنْ اَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَاَفْتَدِ بِهَا مِنْ مَالِهٖ فَهٰذَا مِنْ مَالِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ . (اُصول کافی ص ٤١٤)

١٢٤ــ قَالَ عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ ثَلَاثُوْنَ حَقًّا لَا بَرَاءَةَ لَهٗ مِنْهَا اِلَّا بِالْاَدَاءِ وَالْعَفْوِ :- يَغْفِرُ زَلَّتَهٗ وَيَرْحَمُ عَبْرَتَهٗ وَيَسْتُرُ عَوْرَتَهٗ وَيُقِيْلُ عَثْرَتَهٗ وَيَقْبَلُ مَعْذِرَتَهٗ وَيَرُدُّ غِيْبَتَهٗ وَيُدِيْمُ نَصِيْحَتَهٗ وَيَحْفَظُ خُلَّتَهٗ وَيَرْعٰى ذِمَّتَهٗ وَيَعُوْدُ مَرْضَتَهٗ وَيَشْهَدُ مَيِّتَهٗ وَيُجِيْبُ دَعْوَتَهٗ وَيَقْبَلُ هَدِيَّتَهٗ وَيُكَافِیْ صِلَتَهٗ وَيَشْكُرُ نِعْمَتَهٗ وَيُحْسِنُ نُصْرَتَهٗ وَيَحْفَظُ حَلِيْلَتَهٗ وَيَقْضِیْ حَاجَتَهٗ وَيَسْتَنْجِحُ مَسْاَلَتَهٗ وَيُشَمِّتُ عَطْسَتَهٗ وَيُرْشِدُ ضَالَّتَهٗ وَيَرُدُّ سَلَامَهٗ وَيُطَيِّبُ كَلَامَهٗ وَيَبَرُّ اِنْعَامَهٗ وَيُصَدِّقُ اَقْسَامَهٗ وَيُوَالِیْ وَلِيَّهٗ وَلَا يُعَادِيْهِ يَنْصُرُهٗ ظَالِمًا وَّمَظْلُوْمًا فَاَمَّا نُصْرَتُهٗ ظَالِمًا فَيَرُدُّهٗ عَنْ ظُلْمِهٖ وَاَمَّا نُصْرَتُهٗ مَظْلُوْمًا فَيُعِيْنُهٗ عَلٰى اَخْذِ حَقِّهٖ وَلَا يُسَلِّمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَيُحِبُّ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَيَكْرَهُ لَهٗ مِنَ الشَّرِّ مَا يَكْرَهُ لِنَفْسِهٖ.

(بحار الانوار ج ١٥ کتاب العشرة ص ٦٥)

١٢٥ــ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اٰبَائِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سَبْعَةُ حُقُوْقٍ وَاجِبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ : اَلْاِجْلَالُ لَهٗ فِیْ عَيْنِهٖ وَالْوُدُّ لَهٗ فِیْ صَدْرِهٖ وَالْمُوَاسَاةُ لَهٗ فِیْ مَالِهٖ وَاَنْ يُّحَرِّمَ غِيْبَتَهٗ وَاَنْ يَّعُوْدَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ وَاَنْ

يُشَيِّعُ جَنَازَتَهُ وَاَنْ لَّايَقُوْلَ بَعْدَ مَوْتِهِ اِلَّا خَيْرًا.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۶۱)

۱۲۶ - قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يُّشْبِعَ جُوْعَتَهُ وَيُوَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُفَرِّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَ يَقْضِيَ دَيْنَهُ فَاِذَا مَاتَ خَلَّفَهُ فِيْ اَهْلِهِ وَ وُلْدِهِ.

(اُصول کافی ص ۳۹۳)

۱۲۷ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ عَيْنُهُ وَ دَلِيْلُهُ لَايَخُوْنُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَايَغُشُّهُ وَلَا يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفُهُ

(اُصول کافی ص ۳۹۲)

۱۲۸ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيَكْسِهٖ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۴۱)

۱۲۹ - قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فِيْ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اِذَا اسْتَعْمَلْتُمْ مَّامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فِيْ شَيْءٍ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فَاعْمَلُوْا مَعَهُمْ فِيْهِ

..... (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۴۱)

۱۳۰ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ: مَنْ سَافَرَ وَحْدَهُ وَمَنَعَ رِفْدَهُ وَ ضَرَبَ عَبْدَهُ. (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۴۱)

۱۳۱ - عَنْ يَاسِرِ الْخَادِمِ وَنَادِرٍ قَالَا: قَالَ لَنَا اَبُوالْحَسَنِ عليه السلام: اِنْ قُمْتُ عَلٰى رُءُوْسِكُمْ وَاَنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ فَلَاتَقُوْمُوْا حَتّٰى

تَفَرَّغُوْا ... (بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۴۱)

۱۳۲- اَتٰی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ سُوْقَ الْکَرَابِیْسِ فَاشْتَرٰی ثَوْبَیْنِ اَحَدُهُمَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَالْاٰخَرَ بِدِرْهَمَیْنِ، فَقَالَ: یَا قَنْبَرُ خُذِ الَّذِیْ بِثَلَاثَةٍ. قَالَ: اَنْتَ اَوْلٰی بِهٖ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! تَصْعَدُ الْمِنْبَرَ وَتَخْطِبُ النَّاسَ ، قَالَ: یَا قَنْبَرُ اَنْتَ شَابٌّ وَّلَكَ سُرَّةُ الشَّبَابِ وَاَنَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَّبِّیْ اَنْ اَتَفَضَّلَ عَلَیْكَ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۴۱)

۱۳۳- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: عَلَیْكُمْ بِغِضَارِ الْخَدَمِ فَاِنَّهٗ اَقْوٰی لَكُمْ فِیْمَا تُرِیْدُوْنَ. (بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۴۱)

۱۳۴- قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ وَصِیَّتِهٖ لِاِبْنِهِ الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ: وَاجْعَلْ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِنْ خَدَمِكَ عَمَلًا تَاْخُذُهٗ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ لَّا یَتَوَاكَلُوْا فِیْ خِدْمَتِكَ. (نهج البلاغة ص ۹۳۰)

۱۳۵- بَعَثَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ غُلَامًا لَّهٗ فِیْ حَاجَةٍ فَاَبْطَاَ فَخَرَجَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی اَثَرِهٖ لِمَا اَبْطَاَ عَلَیْهِ فَوَجَدَهٗ نَائِمًا فَجَلَسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ یُرَوِّحُهٗ حَتّٰی انْتَبَهَ، قَالَ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ : یَا فُلَانُ وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ لَكَ تَنَامُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ، لَكَ اللَّیْلُ وَلَنَا مِنْكَ النَّهَارُ.

(روضۂ کافی۔ طبع تهران ص ۸۷ حدیث ۵۰)

۱۳۶- قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ.

(سوره بقره - آیت ۱۰۴)

۱۳۷- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّمَا وُضِعَتِ الزَّكٰوةُ اخْتِبَارًا لِلْاَغْنِيَاءِ وَمَعُوْنَةً لِلْفُقَرَاءِ وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اَدَّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ مَا بَقِيَ مُسْلِمٌ فَقِيْرًا مُحْتَاجًا وَلَاسْتَغْنٰى بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَنَّ النَّاسَ مَا افْتَقَرُوْا وَلَا احْتَاجُوْا وَلَاجَاعُوْا وَلَاعَرَوْا اِلَّا بِذُنُوْبِ الْاَغْنِيَاءِ وَحَقِيْقٌ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّمْنَعَ رَحْمَتَهٗ مِمَّنْ مَّنَعَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ مَالِهٖ ....

(من لا يحضره الفقيه ص ۱۵۱)

۱۳۸- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ لِلْفُقَرَاءِ فِيْ اَمْوَالِ الْاَغْنِيَاءِ فَرِيْضَةً لَا يُحْمَدُوْنَ اِلَّا بِاَدَائِهَا وَ هِيَ الزَّكٰوةُ، بِهَا حَقَنُوْا دِمَائَهُمْ وَبِهَا سُمُّوْا مُسْلِمِيْنَ.

(فروع کافی ج ۱ ص ۱۴۰)

۱۳۹- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الزَّكٰوةَ فِيْ كُلِّ اَلْفٍ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لِاَنَّهٗ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ فَعَلِمَ غِنَاهُمْ وَفَقْرَهُمْ وَقُوَّتَهُمْ وَضَعْفَهُمْ فَجَعَلَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ مِسْكِيْنًا لَوْلَا ذٰلِكَ لَزَادَهُمُ اللّٰهُ لِاَنَّهٗ خَالِقُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ.

(من لا يحضره الفقيه ص ۱۵۱)

۱۴۰- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ (فِيْ حَدِيْثٍ): حَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ (وَمِثْلُهٗ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ضِمْنِ رِوَايَةٍ،

وَعَنْ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى)

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤)

١٤١ـ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : ثُمَّ اِنَّ الزَّكٰوةَ جُعِلَتْ مَعَ الصَّلٰوةِ قُرْبَانًا لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَمَنْ اَعْطَاهَا طَيِّبَ النَّفْسِ بِهَا فَاِنَّهَا تُجْعَلُ لَهٗ كَفَارَةً وَّمِنَ النَّارِ حِجَازًا وَّوِقَايَةً فَلَا يَتْبَعَنَّهَا اَحَدٌ نَفْسَهٗ وَلَا يُكْثِرَنَّ عَلَيْهَا لَهَفَهٗ.

(نهج البلاغه ص ٦٣٥)

١٤٢ـ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي الزَّكٰوةِ فَاِنَّهَا تُطْفِئُ غَضَبَ رَبِّكُمْ. (كتاب سليم بن قيس طبع نجف ص ١٥)

١٤٣ـ قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام: وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اِذَا مُنِعَتِ الزَّكٰوةُ مُنِعَتِ الْاَرْضُ بَرَكَاتِهَا.

(فروع كافى ج ١ ص ١٤٢)

١٤٤ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: مَنْ مَّنَعَ قِيْرَاطًا مِّنَ الزَّكٰوةِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُسْلِمٍ. (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٥)

١٤٥ـ قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ : قُمْ يَا فُلَانُ قُمْ يَا فُلَانُ قُمْ يَا فُلَانُ حَتّٰى اَخْرَجَ خَمْسَةَ نَفَرٍ فَقَالَ: اُخْرُجُوْا مِنْ مَّسْجِدِنَا لَا تُصَلُّوْا فِيْهِ وَاَنْتُمْ لَا تُزَكُّوْنَ. (من لايحضره الفقيه ص ١٥٢)

١٤٦ـ سُئِلَ اَبُوْجَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ وَمَا عَمِلَ النَّاسُ فِيْهَا فَقَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عليه السلام: هِيَ خَوَاتِيْمُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ جَعَلَهَا اللّٰهُ مَصْلِحَةً لِّخَلْقِهٖ وَبِهَا تَسْتَقِيْمُ

شُئُونُهُمْ وَمَطَالِبُهُمْ فَمَنْ اَكْثَرَ لَهٗ مِنْهَا فَقَامَ بِحَقِّ اللّٰهِ فِيْهَا وَاَدّٰى زَكٰوتَهَا فَذَاكَ الَّذِیْ طَابَتْ وَخَلُصَتْ لَهٗ وَمَنْ اَكْثَرَ لَهٗ مِنْهَا فَبَخِلَ بِهَا وَلَمْ يُؤَدِّ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا وَاتَّخَذَ مِنْهَا الْاٰنِيَةَ فَذَاكَ الَّذِیْ حَقَّ عَلَيْهِ وَعِيْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ كِتَابِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤)

١٤٧- قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَالَّذِيْنَ فِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ. (سورہ معارج- آیت ٢٥-٢٦)

١٤٨- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِیْ حَدِيْثٍ) وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فِیْ اَمْوَالِ الْاَغْنِيَاءِ حُقُوْقًا غَيْرَ الزَّكٰوةِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: وَالَّذِيْنَ فِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ فَالْحَقُّ الْمَعْلُوْمُ غَيْرَ الزَّكٰوةِ وَهُوَ شَیْءٌ يَفْرِضُهُ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِیْ مَالِهٖ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّفْرِضَهٗ عَلٰى قَدْرِ طَاقَتِهٖ وَسِعَةِ مَالِهٖ فَيُؤَدِّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلٰى نَفْسِهٖ اِنْ شَآءَ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَّاِنْ شَآءَ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ وَّاِنْ شَآءَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَيْضًا: يُنْفِقُوْنَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَالْمَاعُوْنَ اَيْضًا هُوَ الْقَرْضُ يُقْرِضُهٗ وَالْمَتَاعُ يُعِيْرُهٗ وَالْمَعْرُوْفُ يَصْنَعُهٗ وَمِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَيْضًا فِی الْمَالِ مِنْ غَيْرِ الزَّكٰوةِ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ: اَلَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ

اَنْ يُّوْصَلَ . وَمَنْ اَدّٰى مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ ... (فروع کافی ج ۱ ص ۱۴۰)

۱۴۹- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَتَرَوْنَ اِنَّمَا فِى الْمَالِ زَكٰوةٌ وَحْدَهَا مَا فَرَضَ اللّٰهُ فِى الْمَالِ مِنْ غَيْرِ الزَّكٰوةِ اَكْثَرُ تُعْطِى مِنْهُ الْقَرَابَةَ وَالْمُعْتَرِضَ لَكَ مِمَّنْ يَّسْاَلُكَ .

(فروع کافی ج ۱ ص ۱۵۶)

۱۵۰- عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَالَّذِيْنَ فِىْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اَهُوَ سِوَى الزَّكٰوةِ ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُوَ الرَّجُلُ يُؤْتِيْهِ اللّٰهُ الثَّرْوَةَ مِنَ الْمَالِ فَيُخْرِجُ مِنْهُ (مِنَ) الْاَلْفِ وَالْاَلْفَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ الْاٰلَافِ وَالْاَقَلَّ وَالْاَكْثَرَ فَيَصِلُ بِهٖ رَحِمَهٗ وَيَحْمِلُ بِهٖ الْكَلَّ عَنْ قَوْمِهٖ . (فروع کافی ج ۱ ص ۱۴۰)

۱۵۱- عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِىِّ اَنَّ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهٗ : يَا عَمَّارُ اَنْتَ رَبُّ مَالٍ كَثِيْرٍ ؟ قَالَ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ . قَالَ : فَتُؤَدِّىْ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِنَ الزَّكٰوةِ ؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ : فَتُخْرِجُ الْحَقَّ الْمَعْلُوْمَ مِنْ مَّالِكَ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ : فَتَصِلُ قَرَابَتَكَ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ : فَتَصِلُ اِخْوَانَكَ ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَمَّارُ ! اِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى وَالْبَدَنَ يَبْلٰى وَالْعَمَلَ يَبْقٰى وَالدَّيَّانَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ . يَا عَمَّارُ اِنَّهٗ مَا قَدَّمْتَ فَلَنْ يَّسْبِقَكَ وَمَا اَخَّرْتَ فَلَنْ يَّلْحَقَكَ .

(فروع کافی ج ۱ ص ۱۴۱)

۱۵۲ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ امْرِءٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ. (جامع السعادات ج ۲ ص ۱۴۳)

۱۵۳ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.
(جامع السعادات ج۲ ص ۱۴۴)

۱۵۴ - قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ غِنًى لَمْ يَزَلْ فِيْ سِتْرٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةٌ.
(اُصول کافی ص ۴۱۲)

۱۵۵ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: دَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ ..... اِسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ .... وَهِيَ تَقَعُ فِيْ يَدِ الرَّبِّ تَعَالٰى قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِيْ يَدِ الْعَبْدِ.
(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۴۴)

۱۵۶ - قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام: اَلْبِرُّ وَالصَّدَقَةُ يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَيَزِيْدَانِ فِي الْعُمُرِ وَيَدْفَعَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا سَبْعِيْنَ مِيْتَةَ سُوْءٍ
(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۴۴)

۱۵۷ - سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ ﷺ: اَنْ تَتَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ، تَاْمَلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَاقَةَ وَلَا تُمَهِّلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا. (جامع السعادات ج ۲ ص ۱۴۵)

۱۵۸ - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. (سورہ بقرہ آیت ۲۶۲)

۱۵۹ - قَوْلُهٗ تَعَالٰی : یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَایُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَکَهٗ صَلْدًا لَایَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَایَهْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ. وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ کَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُکُلَهَا ضِعْفَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ.

(سورہ بقرہ - آیت ۲۶۴-۲۶۵)

۱۶۰ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ اَسْدٰی اِلٰی مُؤْمِنٍ مَعْرُوْفًا ثُمَّ اٰذَاهُ بِالْکَلَامِ اَوْ مَنَّ عَلَیْهِ فَقَدْ اَبْطَلَ اللّٰهُ صَدَقَتَهٗ.

(وسائل الشیعہ ج ۲ ص ۵۵)

۱۶۱ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْمَنَّانُ بِمَا یُعْطِیْ لَایُکَلِّمُهُ اللّٰهُ وَلَایَنْظُرُ اِلَیْهِ وَلَا یُزَکِّیْهِ ....

(مجمع البیان چاپ صیدا ج ۱ ص ۳۷۵)

۱۶۲ - قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِذَا نَاوَلْتُمُ السَّائِلَ فَلْیُرَدِّ الَّذِیْ نَاوَلَهٗ یَدُهٗ اِلٰی فِیْهِ فَیُقَبِّلُهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۳۱)

۱۶۳ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ (وَعَدَّ مِنْهَا) وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَمْ تَعْلَمْ یَمِیْنُهٗ مَا تُنْفِقُ

شِمَالُهٗ.

(مجمع البیان ج۱ ص ۳۸۵)

۱۶۴- قَوْلُهٗ تَعَالٰی : وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا . (سورہ فرقان آیت ۶۷)

۱۶۵- قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ : اَلْکَمَالُ کُلُّ الْکَمَالِ فِیْ ثَلَاثَةٍ فَذَکَرَ فِی الثَّالِثَةِ اَلتَّقْدِیْرَ فِی الْمَعِیْشَةِ .

(وسائل الشیعة ج۲ ص۵۳۴)

۱۶۶- قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ : مَاخَیْرَ فِیْ رَجُلٍ لَایَقْتَصِدُ فِیْ مَعِیْشَتِهٖ مَایَصْلَحُ لَا لِدُنْیَاهُ وَلَا لِاٰخِرَتِهٖ .

(وسائل الشیعة ج۲ ص۵۳۴)

۱۶۷- قَوْلُهٗ تَعَالٰی : وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ. (سورہ اسراء آیت ۲۶)

۱۶۸- قَوْلُهٗ تَعَالٰی : وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا.

(سورہ بقرہ آیت ۲۷۵)

۱۶۹- قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ : مَامِنْ مُّسْلِمٍ اَقْرَضَ مُسْلِمًا قَرْضًا حَسَنًا یُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حُسِبَ لَهٗ اَجْرُهَا کَحِسَابِ الصَّدَقَةِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْهِ. (وسائل الشیعة ج۲ ص۶۲۱)

۱۷۰- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: رَاَیْتُ مَکْتُوْبًا عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ: اَلصَّدَقَةُ بِعَشَرَةٍ وَالْقَرْضُ بِثَمَانِیَةَ عَشَرَ. فَقُلْتُ یَاجِبْرِیْلُ وَلِمَ ذٰلِكَ وَالَّذِیْ یَتَصَدَّقُ لَا یُرِیْدُ الرُّجُوْعَ وَالَّذِیْ یُقْرِضُ یُعْطِیْ لِاَنْ یُّرْجِعَهٗ ؟ فَقَالَ نَعَمْ هُوَکَذٰلِكَ وَلٰکِنْ مَا کُلُّ مَنْ یَّاْخُذُ الصَّدَقَةَ لَهٗ بِهَا حَاجَةٌ فَالصَّدَقَةُ قَدْ تَصِلُ اِلٰی غَیْرِ الْمُسْتَحِقِّ

وَالْقَرْضُ لَا يَصِلُ اِلَّا اِلَى الْمُسْتَحِقِّ وَلِذَا صَارَ الْقَرْضُ اَفْضَلَ مِنَ الصَّدَقَةِ . (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٩٠)

١٧١ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ فَاِنَّهُ شَيْنٌ لِلدِّيْنِ وَهُوَ هَمٌّ بِاللَّيْلِ وَذِلٌّ بِالنَّهَارِ .

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٨)

١٧٢ – قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : خَفِّفُوا الدَّيْنَ فَاِنَّ فِيْ خِفَّةِ الدَّيْنِ زِيَادَةُ الْعُمُرِ . (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٨)

١٧٣ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ ؟ قَالَ نَعَمْ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢٠)

١٧٤ – قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ طَلَبَ هٰذَا الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهِ لِيَعُوْدَ بِهِ عَلٰى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَاِنْ غَلَبَ عَلَيْهِ فَلْيَسْتَدِنْ عَلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ مَا يَقُوْتُ بِهِ عِيَالَهُ . فَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يَقْضِهِ كَانَ عَلَى الْاِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَضَآؤُهُ . (فروع كافى ج ١ ص ٣٥٣)

١٧٥ – قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الدَّايِنِ مَا لَمْ يَكُنْ دَيْنُهُ فِيْ اَمْرٍ يَكْرَهُهُ اللّٰهُ . (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٩)

١٧٦ – عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِنَّهُ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِيْنَارَانِ دَيْنًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ حَتّٰى ضَمِنَهَا بَعْضُ قَرَابَتِهِ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

عليه السلام : ذٰلِكَ الْحَقُّ. ثُمَّ قَالَ : اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِيَتَّعِظُوا وَلِيَرُدَّ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلِئَلَّا يَسْتَخِفُّوا بِالدَّيْنِ ... (فروع كافى ج ١ ص ٣٥٣)

١٧٧- قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام : كُلُّ ذَنْبٍ يُكَفِّرُهُ الْقَتْلُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا الدَّيْنَ، لَا كَفَّارَةَ لَهُ اِلَّا اَدَاءُهُ اَوْ يَقْضِىَ صَاحِبُهُ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِى لَهُ الْحَقُّ. (فروع كافى ج ١ ص ٣٥٤)

١٧٨- قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : لَيْسَ ذَنْبٌ اَعْظَمَ عِنْدَ اللّٰهِ بَعْدَ الْكَبَائِرِ مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لِرِجَالٍ وَلَيْسَ لَهُ مَا يَقْضِى عَنْهُ. (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٩)

١٧٩- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : مَنِ اسْتَدَانَ دَيْنًا فَلَمْ يَنْوِ قَضَاءَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ. (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢١)

١٨٠- قَالَ عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : فِى وَصِيَّتِهِ لِاِبْنِهِ : اِعْلَمْ يَا بُنَىَّ اِنَّهُ مَنِ اسْتَدَانَ دَيْنًا وَنَوٰى قَضَاءَهُ فَهُوَ فِى اَمَانِ اللّٰهِ حَتّٰى يَقْضِيَهُ وَاِنْ لَمْ يَنْوِ قَضَاءَهُ فَهُوَ سَارِقٌ.
(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٩)

١٨١- قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : وَمَنْ مَطَلَ عَلٰى ذِى حَقٍّ حَقَّهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَدَاءِ حَقِّهِ فَعَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَطِيئَةُ عِشَارٍ.
(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢٢)

١٨٢- قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام : مَنْ حَبَسَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مَخَافَةَ اَنَّهُ اِذَا خَرَجَ ذٰلِكَ الْحَقُّ مِنْ يَدِهِ اَنْ يَفْتَقِرَ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَقْدَرُ اَنْ يُفْقِرَهُ

مِنْهُ عَلٰى اَنْ يُّغْنِيَ نَفْسَهُ بِحَبْسِ ذٰلِكَ الْحَقِّ .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۶۲۱)

۱۸۳ـ فِقْهُ الرِّضَا. رُوِيَ : كَمَا لَا يَحِلُّ لِلْغَرِيْمِ الْمَطَلُ وَهُوَ مُوْسِرٌ كَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِصَاحِبِ الْمَالِ اَنْ يُّعْسِرَ الْمُعْسِرَ.

(مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۳۹۰)

۱۸۴ـ قَوْلُهُ تَعَالٰى : وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسِرَةٍ وَّاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

(سوره بقره-آیت ۲۸۰)

۱۸۵ـ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: لَا تُبَاعُ الدَّارُ وَلَا الْجَارِيَةُ فِي الدَّيْنِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا بُدَّ لِلرَّجُلِ مِنْ ظِلٍّ يَّسْكُنُهُ .....

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۵۴)

۱۸۶ـ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ هَاشِمٍ: اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ عُمَيْرٍ كَانَ رَجُلًا بَزَّازًا فَذَهَبَ مَالُهُ وَافْتَقَرَ وَكَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ عَشَرَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ فَبَاعَ دَارًا لَّهُ كَانَ يَسْكُنُهَا بِعَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَحَمَلَ الْمَالَ اِلٰى بَابِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ فَقَالَ هٰذَا مَالُكَ الَّذِيْ لَكَ عَلَيَّ. قَالَ وَرِثْتَهُ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ وُهِبَ لَكَ قَالَ: لَا. فَقَالَ : هُوَ مِنْ ثَمَنِ ضَيْعَةٍ بِعْتَهَا ؟ فَقَالَ : لَا . فَقَالَ : مَا هُوَ ؟ فَقَالَ بِعْتُ دَارِيَ الَّتِيْ اَسْكُنُهَا لِاَقْضِيَ دَيْنِيْ. فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ : حَدَّثَنِيْ زُرَيْحٌ الْمُحَارِبُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : لَا يُخْرِجُ الرَّجُلُ

مِنْ مَسْقَطِ رَاْسِهٖ بِالدَّيْنِ." اِدْفَعْهَا فَلَاحَاجَةَ لِيْ فِيْهَا وَاِنِّيْ لَمُحْتَاجٌ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا اِلٰى دِرْهَمٍ وَمَايَدْخُلُ مِلْكِيْ مِنْ هٰذَا دِرْهَمٌ. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۶۲۲)

۱۸۷- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوَّلُ شَيْءٍ يُبْدَاُ بِهٖ مِنَ الْمَالِ: اَلْكَفَنُ ثُمَّ الدَّيْنُ ثُمَّ الْوَصِيَّةُ ثُمَّ الْمِيْرَاثُ.

(مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۴۹۱)

۱۸۸- قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام: اِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ دَيْنٌ اِلٰى اَجَلٍ وَ مَاتَ الرَّجُلُ حَلَّ الدَّيْنُ. (وسائل الشيعه ج۲ ص۶۲۳)

۱۸۹- قَالَ الرِّضَا عليه السلام: وَاِنْ كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ مَّالٌ وَّضَمِنَهٗ رَجُلٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَقَبِلْتَ ضَمَانَتَهٗ فَالْمَيِّتُ قَدْ بَرِئَ مِنْهُ وَقَدْ لَزِمَ الضَّامِنَ رَدُّهٗ عَلَيْكَ.

(مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۴۹۱)

۱۹۰- قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: عَاقِبْ اَخَاكَ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ وَارْدُدْ شَرَّهٗ بِالْاِنْعَامِ عَلَيْهِ. (نهج البلاغة ص ۱۱۵۵)

۱۹۱- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ. (سوره آل عمران آيت ۱۳۴)

۱۹۲ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سوره نور آيت ۲۲)

۱۹۳ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ...

(سُوره شورٰى آيت ۴۰)

۱۹۴ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى خَيْرِ اَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؟ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ. (اصول کافی، ص ۳۶۱)

۱۹۵ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِالْعَفْوِ فَاِنَّ الْعَفْوَ لَا يَزِيْدُ الْعَبْدَ اِلَّا عِزًّا فَتَعَافَوْا يُعِزُّكُمُ اللّٰهُ. (اصول کافی ، ص ۳۶۱)

۱۹۶ـ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: اِذَا قَدَرْتَ عَلٰى عَدُوِّكَ فَاجْعَلِ الْعَفْوَ عَنْهُ شُكْرًا لِّلْقُدْرَةِ عَلَيْهِ. (نهج البلاغه ص ۱۰۸۲)

۱۹۷ـ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: اَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ اَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوْبَةِ. (نهج البلاغه ص ۱۱۰۲)

۱۹۸ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ مُرُوَّتُنَا الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَنَا. (وسائل الشیعه ج ۲ ص ۲۲۴)

۱۹۹ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اَلْعَفْوُ عِنْدَ الْقُدْرَةِ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمُتَّقِيْنَ. (سفینة البحار ج ۲ ص ۲۰۷)

۲۰۰ـ قَوْلُهٗ تَعَالٰى : وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ. يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ. فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ. اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ

النَّاسُ قَالُوٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ
السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ . وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ
اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ . اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ
فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ . اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا
الضَّلَالَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا
مُهْتَدِيْنَ . مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ
اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ
ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ . صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ
اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمَاتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ
يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ
الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكَافِرِيْنَ . يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ
اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ
عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ . (سوره بقره آیت ۸ ــ ۲۰)

۲۰۱ــ قَوْلُهٗ تَعَالٰى : بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا.
اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا. وَقَدْ
نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتَابِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيَاتِ اللّٰهِ
يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا
فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ

الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا.

(سوره نساء. آیت ۱۳۷-۱۴۰)

۲۰۲- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ.

(سوره توبه - آیت ۶۸)

۲۰۳- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ جِذْعِ النَّخْلِ اَرَادَ صَاحِبُهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهٖ فِيْ بَعْضِ بِنَائِهٖ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهٗ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اَرَادَ فَحَوَّلَهٗ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهٗ فَكَانَ اٰخِرُ ذٰلِكَ اَنْ اَحْرَقَهٗ بِالنَّارِ.

(اصول کافی ص ۴۸۵)

۲۰۴- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا زَادَ خُشُوْعُ الْجَسَدِ عَلٰى مَا فِي الْقَلْبِ فَهُوَ عِنْدَنَا نِفَاقٌ. (اصول کافی ص ۴۸۵)

۲۰۵- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَلِلْمُنَافِقِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ.

(بحار الانوار ج ۱۵-جزء ۳ ص ۳۰)

۲۰۶- قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ: ... وَلِلْمُنَافِقِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يُخَالِفُ لِسَانُهٗ قَلْبَهٗ وَقَلْبُهٗ فِعْلَهٗ وَ عَلَانِيَتُهٗ سَرِيْرَتَهٗ.

(بحار الانوار ج ۱۵-جزء ۳ ص ۳۰)

۲۰۷- عَنِ الْبَاقِرِ عليه السلام قَالَ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَّكُوْنُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ يَطْرِيْ اَخَاهُ شَاهِدًا وَّيَاْكُلُهٗ غَائِبًا، اِنْ

اُعْطِیَ حَسَدَهٗ وَاِنِ ابْتُلِیَ خَذَلَهٗ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۷۳)

۲۰۸- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ کَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۷۳)

۲۰۹- قَوْلُهٗ تَعَالٰی: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ. (سورہ حجرات آیت ۱۲)

۲۱۰- قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام: سُوْٓءُ الظَّنِّ بِالْمُحْسِنِ شَرُّ الْاِثْمِ وَاَقْبَحُ الظُّلْمِ. (غرر الحکم ج ۱ ص ۴۳۳)

۲۱۱- قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَیْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَآءُ عَلَی الثِّقَةِ بِالظَّنِّ.

(نہج البلاغہ ص ۱۲۴۴)

۲۱۲- قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَا تَظُنَّنَّ بِکَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ اَحَدٍ سُوْٓءًا وَّ اَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِی الْخَیْرِ مَحْتَمَلًا.

(نہج البلاغہ ص ۱۲۴۴)

۲۱۳- قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ.... وَاَنْ لَّا یُکَذِّبَهٗ. (اصول کافی ص ۳۹۴)

۲۱۴- قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلشِّرِّیْرُ لَا یَظُنُّ بِاَحَدٍ خَیْرًا لِاَنَّهٗ لَا یَرَاهُ اِلَّا بِطَبْعِ نَفْسِهٖ. (غرر الحکم ج ۱ ص ۸۰)

۲۱۵- رُوِیَ اَنَّهٗ ﷺ کَانَ یُکَلِّمُ زَوْجَتَهٗ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیِّ ابْنِ اَخْطَبٍ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: یَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِیْ صَفِیَّةُ. فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَظُنُّ بِكَ اِلَّاخَيْرًا قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْكَ. (جامع السعادات ج۱ ص ۲۸۳)

۲۱۶- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَاذْكُرْ فِى الْكِتَابِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا. (سورہ مریم آیت ۴۱)

۲۱۷- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: (حِكَايَةً عَنْ رَّسُوْلِ مَلِكِ مِصْرَ) اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا ... (سورہ یوسف آیت ۴۶)

۲۱۸- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَاذْكُرْ فِى الْكِتَابِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا.

(سورہ مریم آیت ۵۴)

۲۱۹- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَاذْكُرْ فِى الْكِتَابِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا. (سورہ مریم آیت ۵۶)

۲۲۰- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا.

(سورہ مریم آیت ۵۰)

۲۲۱- قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَةِ اِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

(اصول کافی ص ۳۶۰)

۲۲۲- قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: لَا تَغُرُّوْا بِصَلَاتِهِمْ وَلَا بِصِيَامِهِمْ فَاِنَّ الرَّجُلَ رُبَمَا لَهِجَ بِالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ حَتّٰى لَوْ تَرَكَهٗ اِسْتَوْحَشَ وَلٰكِنِ اخْتَبِرُوْهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيْثِ وَ اَدَآءِ الْاَمَانَةِ. (اصول کافی ص ۳۶۰)

۲۲۳- قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ صَدَقَ لِسَانُهٗ زَكّٰى عَمَلُهٗ.

(وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۲٤- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّیْ غَدًا وَّاَوْجَبَكُمْ عَلَیَّ شَفَاعَةً اَصْدَقُكُمْ لِلْحَدِيْثِ وَاَدَاكُمْ لِلْاَمَانَةِ...

(وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۲۵- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اُوْصِيْكَ يَا عَلِیُّ فِیْ نَفْسِكَ بِخِصَالٍ اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُ ... اَلْاُوْلٰى: اَلصِّدْقُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْكَ كِذْبَةٌ اَبَدًا. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۲٦- قَالَ عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَلْزِمُوا الصِّدْقَ فَاِنَّهٗ مَنْجَاةٌ.

(بحار الانوار ج ۱۵ جزء ۲ ص ۱۲۵)

۲۲۷- قَوْلُهٗ تَعَالٰى : اِنَّمَا يَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ. (سوره نحل آيت ۱۰۶)

۲۲۸- قَوْلُهٗ تَعَالٰى : اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ.

(سوره زمر آيت ۳)

۲۲۹- قَوْلُهٗ تَعَالٰى : وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ. (سوره زمر آيت ۶۰)

۲۳۰- قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَثُرَ كِذْبُهٗ ذَهَبَ بَهَآئُهٗ. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۳۳)

۲۳۱- قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِلشَّرِّ اَقْفَالًا وَّجَعَلَ مَفَاتِيْحَ تِلْكَ الْاَقْفَالِ الشَّرَابَ وَالْكِذْبُ شَرٌّ مِّنَ الشَّرَابِ. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۳۳)

۲۳۲- قَالَ الْإِمَامُ الْعَسْكَرِيُّ عليه السلام : جُعِلَتِ الْخَبَائِثُ كُلُّهَا فِي بَيْتٍ وَّجُعِلَ مِفْتَاحُهَا الْكِذْبُ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۳۱۸)

۲۳۳- قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عليه السلام: اَلْكِذْبُ هُوَ خَرَّابُ الْإِيْمَانِ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۳۱۸)

۲۳٤- قَالَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: لَا يَجِدُ عَبْدُ طَعْمَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْكِذْبَ جِدَّهٗ وَهَزْلَهٗ .

(وسائل الشيعة ج۲ ص ۲۳٤)

۲۳۵- قَالَ اَبُوالْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ نَعَمْ. قِيْلَ وَيَكُوْنُ بَخِيْلًا؟ قَالَ نَعَمْ. قِيْلَ وَيَكُوْنُ كَذَّابًا؟ قَالَ لَا .

(وسائل الشيعه ج ۲ ص۲۳۳)

۲۳٦- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: اَلْكِذْبُ يَنْقُصُ الرِّزْقَ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۳۱۷)

۲۳۷- قَالَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: اِعْتِيَادُ الْكِذْبِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ.

(سفينة البحار ج ۲ ص ٤۷۳)

۲۳۸- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: وَاجْتَنِبُوا الْكِذْبَ وَاِنْ رَاَيْتُمْ فِيْهِ النَّجَاةَ فَاِنَّ فِيْهِ الْهَلَكَةَ.

(مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۱۰۰)

۲۳۹- قَالَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّجْتَنِبَ مُؤَاخَاةَ الْكَذَّابِ ...(وسائل الشيعه ج ۲ ص۲۳۳)

۲۴۰- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: يَا بُنَيَّ اُنْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَافِقْهُمْ فِي طَرِيقٍ. فَقُلْتُ يَا أَبَهْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَاعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ ...

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۷)

۲۴۱- قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا.

(سوره نساء آیت ۵۸)

۲۴۲- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ.

(سوره مومنون آیت ۸)

۲۴۳- قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ.

(سوره شعراء آیت ۱۰۷ - ۱۲۵ - ۱۴۳ - ۱۶۳ و ۱۷۸ - وسوره دخان آیت ۱۸)

۲۴۴- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۱۴۹)

۲۴۵- قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ وَهْبٍ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ...

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۲۰۳)

۲۴۶- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَدُّوا الْأَمَانَةَ وَلَوْ إِلَى قَاتِلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. (بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۴۸)

۲۴۷- قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِعْلَمْ اَنَّ ضَارِبَ عَلِيٍّ بِالسَّيْفِ وَقَاتِلَهُ لَوِ ائْتَمَنَنِیْ وَاسْتَنْصَحَنِیْ وَ اسْتَشَارَنِیْ ثُمَّ قَبِلْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ لَاَدَّيْتُ اِلَيْهِ الْاَمَانَةَ.

(فروع کافی ج۱ ص ۳۶۵)

۲۴۸- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاِبْنِهٖ : يَا بُنَیَّ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ يُسَلِّمُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ وَكُنْ اَمِيْنًا تَكُنْ غَنِيًّا.

(بحارالانوار ج۱۵ کتاب العشرۃ ص۱۴۹)

۲۴۹- عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَاوَدَّعَنَا قَطُّ اِلَّا اَوْصَانَا بِخَصْلَتَيْنِ : عَلَيْكُمْ بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ اِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

(سفینۃ البحار ج۱ ص ۴۱)

۲۵۰- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اَلْاَمَانَةُ يَجْلِبُ الرِّزْقَ وَالْخِيَانَةُ يَجْلِبُ الْفَقْرَ. (بحارالانوار ج۱۵ کتاب العشرہ ص۱۴۸)

۲۵۱- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اَيُّمَا مُؤْمِنٍ عَادَ مَرِيْضًا خَاضَ الرَّحْمَةَ فَاِذَا قَعَدَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَعَ فِيْهَا فَاِذَا عَادَهُ غَدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ اِلٰى اَنْ يُّمْسِيَ وَ اِنْ عَادَ عَشِيَّةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ. (بحارالانوار ج۱۸ ص۱۴۵)

۱۵۲- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: عُوْدُوا الْمَرْضٰى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ يُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ، وَتَدْعُوْا لِلْمَرِيْضِ فَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ بِشِفَائِكَ وَدَاوِهِ بِدَوَائِكَ وَعَافِهِ مِنْ بَلَائِكَ. وَقَالَ: مَنْ اَطْعَمَ مَرِيْضًا بِشَهْوَتِهِ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ. (بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۴۵)

۱۵۳- عَنْ مَوْلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليهما السلام قَالَ: مَرِضَ بَعْضُ مَوَالِيْهِ فَخَرَجْنَا نَعُوْدُهُ وَنَحْنُ عُدَّةٌ مِّنْ مَّوَالِيْ جَعْفَرٍ عليه السلام فَاسْتَقْبَلَنَا جَعْفَرٌ عليه السلام فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ؟ فَقُلْنَا نُرِيْدُ فُلَانًا نَعُوْدُهُ فَقَالَ لَنَا قِفُوْا، فَوَقَفْنَا. قَالَ مَعَ اَحَدِكُمْ تُفَّاحَةٌ اَوْ سَفَرْجَلَةٌ اَوْ اُتْرُجَّةٌ اَوْ لَعِقَةٌ مِّنْ طِيْبٍ اَوْ قِطْعَةٌ مِّنْ عُوْدِ بُخُوْرٍ؟ فَقُلْنَا مَا مَعَنَا مِنْ هٰذَا شَيْءٌ. فَقَالَ: اَمَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَرِيْضَ يَسْتَرِيْحُ اِلٰى اَكْلِ مَا اُدْخِلَ بِهِ عَلَيْهِ؟! (وسائل الشيعة ج ۱ ص ۱۲۲)

۱۵۴- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله اَنْ يَّاْكُلَ الْعَائِدُ عِنْدَ الْعَلِيْلِ فَيَحْبِطَ اللّٰهُ اَجْرَ عِيَادَتِهِ.

(بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۴۶)

۱۵۵- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: اَلْعِيَادَةُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ...

(بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۴۶)

۱۵۶- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْعُوَّادِ اَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ اِذَا عَادَ خَفَّفَ الْجُلُوْسَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ يُحِبُّ ذٰلِكَ وَيُرِيْدُهُ. (فروع کافی ج ۱ ص ۳۳)

۲۵۷- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : تَمَامُ الْعِيَادَةِ لِلْمَرِيضِ اَنْ تَضَعَ يَدَكَ عَلٰى ذِرَاعِهِ وَتَعْجَلُ الْقِيَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَاِنَّ عِيَادَةَ النوكى اَشَدُّ عَلَى الْمَرِيضِ مِنْ وَجَعِهِ .

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۳)

۲۵۸ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ سَعٰى لِمَرِيضٍ فِي حَاجَةٍ قَضَاهَا اَوْ لَمْ يَقْضِهَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ ...

(بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱٤٤)

۲۵۹- عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَزّٰى مُصَابًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ غَيْرَ اَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِ الْمُصَابِ شَيْءٌ.

(وسائل الشیعه ج ۱ ص ۱٦٦)

۲٦۰ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: يَنْبَغِي لِجِيرَانِ صَاحِبِ الْمُصِيبَةِ اَنْ يُطْعِمُوا الطَّعَامَ عَنْهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ.

(وسائل الشیعه ج ۱ ص ۱٦۹)

۲٦۱ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اَلْاَكْلُ عِنْدَ اَهْلِ الْمُصِيبَةِ مِنْ عَمَلِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ . وَالسُّنَّةُ الْبَعْثُ اِلَيْهِمْ بِالطَّعَامِ كَمَا اَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِي اٰلِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ لَمَّا جَاءَ نَعْيُهُ.

(وسائل الشیعه ج ۱ ص ۱٦۹)

۲٦۲- قَوْلُهُ تَعَالٰى : وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ.

(سوره فتح آیت ۲۹)

۲٦۳- قَوْلُهُ تَعَالٰى : وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ .....

(سوره بلد آیت ۱۷)

٢٦٤- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا يَحْجُبْنَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى ... وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ دَعَا لِاَخٍ لَّهُ مُؤْمِنٍ وَاٰسَاهُ فِينَا وَدُعَآءُهُ عَلَيْهِ اِذَا لَمْ يُوَاسِهِ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ وَاضْطِرَارِ اَخِيْهِ اِلَيْهِ. (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشره ص ١١٢)

٢٦٥- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اِذَا رَاَيْتُمْ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا فِيْهَا. قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رَوْضَةُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : مَجَالِسُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥١)

٢٦٦- قَوْلُهُ تَعَالٰى : وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا.

(سوره كهف آيت ٢٨)

٢٦٧- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَالْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٢)

٢٦٨- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ خَالَطَ كِرَامَ النَّاسِ. (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥١)

٢٦٩- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ وَقَرِيْنِهٖ.

(سفينة البحار ج ١ ص ١٦٨)

٢٧٠- قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَيُّ الْجُلَسَآءِ خَيْرٌ ؟ قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ

ذَكَّرَكُمْ بِاللّٰهِ رُؤْيَتُهُ وَزَادَكُمْ فِيْ عَمَلِكُمْ مَنْطِقُهُ وَزَادَكُمْ بِالْاٰخِرَةِ عَمَلُهُ. (بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۱)

۲۷۱- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَحَبُّ اِخْوَانِيْ اِلَيَّ مَنْ اَهْدٰى اِلَيَّ عُيُوْبِيْ.

(وسائل الشیعہ ج ۲ ص ۲۰۵)

۲۷۲- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ رَاٰى اَخَاهُ عَلٰى اَمْرٍ يَكْرَهُهُ فَلَمْ يَرُدَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ فَقَدْ خَانَهُ ...

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۲)

۲۷۳- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاعِظٌ مِنْ قَلْبِهٖ وَ زَاجِرٌ مِنْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِيْنٌ مُرْشِدٌ اِسْتَمْكَنَ عَدُوُّهُ مِنْ عُنُقِهٖ. (بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۱)

۲۷۴- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَحْكَمُ النَّاسِ مَنْ فَرَّ مِنْ جُهَّالِ النَّاسِ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۲)

۲۷۵- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُجَالَسَةُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ الظَّنَّ بِالْاَخْيَارِ. (بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۲)

۲۷۶- سُئِلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيُّ صَاحِبٍ شَرٌّ؟ قَالَ: اَلْمُزَيِّنُ لَكَ مَعْصِيَةَ اللّٰهِ. (بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۲)

۲۷۷- قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُقَارِنْ وَلَا تُوَاخِ اَرْبَعَةً: اَلْاَحْمَقَ وَالْبَخِيْلَ وَالْجَبَانَ وَالْكَذَّابَ. اَمَّا الْاَحْمَقُ فَاِنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَاِنَّهُ يَاْخُذُ مِنْكَ وَلَا يُعْطِيْكَ وَاَمَّا الْجَبَانُ فَاِنَّهُ يَهْرُبُ عَنْكَ وَعَنْ وَالِدَيْهِ وَاَمَّا الْكَذَّابُ فَاِنَّهُ يَصْدُقُ وَلَا يَصْدُقُ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۲)

۲۷۸- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَرْبَعَةٌ مُفْسِدَةٌ لِّلْقُلُوْبِ: ... وَمُجَالَسَةُ الْمَوْتٰى. قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا مُجَالَسَةُ الْمَوْتٰى؟ قَالَ مُجَالَسَةُ كُلِّ ضَالٍّ عَنِ الْاِيْمَانِ وَجَائِرٍ عَنِ الْاَحْكَامِ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۵۲)

۲۷۹- قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِخْتَبِرُوْا اِخْوَانَكُمْ بِخَصْلَتَيْنِ؛ فَاِنْ كَانَتَا فِيْهِمْ وَاِلَّا فَاعْزِبْ عَنْهُ ثُمَّ اعْزِبْ: اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ فِيْ مَوَاقِيْتِهَا وَالْبِرُّ فِي الْاِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ.

(وسائل الشیعة ج ۲ ص ۲۲۰)

۲۸۰- قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ حُسْنُ الْخُلُقِ.

(مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۸۳)

۲۸۱- قَوْلُهُ تَعَالٰى: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ. (سورہ قلم- آیت ٤)

۲۸۲- قَوْلُهُ تَعَالٰى: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ....

(سورہ آل عمران- آیت ۱۵۹)

۲۸۳- قَالَ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِنَّ اَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(وسائل الشیعة ج ۲ ص ۲۲۰)

۲۸٤- قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَكْمَلُ النَّاسِ عَقْلًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۲۲۱)

۲۸۵- قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ارْتَضٰى لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَاَحْسِنُوْا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ.

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ٤٤٥)

٢٨٦ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اِنَّ صَاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ .

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٢٢١)

٢٨٧ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ اُمَّتِي الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٢١)

٢٨٨ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ عَلٰى حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَغْدُوْ عَلَيْهِ وَيَرُوْحُ . (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٢٢١)

٢٨٩ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِنَّ الْخُلُقَ الْحَسَنَ يُمِيْثُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا تُمِيْثُ الشَّمْسُ الْجَلِيْدَ . (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٢٢١)

٢٩٠ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِنَّ سُوْءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ . (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤٧٥)

٢٩١ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : اَبَى اللّٰهُ لِصَاحِبِ الْخُلُقِ السَّيِّءِ بِالتَّوْبَةِ . قِيْلَ وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ اِذَا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَّقَعَ فِيْ ذَنْبٍ اَعْظَمَ مِنْهُ .

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤٨٥)

٢٩٢ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اَلْبِرُّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يُعَمِّرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيْدَانِ فِي الْاَعْمَارِ . (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٢٢١)

٢٩٣ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : مَنْ سَآءَ خُلُقُهُ عُذِّبَ نَفْسُهُ .

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤٧٥)

۲۹۴- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّكُمْ لَمْ تَسَعُوا النَّاسَ بِاَمْوَالِكُمْ فَالْقَوْهُمْ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ. (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۹۵- عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ مَا حَدُّ حُسْنِ الْخُلُقِ؟ قَالَ: تَلِيْنُ جَنَاحَكَ وَتَطِيْبُ كَلَامَكَ وَتَلْقٰى اَخَاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۹۶- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ..... وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا ....
(سوره بقره- آيت ۱۷۷)

۲۹۷- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا.
(سوره بنی اسرائیل آیت ۳۴)

۲۹۸- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا. (سوره مريم آيت ۵۲)

۲۹۹- قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: اِنَّ الْوَفَاءَ بِالْعَهْدِ مِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ الدِّيْنِ.
(سفينة البحار ج ۲ ص ۶۷۵)

۳۰۰- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ.
(سفينة البحار ج ۲ ص ۲۹۴)

۳۰۱- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَفِ اِذَا وَعَدَ. (جامع السعادات ج ۲ ص ۳۲۷)

۳۰۲- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: مِنْ دَلَائِلِ الْاِيْمَانِ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ. (مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۶۰)

۳۰۳- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ كَانَتْ

فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ خَلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٣)

٣٠٤ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اِنَّ اِسْمٰعِيْلَ نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَدَ رَجُلًا بِالصَّفَاحِ فَمَكَثَ بِهِ سَنَةً مُقِيْمًا وَّاَهْلُ مَكَّةَ يَطْلُبُوْنَهُ لَا يَدْرُوْنَ اَيْنَ هُوَ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ضَعُفْنَا بَعْدَكَ وَهَلَكْنَا، فَقَالَ اِنَّ فُلَانَ الظَّاهِرَ وَعَدَنِيْ اَنْ اَكُنْ هُنَا وَلَمْ اَبْرَحْ حَتّٰى يَجِيْءَ فَقَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْهِ حَتّٰى قَالُوْا لَهُ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدْتَّ النَّبِيَّ فَاَخْلَفْتَهُ فَجَاءَ وَهُوَ يَقُوْلُ لِاِسْمٰعِيْلَ عليه السلام يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا ذَكَرْتُ وَلَقَدْ نَسِيْتُ مِيْعَادَكَ. فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَجِئْنِيْ لَكَانَ مِنْهُ الْمَحْشَرُ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشره ص ١٤٤)

٣٠٥ - عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: وَعَدَ رَجُلًا اِلٰى صَخْرَةٍ فَقَالَ: اَنَا لَكَ هٰهُنَا حَتّٰى تَاْتِيَ قَالَ: فَاشْتَدَّتِ الشَّمْسُ عَلَيْهِ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّكَ تَحَوَّلْتَ اِلَى الظِّلِّ قَالَ قَدْ وَعَدْتُّهُ اِلٰى هٰهُنَا وَاِنْ لَّمْ يَجِئْ كَانَ مِنْهُ اِلَى الْمَحْشَرِ. (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٤)

۳۰۶ - قَالَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام : .... وَلَاظَهِيْرَ كَالْمُشَاوَرَةِ۔
(وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۰۷)

۳۰۷- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام : اَلْاِسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهِدَايَةِ.
(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۰۷)

۳۰۸ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: لَنْ يُّبْلِكَ امْرُءٌ عَنْ مَّشْوَرَةٍ .
وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۰۷)

۳۰۹ - قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلْحَزْمُ اَنْ تَسْتَشِيْرَ ذَاالرَّاْيِ وَتُطِيْعَ اَمْرَهٗ۔ (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۴۶)

۳۱۰ - قَوْلُهٗ تَعَالٰى : وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. (سوره آل عمران - آیت ۱۶۰)

۳۱۱ - قَوْلُهٗ تَعَالٰى : وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ.
(سوره شورٰی - آیت ۳۸)

۳۱۲ - قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : وَمَنِ اسْتَبَدَّ بِرَاْيِهٖ هَلَكَ وَمَنْ شَاوَرَ الرِّجَالَ شَارَكَهَا فِيْ عُقُوْلِهَا. (نهج البلاغه ص ۱۱۵۵)

۳۱۳- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اَلْمُسْتَبِدُّ بِرَاْيِهٖ مَوْقُوْفٌ عَلٰى مَدَاحِضِ الزَّلَلِ . (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۴۶)

۳۱۴ - فِيْ وَصِيَّةِ عَلِيٍّ عليه السلام لِمُحَمَّدِ بْنِ حَنَفِيَّةَ قَالَ ... قَدْ خَاطَرَ بِنَفْسِهٖ مَنِ اسْتَغْنٰى بِرَاْيِهٖ وَمَنِ اسْتَقْبَلَ وُجُوْهَ الْاٰرَاءِ عَرَفَ مَوَاقِعَ الْخَطَاءِ . (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۰۸)

۳۱۵ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِسْتَشِرْ فِيْ اَمْرِكَ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ

رَبَّهُمْ. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۰۷)

۳۱۶- عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُوْلُ: اِسْتَشِرِ الْعَاقِلَ مِنَ الرِّجَالِ الْوَرَعِ فَاِنَّهُ لَا يَاْمُرُ اِلَّا بِخَيْرٍ وَ اِيَّاكَ وَ الْخِلَافَ فَاِنَّ مُخَالَفَةَ الْوَرَعِ الْعَاقِلِ مُفْسِدَةٌ فِي الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۲۰۷)

۳۱۷- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اِنَّ الْمَشُوْرَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بِحُدُوْدِهَا فَمَنْ عَرَفَهَا بِحُدُوْدِهَا وَ اِلَّا كَانَتْ مَضَرَّتُهَا عَلَى الْمُسْتَشِيْرِ اَكْثَرَ مِنْ مَنْفَعَتِهَا لَهُ فَاَوَّلُهَا اَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ تُشَاوِرُهُ عَاقِلًا وَ الثَّانِيَةُ اَنْ يَكُوْنَ حُرًّا مُتَدَيِّنًا وَ الثَّالِثَةُ اَنْ يَكُوْنَ صَدِيْقًا مُوَاخِيًا وَ الرَّابِعَةُ اَنْ تَطَّلِعَهُ عَلٰى سِرِّكَ فَيَكُوْنَ عِلْمُهُ بِهٖ كَعِلْمِكَ بِنَفْسِكَ ثُمَّ يُسِرُّ ذٰلِكَ وَ يَكْتُمُهُ فَاِنَّهُ اِذَا كَانَ عَاقِلًا اِنْتَفَعْتَ بِمَشُوْرَتِهٖ وَ اِذَا كَانَ حُرًّا مُتَدَيِّنًا اَجْهَدَ نَفْسَهُ فِي النَّصِيْحَةِ لَكَ، وَ اِذَا كَانَ صَدِيْقًا مُوَاخِيًا كَتَمَ سِرَّكَ اِذَا اطَّلَعْتَهُ عَلَيْهِ وَ اِذَا اطَّلَعْتَهُ عَلٰى سِرِّكَ فَكَانَ عِلْمُهُ بِهٖ كَعِلْمِكَ بِهٖ تَمَّتِ الْمَشُوْرَةُ وَ كَمُلَتِ النَّصِيْحَةُ.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۰۸)

۳۱۸- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام (فِيْ حَدِيْثٍ): اَمَا اَنَّهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يُخْذِلْهُ اللّٰهُ بَلْ يَرْفَعُهُ اللّٰهُ وَ رَمَاهُ بِخَيْرِ الْاُمُوْرِ وَ اَقْرَبِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۰۸)

۳۱۹- عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ ذَکَرَ اَبَاهُ فَقَالَ: کَانَ عَقْلُهٗ لَا تُوَازَنُ بِهِ الْعُقُوْلُ وَرُبَمَا شَاوَرَ الْاَسْوَدَ مِنْ سُوْدَانِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ تُشَاوِرُ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی رُبَمَا فَتَحَ عَلٰی لِسَانِهٖ.

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۲۰۸)

۳۲۰- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: یَا عَلِیُّ لَا تُشَاوِرَنَّ جَبَانًا فَاِنَّهٗ یُضَیِّقُ عَلَیْكَ الْمَخْرَجَ ... وَلَا تُشَاوِرَنَّ حَرِیْصًا فَاِنَّهٗ یَزِیْدُ لَكَ شَرَّهَا. (وسائل الشیعه ج ۲ ص ۲۰۸)

۳۲۱- قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: مَنْ غَشَّ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ مَشْوَرَةٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۴۴)

۳۲۲- قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ...

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۲۰۸)

۳۲۳- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: سَافِرُوْا تَصِحُّوْا سَافِرُوْا تَغْنَمُوْا.

(بحار الانوار ج ۱۶ ص ۵۷)

۳۲۴- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ: مَنْ سَافَرَ وَحْدَهٗ وَمَنَعَ رِفْدَهٗ وَضَرَبَ عَبْدَهٗ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۴۱)

۳۲۵- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مَا اسْتَخْلَفَ رَجُلٌ عَلٰی اَهْلِهٖ بِخَلَافَةٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یَرْکَعُهُمَا اِذَا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی سَفَرٍ

وَيَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَ ذُرِّيَّتِیْ وَدُنْيَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَاِمَانَتِیْ وَخَاتِمَةَ عَمَلِیْ فَمَا قَالَ ذٰلِكَ اَحَدٌ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَاسَئَلَ .

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ١٨٢)

٣٢٦- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَصَدَّقْ وَاخْرُجْ اَیَّ يَوْمٍ شِئْتَ .

(فروع كافی ج ١ ص ٢٤٤)

٣٢٧- عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَ يَكْرَهُ السَّفَرَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَيَّامِ الْمَكْرُوْهَةِ الْاَرْبِعَاءِ وَ غَيْرِهٖ ؟ فَقَالَ اِفْتَتِحْ سَفَرَكَ بِالصَّدَقَةِ وَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِیِّ اِذَا بَدَا لَكَ . (فروع كافی ج ١ ص ٢٤٤)

٣٢٨- عَنْ اَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : كَانَ اَبِیْ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ مِنْ اٰخِرِ الشَّهْرِ وَفِیْ يَوْمٍ يَكْرَهُ النَّاسُ مِنْ مَّحَاقٍّ اَوْغَيْرِهٖ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ خَرَجَ .

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ١٨٢)

٣٢٩- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : سِتٌّ مِّنَ الْمُرُوَّةِ ثَلَاثٌ مِّنْهَا فِی الْحَضَرِ وَثَلَاثٌ مِّنْهَا فِی السَّفَرِ ... وَاَمَّا الَّتِیْ فِی السَّفَرِ فَبَذْلُ الزَّادِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالْمِزَاحُ فِیْ غَيْرِ الْمَعَاصِیْ .

(بحار الانوار ج ١٦ ص ٧٥)

٣٣٠- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَلْمُرُوَّةُ فِی السَّفَرِ كَثْرَةُ الزَّادِ وَطِيْبُهٗ وَبَذْلُهٗ لِمَنْ كَانَ مَعَكَ وَكِتْمَانُ عَلَی الْقَوْمِ سِرَّهُمْ بَعْدَ مُفَارَقَتِكَ اِيَّاهُمْ وَكَثْرَةُ الْمِزَاحِ فِیْ غَيْرِ مَا

يَسْخَطُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. (بحارالانوار ج ١٦ ص ٧٥)

٣٣١- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنَ السُّنَّةِ اِذَا خَرَجَ الْقَوْمُ فِيْ سَفَرٍ اَنْ يُّخْرِجُوْا نَفَقَتَهُمْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَطْيَبُ لِاَنْفُسِهِمْ وَاَحْسَنُ لِاَخْلَاقِهِمْ. (بحارالانوار ج ١٦ ص ٧٥)

٣٣٢- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ شَرَفِ الرَّجُلِ اَنْ يُّطِيْبَ زَادَهُ اِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ. (بحارالانوار ج ١٦ ص ٧٦)

٣٣٣- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ فِي السَّفَرِ. (بحارالانوار ج ١٦ ص ٧٧)

٣٣٤- رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذَبْحِ شَاةٍ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: عَلَيَّ ذَبْحُهَا وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَيَّ سَلْخُهَا. وَقَالَ اٰخَرُ: عَلَيَّ قَطْعُهَا وَقَالَ اٰخَرُ: عَلَيَّ طَبْخُهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيَّ اَنْ اَلْقِطَ لَكُمُ الْحَطَبَ. فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَتَّعِبَنَّ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا اَنْتَ، نَحْنُ نَكْفِيْكَ. قَالَ: عَرَفْتُ اَنَّكُمْ تَكْفُوْنِيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَكْرَهُ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا كَانَ مَعَ اَصْحَابِهِ اَنْ يَنْفَرِدَ بَيْنَهُمْ فَقَامَ يَلْقِطُ الْحَطَبَ لَهُمْ.

(بحارالانوار ج ١٦ ص ٧٧)

٣٣٥- كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: لَا يُسَافِرُ اِلَّا مَعَ رَفَقَةٍ لَّا يَعْرِفُوْنَهُ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ خُدَّامِ الرَّفَقَةِ فِيْمَا يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ. فَسَافَرَ مَرَّةً مَعَ قَوْمٍ فَرَاٰهُ رَجُلٌ فَعَرَفَهُ فَقَالَ لَهُمْ: اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: هٰذَا

عَلِيِّ بْنُ الْحُسَيْنِ. فَوَثَبُوْا اِلَيْهِ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالُوْا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَرَدْتَّ اَنْ تُصْلِيَنَا نَارَجَهَنَّمَ لَوْبَدَرَتْ اِلَيْكَ مِنَّا يَدٌ اَوْلِسَانٌ اَمَاكُنَّا قَدْهَلَكْنَا اٰخِرَ الدَّهْرِ فَمَا الَّذِىْ حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا ؟ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ سَافَرْتُ مَعَ قَوْمٍ يَعْرِفُوْنِىْ فَاَعْطَوْنِىْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَا اَسْتَحِقُّ فَاَخَافُ اَنْ تُعْطُوْنِىْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَصَارَ كِتْمَانُ اَمْرِىْ اَحَبَّ اِلَىَّ. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۱۸۹)

۳۳۶- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَقُّ الْمُسَافِرِ اَنْ يُّقِيْمَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ اِذَا مَرِضَ ثَلٰثًا. (اصول كافى ص ۶۲۵)

۳۳۷- عَنْ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام عَنْ اٰبَائِهٖ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام صَاحَبَ رَجُلًا ذِمِّيًّا فَقَالَ لَهُ الذِّمِّىُّ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَ اُرِيْدُ الْكُوْفَةَ. فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيْقُ بِالذِّمِّىِّ عَدَلَ مَعَهٗ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الذِّمِّىُّ اَلَسْتَ زَعَمْتَ اَنَّكَ تُرِيْدُ الْكُوْفَةَ ؟ فَقَالَ لَهٗ بَلٰى. فَقَالَ لَهُ الذِّمِّىُّ: فَقَدْ تَرَكْتُ الطَّرِيْقَ. فَقَالَ لَهٗ قَدْعَلِمْتُ قَالَ: فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِىْ وَ قَدْ عَلِمْتَ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ لَهٗ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام هٰذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ اَنْ يُّشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ هَنِيْئَةً اِذَا فَارَقَهٗ وَكَذٰلِكَ اَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ فَقَالَ لَهُ الذِّمِّىُّ هٰكَذَا (قَالَ خ ل) ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ الذِّمِّىُّ لَاجَرَمَ اِنَّمَا تَبِعَهٗ مَنْ تَبِعَهٗ لِاَفْعَالِهِ الْكَرِيْمَةِ فَاَنَا اُشْهِدُكَ اَنِّىْ عَلٰى دِيْنِكَ وَرَجَعَ الذِّمِّىُّ مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام فَلَمَّا عَرَفَهٗ

اَسْلَمَ.

(اصول کافی ص ۶۲۶)

۳۳۸- قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: اِذَا سَافَرَ اَحَدُكُمْ فَقَدِمَ مِنْ سَفَرِهٖ فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ بِمَا تَيَسَّرَ لَهٗ وَلَوْ بِحَجَرٍ...

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۱۹۳)

۳۳۹- قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : مَنْ خَلَفَ حَاجًّا فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ كَانَ لَهٗ كَاَجْرِهٖ حَتّٰى كَاَنَّهٗ يَسْتَلِمُ الْاَحْجَارَ.

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۱۸۹)

۳۴۰- كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ مَنْ لَمْ يَحُجَّ اسْتَبْشِرُوْا بِالْحَاجِّ وَصَافِحُوْهُمْ وَعَظِّمُوْهُمْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَجِبُ عَلَيْكُمْ تُشَارِكُوْهُمْ فِي الْاَجْرِ.

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۱۹۱)

۳۴۱- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِيْ حَدِيْثٍ): وَاِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ مِنَ السَّفَرِ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ يَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَشْتَغِلَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَصُبَّ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَآءَ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْجُدَ وَيَشْكُرَ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ ...

(بحار الانوار ج ۱۵ ص ۸۰)

۳۴۲- قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَضَ اللّٰهُ .... وَالْجِهَادَ عِزًّا لِّلْاِسْلَامِ.

(نهج البلاغه ص ۱۱۸۷)

۳۴۳- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِغْزُوْا تُوْرَثُوْا اَبْنَآءَكُمْ مَجْدًا.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۲۹)

۳۴۴- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي السَّيْفِ وَتَحْتَ ظِلِّ السَّيْفِ وَلَا يُقِيْمُ النَّاسُ اِلَّا بِالسَّيْفِ وَالسُّيُوْفُ مَقَالِيْدُ

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. (فروع کافی ج۱ ص ۳۲۷)

۳۴۵- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الْجِهَادَ وَعَظَّمَهٗ وَجَعَلَهٗ نَصْرَهٗ وَنَاصِرَهٗ وَاللّٰهِ مَاصَلُحَتْ دُنْيَا وَلَادِيْنٌ اِلَّا بِهٖ. (فروع کافی ج ۱ ص ۳۲۹)

۳۴۶- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله (فِيْ حَدِيْثٍ): فَمَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ذِلًّا وَّفَقْرًا فِيْ مَعِيْشَتِهٖ وَمُحِقَّ فِيْ دِيْنِهٖ...

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۲۷)

۳۴۷- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهٗ لِخَاصَّةِ اَوْلِيَآئِهٖ وَهُوَ لِبَاسُ التَّقْوٰى وَدَرَعُ اللّٰهِ الْحَصِيْنَةُ وَجُنَّتُهُ الْوَثِيْقَةُ فَمَنْ تَرَكَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ الذُّلِّ وَشَمْلَةَ الْبَلَآءِ وَدُيِّثَ بِالصَّغَارِ وَالْقَمَآءِ وَضُرِبَ عَلٰى قَلْبِهٖ بِالْاِسْهَابِ وَاُدِيْلَ الْحَقُّ مِنْهُ بِتَضْيِيْعِ الْجِهَادِ وَسِيْمَ الْخَسْفَ وَمُنِعَ النَّصَفَ. (نهج البلاغة ص ۸۵)

۳۴۸- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ. فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. (سورہ آل عمران-آیت ۱۷۰)

۳۴۹- قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: بَيْنَمَا عَلِيٌّ عليه السلام يَخْطُبُ

النَّاسَ وَيَحُضُّهُمْ عَلَى الْجِهَادِ ، إِذْ قَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنْ فَضْلِ الْغُزَاةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ . فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ وَنَحْنُ قَافِلُونَ مِنْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَسَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَقَالَ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الْغُزَاةَ إِذَا هَمُّوا بِالْغَزْوِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُمْ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ فَإِذَا تَجَهَّزُوا لِغَزْوِهِمْ بَاهَى اللّٰهُ تَعَالَى بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَإِذَا وَدَّعَهُمْ أَهْلُوهُمْ بَكَتْ عَلَيْهِمُ الْحِيطَانُ وَالْبُيُوتُ وَيَخْرُجُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ كَمَا تَخْرُجُ الْحَيَّةُ مِنْ سَلْخِهَا ...

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٢٤٣)

٣٥٠ - .... (شرايع الاسلام ص ٨٧)

٣٥١ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : ثَلَاثَةٌ دَعْوَتُهُمْ مُسْتَجَابَةٌ : أَحَدُهُمُ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونَهُ.

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤١٧)

٣٥٢ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ بَلَغَ رِسَالَةَ غَازٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً وَهُوَ شَرِيكُهُ فِي ثَوَابِ غَزْوَتِهِ.

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤١٧)

٣٥٣ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ قَالَ لِغَازٍ مَرْحَبًا وَأَهْلًا حَيَّاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاسْتَقْبَلَهُ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّرْحِيبِ وَالتَّسْلِيمِ.

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٢٤٥)

٣٥٤ - قَوْلُهُ تَعَالَى : وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا

تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ .

(سوره بقره-آیت ۱۹۰)

۳۵۵- قَوْلُهٗ تَعَالٰى : وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ.

(سوره بقره- آیت ۱۹۳)

۳۵۶- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَا عَلِىُّ لَا تُقَاتِلَنَّ اَحَدًا حَتّٰى تَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى يَدَيْكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرُبَتْ وَلَكَ وَلَآئُهٗ يَا عَلِىُّ . (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۴۲۱)

۳۵۷- قَالَ عَلِىٌّ عليه السلام: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله اَمَرَ بِالشِّعَارِ قَبْلَ الْحَرْبِ وَقَالَ : وَلٰكِنْ فِىْ شِعَارِكُمْ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى . (مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۲۶۵)

۳۵۸- قَالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وآله: اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شُيُوْخَهُمْ وَصِبْيَانَهُمْ. (وسائل الشيعه ج ۲ ص ۴۲۵)

۳۵۹- قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَ سَرِيَّةً دَعَاهُمْ فَاَجْلَسَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ، سِيْرُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَغْلُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا صَبِيًّا وَّلَا امْرَاَةً وَّلَا تَقْطَعُوْا شَجَرًا اِلَّا اَنْ تَضْطَرُّوْا اِلَيْهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اَدْنَى الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ

اَفْضَلِهِمْ نَظَرَ اِلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَهُوَ جَارٌ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ فَاِنْ تَبِعَكُمْ فَاَخُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاِنْ اَبٰى فَاَبْلِغُوْا مَاْمَنَهٗ وَاسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ.

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤٢٤)

٣٦٠ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ. (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٢٥٠)

٣٦١ - قَالَ السَّكُوْنِىُّ قُلْتُ لِاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : مَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِىِّ ﷺ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ ؟ قَالَ : لَوْ اَنَّ جَيْشًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَاصَرُوْا قَوْمًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَشْرَفَ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطَوْنِى الْاَمَانَ حَتّٰى اَلْقٰى صَاحِبَكُمْ وَ اُنَاظِرَهٗ فَاَعْطَاهُ اَدْنَاهُمُ الْاَمَانَ وَجَبَ عَلٰى اَفْضَلِهِمُ الْوَفَاءُ بِهٖ.

(وسائل الشيعه ج٢ ص ٤٢٥)

٣٦٢ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام اَنَّ عَلِيًّا عليه السلام اَجَازَ اَمَانَ مَمْلُوْكٍ لِاَهْلِ حِصْنٍ مِّنَ الْحُصُوْنِ وَقَالَ هُوَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤٢٥)

٣٦٣ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : لَوْ اَنَّ قَوْمًا حَاصَرُوْا مَدِيْنَةً فَسَاَلُوْهُمُ الْاَمَانَ فَقَالُوْا : لَا. فَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَالُوْا : نَعَمْ. فَنَزَلُوْا اِلَيْهِمْ كَانُوْا اٰمِنِيْنَ . (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤٢٥)

٣٦٤ - قَالَ عَلِىٌّ عليه السلام : اِيَّاكُمْ وَالْمِرَآءَ وَالْخُصُوْمَةَ فَاِنَّهُمَا يُمْرِضَانِ الْقُلُوْبَ عَلَى الْاِخْوَانِ وَيُنْبِتُ عَلَيْهِمَا النِّفَاقَ.

(اصول كافى ص ٤٥١)

۳۶۵- قَالَ عَلِیٌّ علیه السلام: خَیْرُ النَّاسِ قُضَاةُ الْحَقِّ.

(بحار الانوار ج ۲۴ ص ۷)

۳۶۶- فِیْ عَهْدِ عَلِیٍّ علیه السلام لِلْاَشْتَرِ: ثُمَّ اخْتَرْ لِلْحَکَمِ بَیْنَ النَّاسِ اَفْضَلَ رَعِیَّتِکَ فِیْ نَفْسِکَ مِمَّنْ لَا تَضِیْقُ بِهِ الْاُمُوْرُ وَلَا تَمْحَکُهُ الْخُصُوْمُ وَلَا یَتَمَادٰی فِی الزَّلَّةِ وَلَا یَحْصَرُ مِنَ الْفَیْءِ اِلَی الْحَقِّ اِذَا عَرَفَهُ وَلَا تُشْرِفُ نَفْسُهُ عَلٰی طَمَعٍ وَّلَا یَکْتَفِیْ بِاَدْنٰی فَهْمٍ دُوْنَ اَقْصَاهُ، وَاَوْقَفَهُمْ فِی الشُّبُهَاتِ وَاَخْذَهُمْ بِالْحُجَجِ وَاَقَلَّهُمْ تَبَرُّمًا بِمُرَاجَعَةِ الْخَصْمِ وَاَصْبَرَهُمْ عَلٰی تَکَشُّفِ الْاُمُوْرِ وَاَصْرَمَهُمْ عِنْدَ اتِّضَاحِ الْحُکْمِ مِمَّنْ لَّا یَزْدَهِیْهِ اِطْرَآءٌ وَلَا یَسْتَمِیْلُهُ اِغْرَآءٌ وَاُولٰٓئِکَ قَلِیْلٌ.

(نهج البلاغه ص ۱۰۰)

۳۶۷- قَالَ الْبَاقِرُ علیه السلام: اِنَّ الْمَرْاَةَ لَا تُوَلِّی الْقَضَآءَ وَلَا تُوَلِّی الْاِمَارَةَ.

(بحار الانوار ج ۲۴ ص ۹)

۳۶۸- قَوْلُهُ تَعَالٰی: وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ.

(سوره مائده - آیت ۴۷)

۳۶۹- قَوْلُهُ تَعَالٰی: وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ.

(سوره مائده - آیت ۴۵)

۳۷۰- قَوْلُهُ تَعَالٰی: وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکَافِرُوْنَ.

(سوره مائده - آیت ۴۴)

۳۷۱- قَالَ الصَّادِقُ علیه السلام: مَنْ حَکَمَ فِیْ دِرْهَمَیْنِ بِغَیْرِ مَآ اَنْزَلَ

اللّٰهُ فَقَدْ كَفَرَ. (بحارالانوار ج ٢٤ ص ٦)

٣٧٢- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام (فِي حَدِيْثٍ): وَإِذَا جَارَ الْحُكَّامُ فِي الْقَضَاءِ اَمْسَكَ الْقَطْرُ مِنَ السَّمَاءِ.

(بحارالانوار ج ٢٤ ص ٦)

٣٧٣- قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : لِسَانُ الْقَاضِي بَيْنَ الْجَمْرَتَيْنِ مِنْ نَارٍ حَتّٰى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ فَإِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ٣٩٦)

٣٧٤- وَمِنْ عَهْدٍ عَلِيٍّ عليه السلام إِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ : فَاخْفِضْ لَهُمْ جَنَاحَكَ وَاَلِنْ لَهُمْ جَانِبَكَ وَابْسُطْ لَهُمْ وَجْهَكَ وَاٰسِ بَيْنَهُمْ فِي اللَّحْظَةِ وَالنَّظْرَةِ حَتّٰى لَا يَطْمَعَ الْعُظَمَاءُ فِي حَيْفِكَ لَهُمْ وَلَا يَيْاَسُ الضُّعَفَاءُ مِنْ عَدْلِكَ عَلَيْهِمْ

(نهج البلاغة ص ٨٧٧)

٣٧٥- فِي النَّبَوِيِّ : مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَعْدِلْ بَيْنَهُمْ فِي لَحْظَتِهِ وَإِشَارَتِهِ وَمَعْقَدِهِ وَلَا يَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا مَا لَا يَرْفَعُ عَلَى الْاٰخَرِ.

(جواهر كتاب القضاء)

٣٧٦- رُوِيَ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام وَلّٰى اَبَا الْاَسْوَدِ الدُّئَلِيَّ الْقَضَاءَ ثُمَّ عَزَلَهُ. فَقَالَ لِمَ عَزَلْتَنِي وَمَا خُنْتُ وَلَا جَنَيْتُ؟ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ كَلَامَكَ يَعْلُوْ كَلَامَ خَصْمِكَ.

(مستدرك الوسائل ج ٣ ص ١٩٧)

۳۷۷- عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَهٰى عَنْ تَلْقِيْنِ الشُّهُوْدِ.

(مستدرك الوسائل ج ۳ ص ۱۹۵)

۳۷۸- فِى النَّبَوِيِّ : مَنْ وُلِّىَ شَيْئًا مِّنَ النَّاسِ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَفَاقَتِهٖ وَ فَقْرِهٖ. (جواهر كتاب القضاء)

۳۷۹- عَنْ عَلِىٍّ عليه السلام اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ شُرَيْحًا يَّقْضِىْ فِىْ بَيْتِهٖ فَقَالَ يَاشُرَيْحُ اِجْلِسْ فِى الْمَسْجِدِ فَاِنَّهٗ اَعْدَلُ بَيْنَ النَّاسِ. فَاِنَّهٗ وَهْنٌ بِالْقَاضِى اَنْ يَّجْلِسَ فِىْ بَيْتِهٖ.

(مستدرك الوسائل ج ۳ ص ۱۹۷)

۳۸۰- عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّقْضِىَ الْقَاضِىْ وَهُوَ غَضْبَانُ اَوْ جَائِعٌ اَوْ نَاعِسٌ.

(مستدرك الوسائل ج ۳ ص ۱۹۵)

۳۸۱- قَالَ عَلِىٌّ عليه السلام مَا عَدَلَ وَالٍ اِتَّجَرَ فِىْ رَعِيَّتِهٖ اَبَدًا.

(جواهر كتاب القضاء)

۳۸۲- عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام اَنَّهٗ اَتٰى سُوْقَ الْكَرَابِيْسِ فَقَالَ يَاشَيْخُ اَحْسِنْ بَيْعِىْ فِىْ قَمِيْصِىْ بِثَلَاثِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا عَرَفَهٗ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ حَتّٰى اَتٰى غُلَامًا حَدَثًا فَاشْتَرٰى مِنْهُ قَمِيْصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ. (جواهر كتاب القضاء)

۳۸۳- اِنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام فَمَكَثَ عِنْدَهٗ اَيَّامًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَيْهِ لِخُصُوْمَةٍ لَّمْ يَذْكُرْهَا لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام فَقَالَ لَهٗ: اَخَصْمٌ اَنْتَ ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ تَحَوَّلْ عَنَّا فَاِنَّ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَهٰى اَنْ يُّضَافَ الْخَصْمُ اِلَّا وَمَعَهٗ خَصْمُهٗ

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ٣٩٥)

٣٨٤- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اَلرَّشَا فِى الْحُكْمِ هُوَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ.

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ٩)

٣٨٥- قَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِىَ وَالْمُرْتَشِىَ وَالْمَاشِىَ بَيْنَهُمَا.

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ٩)

٣٨٦- قَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِيَّاكُمْ وَالرِّشْوَةَ فَاِنَّهَا مَحْضُ الْكُفْرِ وَلَا يَشَمُّ صَاحِبُ الرِّشْوَةِ رِيْحَ الْجَنَّةِ.

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ٩)

٣٨٧- عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام فِيْمَا كَتَبَهٗ اِلَى الْاَشْتَرِ ثُمَّ اَكْثِرْ تَعَاهُدَ قَضَائِهٖ وَافْسَحْ لَهٗ فِى الْبَذْلِ مَا يُزِيْلُ عِلَّتَهٗ وَتَقِلُّ مَعَهٗ حَاجَتُهٗ اِلَى النَّاسِ وَاَعْطِهٖ مِنَ الْمَنْزِلَةِ لَدَيْكَ مَا لَا يَطْمَعُ فِيْهِ غَيْرُهٗ ... (نهج البلاغه ص ١٠٠١)

٣٨٨- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى تَقْوَى اللّٰهِ الْغِنٰى.

(من لايحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٨٩- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: نِعْمَ الْعَوْنُ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ.

(من لايحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٩٠- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَلْعُوْنٌ مَنْ اَلْقٰى كَلَّهٗ عَلَى النَّاسِ.

(فروع كافى ج ١ ص ٣٤٧)

٣٩١- قَالَ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليهما السلام: اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْعَبْدَ الْفَارِغَ.

(من لايحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٩٢- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: ثَلَاثَةٌ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ: ... وَرَجُلٌ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَتَرَكَ الطَّلَبَ يَقُولُ: يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيَقُولُ الرَّبُّ: أَوَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّبِيلَ إِلَى الطَّلَبِ لِلرِّزْقِ. (اثنا عشريه طبع جديد قم ص ١٠٧)

٣٩٣- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: لَا تَكْسَلُوا فِي طَلَبِ مَعَايِشِكُمْ فَإِنَّ آبَاءَنَا قَدْ كَانُوا يَرْكُضُونَ فِيهَا وَيَطْلُبُونَهَا.

(من لا يحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٩٤- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَحَرِّفَ الْأَمِينَ. (من لا يحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٩٥- عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام مَنْ طَلَبَ هٰذَا الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهِ لِيُعَوِّدَ عَلَى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ. (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٥٢٩)

٣٩٦- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُنْكَدِرٍ: خَرَجْتُ إِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ فِي سَاعَةٍ حَارَّةٍ فَلَقِيَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام وَكَانَ رَجُلًا بَادِنًا ثَقِيلًا وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى غُلَامَيْنِ أَسْوَدَيْنِ أَوْ مَوْلَيَيْنِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي سُبْحَانَ اللهِ! شَيْخٌ مِنْ أَشْيَاخِ قُرَيْشٍ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ عَلَى مِثْلِ هٰذِهِ الْحَالَةِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا! أَمَا إِنِّي لَأَعِظُهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ بِنَهْرٍ (بِهَرٍ خ ل) وَهُوَ يَتَصَابُّ عَرَقًا. فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ شَيْخٌ مِنْ أَشْيَاخِ قُرَيْشٍ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا! أَرَأَيْتَ لَوْ جَاءَ أَجَلُكَ وَأَنْتَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ

فَقَالَ لَوْجَآئَنِی الْمَوْتُ وَاَنَا عَلٰی هٰذِهِ الْحَالِ جَآئَنِیْ وَاَنَا فِیْ طَاعَةٍ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاَكُفُّ بِهَا نَفْسِیْ وَعِیَالِیْ عَنْكَ وَعَنِ النَّاسِ ... (وسائل الشیعه ج ۲ ص ۵۲۹)

۳۹۷- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: مَافِی الْاَعْمَالِ شَیْئٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الزِّرَاعَةِ. (بحار الانوار ج ۲۳ ص ۲۰)

۳۹۸- سیابه عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام سَئَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَسْمَعُ قَوْمًا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الزِّرَاعَةَ مَكْرُوْهَةٌ فَقَالَ لَهٗ: اِزْرَعُوْا وَاغْرِسُوْا فَلَا وَاللّٰهِ مَاعَمِلَ النَّاسُ عَمَلًا اَحَبَّ وَلَا اَطْیَبَ مِنْهُ. (فروع کافی ج ۱ ص ۴۰۴)

۳۹۹- عَنِ الصَّادِقِ عليه السلام عَنْ اٰبَآئِهٖ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ؟ قَالَ صلی الله علیه و آله: زَرْعٌ زَرَعَهٗ صَاحِبُهٗ وَاَصْلَحَهٗ وَاَدّٰی حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ...

(بحار الانوار ج ۲۳ ص ۱۹)

۴۰۰- عَنِ الْبَاقِرِ عليه السلام قَالَ كَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عليه السلام یَقُوْلُ: مَنْ وَجَدَ مَآءً وَّتُرَابًا ثُمَّ افْتَقَرَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ.

(بحار الانوار ج ۲۳ ص ۱۹)

۴۰۱- قَالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه و آله لِعَمَّتِهٖ: مَایَمْنَعُكِ مِنْ اَنْ تَتَّخِذِیْ فِیْ بَیْتِكِ الْبَرَكَةَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْبَرَكَةُ؟ فَقَالَ صلی الله علیه و آله: شَاةٌ تَحْلِبُ فَاِنَّهٗ مَنْ كَانَتْ فِیْ دَارِهٖ شَاةٌ تَحْلِبُ اَوْ نَعْجَةٌ اَوْ بَقَرَةٌ فَبَرَكَاتٌ كُلُّهُنَّ.

(بحار الانوار ج ۱۴ ص ۶۸۶)

۴۰۲ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلشَّاةُ نِعْمَ الْمَالُ الشَّاةُ.

(بحارالانوار ج ۱۴ ص ۶۸۶)

۴۰۳ ـ عَلَيْكُمْ بِالْغَنَمِ وَالْحَرْثِ فَاِنَّهُمَا يُرَوِّحَانِ بِخَيْرٍ وَّ يَغْدُوَانِ بِخَيْرٍ. (بحارالانوار ج۱۴ ص ۲۸۶)

۴۰۴ ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِتَّخِذُوا الدَّآبَّةَ فَاِنَّهَا زَيْنٌ وَتَقْضِىْ عَلَيْهَا الْحَوَآئِجَ وَرِزْقُهَا عَلَى اللّٰهِ.

(وسائل الشيعه ج ۲ ص ۱۹۳)

۴۰۵ ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : مِنْ سَعَادَةِ الْمُؤْمِنِ دَآبَّةٌ يَرْكَبُهَا فِىْ حَوَآئِجِهٖ وَيَقْضِىْ عَلَيْهِ حُقُوْقَ اِخْوَانِهٖ.

(وسائل الشيعه ج ۲ ص ۱۹۳)

۴۰۶ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّشْبِهَهٗ وَلَدُهٗ وَالْمَرْاَةُ الْجَلَّآءُ ذَاتُ دِيْنٍ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْئُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ.

(بحارالانوار ج ۱۶ ص ۸۲)

۴۰۷ ـ قَوْلُهٗ تَعَالٰى : وَالَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ. لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ. وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. (سوره زخرف - آیت ۱۲-۱۴)

۴۰۸ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْبَرَكَةُ عَشَرَةُ اَجْزَآءٍ تِسْعَةٌ اَعْشَارِهَا فِى التِّجَارَةِ. (بحارالانوار ج۲۳ ص ۵)

٤٠٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ.

(احیاء العلوم ج ۲ ص ٤٥)

٤١٠ ـ قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: ثَلَاثَةٌ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ: اِمَامٌ عَادِلٌ وَتَاجِرٌ صَدُوْقٌ وَشَيْخٌ اَفْنٰى عُمْرَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

(بحارالانوار ج ۲۳ ص ٥)

٤١١ ـ قَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام: تَعَرَّضُوْا لِلتِّجَارَةِ فَاِنَّ لَكُمْ فِيْهَا غِنًى عَمَّا فِيْ اَيْدِى النَّاسِ. (فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۰)

٤١٢ ـ قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلتِّجَارَةُ تَزِيْدُ فِى الْعَقْلِ.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۰)

٤١٣ ـ قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: تَرْكُ التِّجَارَةِ يَنْقُصُ الْعَقْلَ.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۰)

٤١٤ ـ قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: (فِىْ حَدِيْثٍ) لَا تَدَعُوا التِّجَارَةَ فَتَهَوَّنُوْا اِتَّجِرُوْا بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ. (فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۰)

٤١٥ ـ قَوْلُهُ تَعَالٰى: رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ... (سورہ نور ـ آیت ۳۷)

٤١٦ ـ فِقْهُ الرِّضَا: وَاِذَا كُنْتَ فِىْ تِجَارَتِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا يَشْغَلْكَ عَنْهَا مَتْجَرُكَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَصَفَ قَوْمًا وَّمَدَحَهُمْ فَقَالَ: رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. وَكَانَ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ يَتَّجِرُوْنَ فَاِذَا

حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ تَرَكُوْا تِجَارَتَهُمْ وَقَامُوْا اِلٰى صَلَاتِهِمْ
وَكَانُوْا اَعْظَمَ اَجْرًا مِّمَّنْ لَّا يَتَّجِرُ فَيُصَلِّىْ.

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٦٤)

٤١٧ - قَالَ عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام (فِىْ رِوَايَةٍ) : مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ
اَنْ يَّكُوْنَ مَتْجَرُهٗ فِىْ بِلَادِهٖ وَيَكُوْنَ خُلَطَآئُهٗ صَالِحِيْنَ
وَيَكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ يَسْتَعِيْنُ بِهٖ.

(بحارالانوار ج ٢٣ ص ٥)

٤١٨ - قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَلْفِقْهُ ثُمَّ الْمَتْجَرُ
اَلْفِقْهُ ثُمَّ الْمَتْجَرُ اَلْفِقْهُ ثُمَّ الْمَتْجَرُ ...

(فروع كافى ج ١ ص ٣٧١)

٤١٩ - قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: مَنِ اتَّجَرَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِرْتَطَمَ فِى
الرِّبَا ثُمَّ ارْتَطَمَ. (فروع كافى ج ١ ص ٣٧٢)

٤٢٠ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ بَاعَ وَاشْتَرٰى فَلْيَحْفَظْ خَمْسَ
خِصَالٍ وَّاِلَّا فَلَا يَشْتَرِيَنَّ وَلَا يَبِيْعَنَّ : اَلرِّبَا وَالْحَلْفَ
وَكِتْمَانَ الْعَيْبِ وَالْحَمْدَ اِذَا بَاعَ وَالذَّمَّ اِذَا اشْتَرٰى.

(فروع كافى ج ١ ص ٣٧١)

٤٢١ - قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: يَا اَهْلَ السُّوْقِ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاِيَّاكُمْ
وَالْحَلْفَ فَاِنَّهٗ يُنْفِقُ السِّلْعَةَ وَيَمْحَقُ الْبَرَكَةَ.

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٦٧)

٤٢٢ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اِذَا دَخَلْتَ سُوْقَكَ فَقُلْ : اَللّٰهُمَّ
اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

وَمِنْ شَرِّ اَهْلِهَا . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ
اُظْلَمَ اَوْ اَبْغِیَ اَوْیُبْغٰی عَلَیَّ اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْیُعْتَدٰی عَلَیَّ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِهٖ وَشَرِّ
فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَحَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ .

(فروع کافی ج۱ ص۳۷۳)

٤٢٣ ـ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ (فِیْ حَدِیْثٍ): اِنْ وُلِّیْتَ اَخَاكَ فَحَسِّنْ
وَاِلَّا فَبِعْهُ بَیْعَ الْبَصِیْرِ الْمُدَاقِ .

(وسائل الشیعه ج ۲ ص۵۷۶)

٤٢٤ ـ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ : مَاكِسِ الْمُشْتَرِیْ فَاِنَّهٗ اَطْیَبُ لِلنَّفْسِ
وَاِنْ اَعْطَی الْجَزِیْلَ : فَاِنَّ الْمَغْبُوْنَ فِیْ بَیْعِهٖ وَشِرَائِهٖ
غَیْرُ مَحْمُوْدٍ وَّلَا مَاْجُوْرٍ .

(وسائل الشیعه ج ۲ ص۵۸۳)

٤٢٥ ـ قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ (فِیْ حَدِیْثٍ): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
نَهٰی عَنِ الْاِسْتِحْطَاطِ بِالصَّفْقَةِ .

(وسائل الشیعه ج ۲ ص۵۸۲)

٤٢٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّشُكُّوْنَ
فِیْهِ رَبَّهُمْ قُلْتُ وَكَیْفَ یَشُكُّوْنَ فِیْهِ رَبَّهُمْ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا رَبِحْتُ شَیْئًا مُنْذُ كَذَا وَكَذَا وَلَا
اُكْلُ وَلَا اَشْرَبُ اِلَّا مِنْ رَّاْسِ مَالِیْ . وَیْحَكَ وَهَلْ اَصْلُ
مَالِكَ وَذَرْوَتُهٗ اِلَّا مِنْ رَّبِّكَ . (وسائل الشیعه ج۲ ص۵۸۲)

٤٢٧ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اَيُّمَا عَبْدٍ اَقَالَ مُسْلِمًا فِي بَيْعٍ اَقَالَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۲)

٤٢٨ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَنْ يَّدْخُلَ الرَّجُلُ فِيْ سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ.

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۵۸۳)

٤٢٩ - قَالَ عَاصِمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ لِيْ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : اَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ ؟ قُلْتُ اَبِيْعُ الطَّعَامَ : فَقَالَ عليه السلام لِيْ : اِشْتَرِ الْجَيِّدَ وَبِعِ الْجَيِّدَ فَاِنَّ الْجَيِّدَ اِذَا بِعْتَهٗ قِيْلَ لَكَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْمَنْ بَاعَكَ. (فروع کافی ج ۱ ص ۳۸۶)

٤٣٠ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَيُّمَا رَجُلٍ اِشْتَرٰى طَعَامًا فَكَبَسَهٗ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا يُرِيْدُ بِهٖ غَلَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ بَاعَهٗ فَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كَفَّارَةٌ لِّمَا صَنَعَ.

(وسائل الشیعه ج ۲ ص ۵۷۹)

٤٣١ - دَعَا اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام مَوْلًى لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ "مُصَادِفٌ" فَاَعْطَاهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ قَالَ لَهٗ تَجَهَّزْ حَتّٰى تَخْرُجَ اِلٰى مِصْرَ فَاِنَّ عِيَالِيْ قَدْ كَثُرُوْا. قَالَ فَتَجَهَّزَ بِمَتَاعٍ وَّخَرَجَ مَعَ التُّجَّارِ اِلٰى مِصْرَ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْ مِّصْرَ اسْتَقْبَلَتْهُمْ قَافِلَةٌ خَارِجَةٌ مِّنْ مِّصْرَ فَسَئَلُوْهُمْ عَنِ الْمَتَاعِ الَّذِيْ مَعَهُمْ مَا حَالُهٗ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ مَتَاعَ الْعَامَّةِ فَاَخْبَرُوْهُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمِصْرَ مِنْهُ شَيْءٌ فَتَحَالَفُوْا وَتَعَاقَدُوْا عَلٰى اَنْ لَّا يَنْقُصُوْا

مَتَاعَهُمْ مِنْ رِبْحِ الدِّيْنَارِ دِيْنَارًا فَلَمَّا قَبَضُوْا اَمْوَالَهُمْ
وَانْصَرَفُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ دَخَلَ مُصَادِفٌ اِلَى اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ كِيْسَانِ فِىْ كُلِّ وَاحِدٍ اَلْفُ دِيْنَارٍ فَقَالَ جُعِلْتُ
فِدَاكَ هٰذَا رَاْسُ الْمَالِ وَهٰذَا الْاٰخَرُ رِبْحٌ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :
اِنَّ هٰذَا الرِّبْحَ كَثِيْرٌ وَلٰكِنْ مَّا صَنَعْتُمْ فِى الْمَتَاعِ ؟ فَحَدَّثَهُ
كَيْفَ صَنَعُوْا وَكَيْفَ تَحَالَفُوْا فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ تَحْلِفُوْنَ
عَلٰى قَوْمٍ مُّسْلِمِيْنَ اَلَّا تَبِيْعُوْنَهُمْ اِلَّا بِرِبْحِ الدِّيْنَارِ دِيْنَارًا
ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَحَدَ الْكِيْسَيْنِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هٰذَا رَاْسُ مَالِىْ
وَلَا حَاجَةَ لَنَا فِىْ هٰذَا الرِّبْحِ ثُمَّ قَالَ : يَا مُصَادِفُ مُجَادَلَةُ
السُّيُوْفِ اَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ الْحَلَالِ.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷٤)

٤٣٢ - قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكُوْفَةِ
عِنْدَكُمْ يَغْتَدِىْ كُلَّ يَوْمٍ بُكْرَةً مِّنَ الْقَصْرِ فَيَطُوْفُ فِىْ
اَسْوَاقِ الْكُوْفَةِ سُوْقًا سُوْقًا وَمَعَهُ الدِّرَّةُ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَكَانَ
لَهَا طَرَفَانِ وَكَانَتْ تُسَمَّى السَّبِيْبَةُ فَيَقِفُ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ
سُوْقٍ فَيُنَادِىْ : يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اتَّقُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ -
فَاِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ اَلْقَوْا مَا بِاَيْدِيْهِمْ وَاَرْعَوْا اِلَيْهِ بِقُلُوْبِهِمْ
وَسَمِعُوْا بِاٰذَانِهِمْ - فَيَقُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَدِّمُوا الْاِسْتِخَارَةَ وَ
تَبَرَّكُوْا بِالسُّهُوْلَةِ وَاقْتَرِبُوْا مِنَ الْمُبْتَاعِيْنَ وَتَزَيَّنُوْا
بِالْحِلْمِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْيَمِيْنِ وَجَانِبُوا الْكِذْبَ وَتَجَافَوْا
عَنِ الظُّلْمِ وَاَنْصِفُوا الْمَظْلُوْمِيْنَ وَلَا تَقْرَبُوا الرِّبَا

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآئَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ. فَيَطُوْفُ عليه السلام فِى جَمِيْعِ اَسْوَاقِ الْكُوْفَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقْعُدُ لِلنَّاسِ.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۱)

۴۳۳ - فِىْ عَهْدِ عَلِىٍّ عليه السلام اِلَى الْاَشْتَرِ : ثُمَّ اسْتَوْصِ بِالتُّجَّارِ وَ ذَوِى الصَّنَاعَاتِ وَاُوْصِ بِهِمْ خَيْرًا : اَلْمُقِيْمَ مِنْهُمْ وَالْمُضْطَرِبَ بِمَالِهٖ وَالْمُتَرَفِّقَ بِبَدَنِهٖ فَاِنَّهُمْ مُوَادُّ الْمَنَافِعِ وَاَسْبَابُ الْمَرَافِقِ وَجِلَابُهَا مِنَ الْمَبَاعِدِ وَ الْمَطَارِحِ فِىْ بَرِّكَ وَبَحْرِكَ وَسَهْلِكَ وَجَبَلِكَ وَحَيْثُ لَا يَلْتَئِمُ النَّاسُ لِمَوَاضِعِهَا وَلَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْهَا فَاِنَّهُمْ سِلْمٌ لَا تَخَافُ بَائِقَتُهٗ وَصُلْحٌ لَا تَخْشٰى غَائِلَتُهٗ وَتَفَقَّدْ اُمُوْرَهُمْ بِحَضْرَتِكَ وَفِىْ حَوَاشِىْ بِلَادِكَ . وَاعْلَمْ مَعَ ذٰلِكَ اَنَّ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْهُمْ ضِيْقًا فَاحِشًا وَشُحًّا قَبِيْحًا وَاحْتِكَارًا لِّلْمَنَافِعِ وَتَحَكُّمًا فِى الْبِيَاعَاتِ وَذٰلِكَ مَضَرَّةٌ لِّلْعَامَّةِ وَعَيْبٌ عَلَى الْوُلَاةِ فَامْنَعْ مِنَ الْاِحْتِكَارِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنَعَ مِنْهُ وَلْيَكُنِ الْبَيْعُ بَيْعًا سَمْحًا بِمَوَازِيْنِ عَدْلٍ وَاَسْعَارٍ لَا تُجْحِفُ بِالْفَرِيْقَيْنِ مِنَ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعِ، فَمَنْ قَارَفَ حُكْرَةً بَعْدَ نَهْيِكَ اِيَّاهُ فَنَكِّلْ بِهٖ وَعَاقِبْهُ فِىْ غَيْرِ اِسْرَافٍ.

(نہج البلاغہ ص ۱۰۰۸)

۴۳۴ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : زَوَالُ مَوْتَاكُمُ الْعِزَابُ .

(وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۳)

ے۔

٤٣٥ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : رَكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا الْمُتَزَوِّجُ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً يُّصَلِّيهَا الْعَزْبُ .

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ٢)

٤٣٦ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِى النِّصْفِ الْبَاقِىْ .

(سفينة البحار ج ١ ص ٥٦١)

٤٣٧ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم (فِىْ حَدِيْثٍ) لَمْ يُرْسِلْنِى اللّٰهُ بِالرَّهْبَانِيَّةِ وَلٰكِنْ بَعَثَنِىْ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ اَصُوْمُ وَاُصَلِّىْ وَاَلْمِسُ اَهْلِىْ فَمَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِىْ فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِىْ وَمِنْ سُنَّتِى النِّكَاحُ .

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ١٤)

٤٣٨ - قَوْلُهٗ تَعَالٰى : وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً .

(سوره روم - آيت ٢١)

٤٣٩ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَكْثُرُوْا فَاِنِّىْ اُبَاهِىْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ .

(سفينة البحار ج ١ ص ٥٦١)

٤٤٠ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَا يَمْنَعُ الْمُؤْمِنَ اَنْ يَّتَّخِذَ اَهْلًا لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَهٗ نَسَمَةً تَثْقُلُ الْاَرْضَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ٢)

٤٤١ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيْجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ

فَقَدْ سَآءَ ظَنُّهٗ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ:
اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

(وسائل الشيعه ج ۳ ص ۵)

٤٤٢ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : تَزَوَّجُوا الرِّزْقَ فَاِنَّ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةَ.

(من لايحضره الفقيه ص ٤١٠)

٤٤٣ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ عَمِلَ فِيْ تَزْوِيْجِ بَيْنَ مُؤْمِنَيْنِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا زَوَّجَهُ اللّٰهُ اَلْفَ امْرَاَةٍ مِّنْ حُوْرِ عِيْنٍ.

(سفينة البحار ج ۱ ص ٥٦١)

٤٤٤ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لَا يَتَزَوَّجُهَا اِلَّا لِجَمَالِهَا لَمْ يَرَ فِيْهَا مَا يُحِبُّ وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهَا لَا يَتَزَوَّجُهَا اِلَّا لَهٗ وَكَلَّهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ فَعَلَيْكُمْ بِذَاتِ الدِّيْنِ.

(وسائل الشيعة ج ۳ ص ٦)

٤٤٥ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ لِجَمَالِهَا اَوْ لِمَالِهَا وُكِّلَ اِلٰى ذٰلِكَ وَاِذَا تَزَوَّجَهَا لِدِيْنِهَا رَزَقَهُ اللّٰهُ الْمَالَ وَالْجَمَالَ. (وسائل الشيعه ج ۳ ص ٦)

٤٤٦ - قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : اِيَّاكُمْ وَتَزْوِيْجَ الْحُمَقَآءِ فَاِنَّ صُحْبَتَهَا بَلَآءٌ وَّوَلَدُهَا ضَيَاعٌ. (وسائل الشيعه ج ۳ ص ٦)

٤٤٧ - عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ عَنِ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً وَاِنَّ اَبَوَيَّ اَرَادَا غَيْرَهَا. قَالَ عليه السلام : تَزَوَّجِ الَّتِيْ هَوَيْتَ وَدَعِ الَّتِيْ هَوٰى اَبَوَاكَ.

(سفينة البحار ج ۲ ص ٥٨٦)

٤٤٨- قَوْلُهُ تَعَالىٰ : وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا.

(سوره نساء آیت ٢٤)

٤٤٩- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلشُّؤْمُ فِىْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ : فِى الدَّآبَّةِ وَ الْمَرْاَةِ وَ الدَّارِ فَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَشُؤْمُهَا غَلَاءُ مَهْرِهَا وَّعُسْرُ وِلَادَتِهَا.. (وسائل الشيعه ج ٣ ص ١٠٤)

٤٥٠- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَفْضَلُ نِسَآءِ اُمَّتِىْ اَصْبَحُهُنَّ وَجْهًا وَاَقَلُّهُنَّ مَهْرًا . (وسائل الشيعه ج ٣ ص ١٠٤)

٤٥١- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :مِنْ بَرَكَةِ الْمَرْاَةِ خِفَّةُ مُؤْنَتِهَا وَ تَيَسُّرُ وِلَادَتِهَا، وَمِنْ شُؤْمِهَا شِدَّةُ مُؤْنَتِهَا وَتَعَسُّرُ وِلَادَتِهَا.

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ١٠٤)

٤٥٢- قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِىِّ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِىِّ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ خَيْرَ نِسَآئِكُمُ الْوَلُوْدُ الْوَدُوْدُ الْعَفِيْفَةُ الْعَزِيْزَةُ فِىْ اَهْلِهَا الذَّلِيْلَةُ مَعَ بَعْلِهَا الْمُبَرِّجَةُ مَعَ زَوْجِهَا الْحَصَانُ عَلٰى غَيْرِهِ الَّتِىْ تَسْمَعُ قَوْلَهٗ وَتُطِيْعُ اَمْرَهٗ وَاِذَا خَلَا بِهَا بَذَلَتْ لَهٗ مَا يُرِيْدُ مِنْهَا وَلَمْ تَبْذُلْ كَتَبَذُّلِ الرَّجُلِ.

(فروع كافى ج ٢ ص ٣)

٤٥٣- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اسْتَفَادَ امْرُءٌ فَائِدَةً بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَفْضَلَ مِنْ زَوْجَةٍ مُّسْلِمَةٍ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَهَا وَتَحْفَظُهٗ اِذَا غَابَ عَنْهَا فِىْ نَفْسِهَا

وَمَالِهٖ. (فروع کافی ج ۲ ص ٤)

٤٥٤- اِنَّ قَوْمًا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا رَاَيْنَا اُنَاسًا يَّسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْئَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. (فروع کافی ج ۲ ص ٦٠)

٤٥٥- قَالَ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليهما السلام: جِهَادُ الْمَرْئَةِ حَسَنُ التَّبَعُّلِ.

(فروع کافی ج ۲ ص ٦٠)

٤٥٦- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تُؤَدِّى الْمَرْئَةُ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تُؤَدِّىَ حَقَّ زَوْجِهَا . (مکارم الاخلاق ص ٢٤٧)

٤٥٧- قَالَ السَّجَّادُ عليه السلام : اَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَسْبَغُكُمْ عَلٰى عِيَالِهٖ.

(جامع السعادات ج ۲ ص ١٤١)

٤٥٨- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ١٣٩)

٤٥٩- قَالَتْ خَوْلَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : (فِىْ حَدِيْثٍ) فَمَا حَقِّىْ عَلَيْهِ قَالَ ﷺ حَقُّكِ عَلَيْهِ اَنْ يُّطْعِمَكِ مِمَّا يَاْكُلُ وَيَكْسُوَكِ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَلْطِمُ وَلَا يَصِيْحُ فِىْ وَجْهِكِ.

(مکارم الاخلاق ص ٢٥٠)

٤٦٠- قَالَ الرِّضَا عليه السلام: يَنْبَغِىْ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ لِئَلَّا يَتَمَنَّوْا مَوْتَهٗ (جامع السعادات ج ۲ ص ١٤١)

٤٦١- قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ عِنْدَهٗ اِمْرَاَةٌ فَلَمْ يَكْسِهَا مَا يُوَارِىْ عَوْرَتَهَا وَيُطْعِمْهَا مَا يُقِيْمُ صُلْبَهَا كَانَ حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ

اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمَا. (مكارم الاخلاق ص ٢٤٩)

٤٦٢ - قَالَ السَّجَادُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَاَنْ اَدْخُلَ السُّوْقَ وَمَعِيَ دَرَاهِمُ اَبْتَاعُ لِعَيَالِي لَحْمًا وَقَدْ قَرَمُوْا اِلَيْهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ نَسَمَةً.

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٤١)

٤٦٣ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مَا رَاٰهُ فِي الْبَيْتِ يُنَقِّي الْعَدَسَ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ جَالِسَةٌ عِنْدَ الْقِدْرِ: اِسْمَعْ مِنِّيْ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَمَا اَقُوْلُ اِلَّا مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ! مَا مِنْ رَجُلٍ يُّعِيْنُ امْرَاَتَهُ فِيْ بَيْتِهَا اِلَّا كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى بَدَنِهِ عِبَادَةُ سَنَةٍ صِيَامُ نَهَارِهَا وَقِيَامُ لَيْلِهَا...

...يَا عَلِيُّ مَنْ لَّمْ يَاْنَفْ مِنْ خِدْمَةِ الْعِيَالِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ...

...يَا عَلِيُّ لَا يَخْدِمُ الْعِيَالَ اِلَّا صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ اَوْ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٤٠)

٤٦٤ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَبَرَ عَلٰى سُوْءِ خُلُقِ امْرَاَتِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْاَجْرِ مَا اَعْطٰى اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى بَلَآئِهٖ وَمَنْ صَبَرَتْ عَلٰى سُوْءِ خُلُقِ زَوْجِهَا اَعْطَاهَا اللّٰهُ مِثْلَ ثَوَابِ اٰسِيَةَ بِنْتِ مُزَاحِمٍ. (مكارم الاخلاق ص ٢٤٥)

٤٦٥ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الرِّجَالِ مِنْ اُمَّتِيَ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَاوَلُوْنَ عَلٰى اَهْلِيْهِمْ وَيُحْسِنُوْنَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَظْلِمُوْنَهُمْ.

(مكارم الاخلاق ص ٢٤٨)

٤٦٦ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيَضْرِبُ اَحَدُكُمُ الْمَرْئَةَ ثُمَّ يَظِلُّ يُعَانِقُهَا. (فروع کافی ج ۲ ص ٦١)

٤٦٧ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْصَانِىْ جِبْرِيْلُ بِالْمَرْئَةِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ طَلَاقُهَا اِلَّا مِنْ فَاحِشَةٍ بَيِّنَةٍ.

(مکارم الاخلاق ص ٢٤٨)

٤٦٨ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْجَرُ فِىْ رَفْعِ اللُّقْمَةِ اِلٰى فَمِ امْرَاَتِهٖ. (جامع السعادات ج ۲ ص١٣٩)

٤٦٩ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ لَمْ تُرْفِقْ بِزَوْجِهَا وَ حَمَلَتْهُ عَلٰى مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَمَا لَا يُطِيْقُ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا حَسَنَةٌ وَتَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهَا غَضْبَانُ.

(مکارم الاخلاق ص٢٤٦)

٤٧٠ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اٰذَتْ زَوْجَهَا بِلِسَانِهَا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّلَا حَسَنَةً مِّنْ عَمَلِهَا حَتّٰى تُرْضِيَهٗ وَاِنْ صَامَتْ نَهَارَهَا وَقَامَتْ لَيْلَهَا وَ اَعْتَقَتِ الرِّقَابَ وَحَمَلَتْ عَلٰى جِيَادِ الْخَيْلِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَانَتْ اَوَّلَ مَنْ يَّرِدُ النَّارَ وَكَذٰلِكَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ لَهَا ظَالِمًا. (مکارم الاخلاق ص٢٤٦)

٤٧١ - عَنْ اَحَدِهِمَا عليهما السلام وَسُئِلَ عَنْ حُلِىِّ الذَّهَبِ لِلنِّسَآءِ فَقَالَ عليه السلام لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَّلَا يَنْبَغِىْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَهَا وَلَوْ تُعَلِّقَ فِىْ رَقَبَتِهَا قَلَادَةً وَلَا يَنْبَغِىْ لَهَا اَنْ تَدَعَ يَدَهَا مِنَ الْخِضَابِ وَلَوْ (اَنْ خ ل) تَمَسَّهَا بِالْحِنَّآءِ مَسْحًا

وَلَوْكَانَتْ مُسِنَّةً. (مکارم الاخلاق ص ۱۰۷)

۴۷۲- قَالَ الرِّضَا عليه السلام تَهَيُّئَةُ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ مِمَّا تَزِيْدُ فِى عِفَّتِهَا. (مکارم الاخلاق ص ۱۰۱)

۴۷۳- قَالَ حَسَنُ بْنُ جَهْمٍ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى عليه السلام خَضَبْتَ؟ قَالَ عليه السلام نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاَجْرًا. اِنَّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرٰى مِنْكَ مِثْلَ الَّذِىْ تُحِبُّ اَنْ تَرٰى مِنْهَا. (يَعْنِى الْمَرْاَةَ فِى التَّهَيُّئَةِ) وَلَقَدْ خَرَجْنَ نِسَآءٌ مِّنَ الْعَفَافِ اِلَى الْفُجُوْرِ مَا اَخْرَجَهُنَّ اِلَّا قِلَّةُ تَهَيُّءِ اَزْوَاجِهِنَّ. (مکارم الاخلاق ص ۹۱)

۴۷۴- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِىَ شَامِخَاتٍ وَّاَسْقَيْنَاكُمْ مَّآءً فُرَاتًا. (سوره مرسلات آیت ۲۷)

۴۷۵- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام كَانَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وآله يُعْجِبُهٗ اَنْ يَّشْرَبَ فِى الْقَدَحِ الشَّامِىِّ وَكَانَ يَقُوْلُ: هِىَ مِنْ اَنْظَفِ اٰنِيَتِكُمْ.

(وسائل الشیعه ج ۳ ص ۳۱۰)

۴۷۶- قَالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وآله اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِى الْاِنَآءِ وَيُنْفَخَ فِيْهِ. (مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۱۳۱)

۴۷۷- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام لَاتَشْرَبُوا الْمَآءَ مِنْ ثُلْمَةِ الْاِنَآءِ وَلَامِنْ عُرْوَتِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَقْعُدُ عَلَى الْعُرْوَةِ وَ الثُّلْمَةِ. (وسائل الشیعه ج ۳ ص ۳۱۰)

۴۷۸- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَلَا يَشْرَبَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَآءَ مِنْ عِنْدِ عُرْوَةِ الْاِنَآءِ فَاِنَّهٗ مُجْتَمَعُ الْوَسَخِ. (وسائل الشیعه ج ۳ ص ۳۱۰)

٤٧٩ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: قَالَ اَبِیْ فِیْ حَدِیْثٍ : وَلَا تَشْرَبْ مِنْ اُذُنِ الْكُوْزِ وَلَا مِنْ كَسْرٍ اِنْ كَانَ فِيْهِ فَاِنَّهٗ مَشْرَبُ الشَّيَاطِيْنِ.

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ٣١٠)

٤٨٠ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : وَنَهٰى (رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم) اَنْ يُّشْرَبَ الْمَآءُ كَمَا تَشْرَبُ الْبَهَآئِمُ قَالَ: وَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : اِشْرَبُوْا بِاَيْدِيْكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ اٰنِيَتِكُمْ وَنَهٰى عَنِ الْبُزَاقِ فِى الْبِئْرِ الَّتِىْ يُشْرَبُ مِنْهَا.

(من لا يحضره الفقيه ص ٤٦٧ حديث المناهى)

٤٨١ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ تَوَضَّاَ قَبْلَ الطَّعَامِ عَاشَ فِىْ سَعَةٍ وَّعُوْفِىَ مِنْ بَلْوٰى فِىْ جَسَدِهٖ.

(مستدرك الوسائل ج ٣ ص ٩٠)

٤٨٢ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَنْفِى الْفَقْرَ وَبَعْدَهٗ يَنْفِى الْهَمَّ وَيَصِحُّ الْبَصَرَ.

(مستدرك الوسائل ج ٣ ص ٩٠)

٤٨٣ - قَالَ عَلِىٌّ عليه السلام : نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ يُذَكِّرُ النَّارَ وَيَذْهَبُ بِالدَّرَنِ. (وسائل الشيعه ج ١ ص ٦٩)

٤٨٤ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام (فِىْ حَدِيْثٍ): وَاِنْ اَمْكَنَ اَنْ تَبْلُغَ مِنْهُ جُرْعَةً فَافْعَلْ. (وسائل الشيعه ج ١ ص ٧١)

٤٨٥ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: غَسْلُ الرَّاْسِ بِالْخِطْمِىِّ اَمَانٌ مِّنَ الصُّدَاعِ وَبَرَائَةٌ مِّنَ الْفَقْرِ وَظُهُوْرٌ لِلرَّاْسِ مِنَ الْحَزَازِ.

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٧٣)

٤٨٦ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَايُطَوِّلَنَّ اَحَدُكُمْ شَارِبَهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مُخْبِئًا يَّسْتَتِرُ بِهِ.

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٨٣)

٤٨٧ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَايُطَوِّلَنَّ اَحَدُكُمْ شَعَرًا بَطِيَّةً فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مُخْبِئًا يَّسْتَتِرُ بِهِ.

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٨٣)

٤٨٨ - قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: نَطْفُ الْاِبِطِ يَنْفِيْ رَائِحَةَ الْمَكْرُوْهَةِ وَهُوَ طَهُوْرٌ وَّسُنَّةٌ مِّمَّا اُمِرَ بِهِ الطِّيْبُ.

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٨٣)

٤٨٩ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لِلرِّجَالِ: قَصُّوْا اَظَافِيْرَكُمْ ...

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٨٢)

٤٩٠ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ بِالْاَسْنَانِ. (وسائل الشيعه ج ١ ص ٨٢)

٤٩١ - قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّدَعَ الطِّيْبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ. (وسائل الشيعه ج ١ ص ٨٤)

٤٩٢ - كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يُحِبُّ الدَّهْنَ وَيَكْرَهُ الشَّعْثَ وَيَقُوْلُ: اِنَّ الدَّهْنَ يَذْهَبُ الْبُؤْسَ..

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٨٥)

٤٩٣ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيَجْعَلُهُ فَرِيْضَةً.

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٦٦)

٤٩٤ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ. (وسائل الشيعه ج١ ص ٦٨)

٤٩٥ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اَلسِّوَاكُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ.
(وسائل الشيعه ج١ ص ٦٦)

٤٩٦ - قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ وَطَهُوْرٌ لِلْفَمِّ وَالْاَنْفِ. (وسائل الشيعه ج١ ص ٥٨)

٤٩٧ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اتَّخَذَ ثَوْبًا فَلْيُنَظِّفْهُ.
(وسائل الشيعه ج١ ص ٢٧٩)

٤٩٨ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اَلثَّوْبُ النَّقِيُّ يَكْبِتُ الْعَدُوَّ.
(وسائل الشيعه ج١ ص ٢٧٨)

٤٩٩ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِكْنِسُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ
(وسائل الشيعه ج١ ص ٣١٩)

٥٠٠ - قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عليه السلام: كَنْسُ الْبُيُوْتِ يَنْفِى الْفَقْرَ.
(وسائل الشيعه ج١ ص ٣١٩)

٥٠١ - قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: نَظِّفُوْا بُيُوْتَكُمْ مِنْ خَوْلِ الْعَنْكَبُوْتِ فَاِنَّ تَرْكَهُ فِى الْبَيْتِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ.
(وسائل الشيعه ج١ ص ٣٢٠)

٥٠٢ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَنَّسَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَاَخْرَجَ مِنْهُ مِنَ التُّرَابِ مَا يُدَنُّ فِى الْعَيْنِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ. (وسائل الشيعه ج١ ص ٣٠٨)

٥٠٣ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَمَّ مَسْجِدًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ

عِتْقَ رَقَبَةٍ ... (وسائل الشیعه ج۱ ص۳۰۸)

۵۰۴ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ التَّنَخُّعِ فِى الْمَسَاجِدِ
(وسائل الشیعه ج۱ ص ۳۰۷)

۵۰۵ - عَنِ الصَّادِقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اٰبَآئِهٖ عليهم السلام قَالَ: مَنْ وَّقَّرَ بِنَخَامَتِهِ الْمَسْجِدَ لَقِىَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَاحِكًا قَدْ اُعْطِىَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ. (وسائل الشیعه ج۱ ص ۳۰۷)

۵۰۶ - نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله اَنْ يُّتَغَوَّطَ عَلٰى شَفِيْرِ بِئْرِ مَآءٍ يُسْتَعْذَبُ مِنْهَا اَوْ تَحْتَ شَجَرَةٍ فِيْهَا ثَمَرَتُهَا.
(وسائل الشیعه ج۱ ص ۴۳)

۵۰۷ - قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِى الْمَآءِ الْجَارِىْ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ اِنَّ لِلْمَآءِ اَهْلًا.
(وسائل الشیعه ج۱ ص ۴۵)

۵۰۸ - قَوْلُهٗ تَعَالٰى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ...
(سوره اعراف آیت ۳۲)

۵۰۹ - قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: اِلْبِسْ وَتَجَمَّلْ فَاِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنْ مِّنْ حَلَالٍ.
(وسائل الشیعه ج۱ ص ۲۷۷)

۵۱۰ - قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: ثَلَاثَةُ اَشْيَآءَ لَا يُحَاسِبُ اللّٰهُ عَلَيْهَا الْمُؤْمِنَ: طَعَامٌ يَّاْكُلُهٗ وَثَوْبٌ يَّلْبَسُهٗ وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعَاوِنُهٗ وَيُحْصِنُ بِهَا فَرْجَهٗ.
(وسائل الشیعة ج۱ ص ۲۷۷)

٥١١ - قَالَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : اِذَا لَبِسْتُ ثَوْبًا جَدِيْدًا اَنْ اَقُوْلَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مِنَ اللِّبَاسِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِى النَّاسِ . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابَ بَرَكَةٍ اَسْعٰى فِيْهَا لِمَرْضَاتِكَ وَاَعْمُرُ فِيْهَا مَسَاجِدَكَ ...

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٨٣)

٥١٢ - قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِذَا لَبِسْتَ ثَوْبًا فَقُلْ : اَللّٰهُمَّ الْبَسْنِىْ لِبَاسَ الْاِيْمَانِ وَزَيِّنِّىْ بِالتَّقْوٰى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ جَدِيْدَهٗ اَبْلِيْهِ فِىْ طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ .

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٨٤)

٥١٣ - قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ وَيُبْغِضُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ فَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْعَمَ عَلٰى عَبْدٍ بِنِعْمَةٍ اَحَبَّ اَنْ يَّرٰى عَلَيْهِ اَثَرَهَا . قَالَ : قِيْلَ : كَيْفَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : يُنَظِّفُ ثَوْبَهٗ وَيُطَيِّبُ رِيْحَهٗ وَيُجَصِّصُ دَارَهٗ وَيُكَنِّسُ اَفْنِيَتَهٗ حَتّٰى اَنَّ السِّرَاجَ قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ يَنْفِى الْفَقْرَ وَيَزِيْدُ فِى الرِّزْقِ .

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٧٨)

٥١٤ - قَالَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَلنَّظِيْفُ مِنَ الثِّيَابِ يُذْهِبُ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ... (وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٧٨)

٥١٥ - قَالَ عَلِىٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَلَيْكُمْ بِالصَّفِيْقِ مِنَ الثِّيَابِ فَاِنَّ مَنْ رَقَّ ثَوْبُهٗ رَقَّ دِيْنُهٗ ... (وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٨١)

٥١٦ - قَالَ عَلِىُّ بْنُ الحسيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : اِنَّ الْجَسَدَ اِذَا لَبِسَ الثَّوْبَ

اللَّيِّنَ طَغٰى . (وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٨٢)

٥١٧ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (فِيْ حَدِيْثٍ): يَا اَبَاذَرٍّ اِلْبَسِ الْخَشِنَ مِنَ اللِّبَاسِ وَالضَّيِّقَ مِنَ الثِّيَابِ لِئَلَّا تَجِدَ الْفَخْرَ فِيْكَ مسلكه. (وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٨٤)

٥١٨ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا يُشْهِرُهُ كَسَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِّنَ النَّارِ.

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٨٠)

٥١٩ - قَالَ حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ : كُنْتُ حَاضِرًا لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام اِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : اَصْلَحَكَ اللّٰهُ ذَكَرْتَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام كَانَ يَلْبَسُ الْخَشِنَ ، يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ بِاَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَنَرٰى عَلَيْكَ اللِّبَاسَ الْجَيِّدَ. قَالَ : فَقَالَ عليه السلام : اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَانَ يَلْبَسُ ذٰلِكَ فِيْ زَمَانٍ لَا يُنْكَرُ وَلَوْ لَبِسَ مِثْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ شُهِرَ بِهِ ، فَخَيْرُ لِبَاسِ كُلِّ زَمَانٍ لِبَاسُ اَهْلِهِ غَيْرَ اَنَّ قَائِمَنَا (عليه السلام) اِذَا قَامَ لَبِسَ لِبَاسَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ سَارَ بِسِيْرَتِهِ. (وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٧٩)

٥٢٠ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَصِيَّتِهِ لِاَبِيْ ذَرٍّ : يَا اَبَاذَرٍّ ! يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَّلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ فِيْ صَيْفِهِمْ وَشِتَائِهِمْ يَرَوْنَ اَنَّ لَهُمُ الْفَضْلَ بِذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِهِمْ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمْ اَهْلُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ.

(وسائل الشيعه ج ١ ص ٢٨١)

۵۲۱ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (فِیْ اٰخِرِ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا) : وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَاخْتَالَ فِیْهِ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ شَفِیْرِ جَهَنَّمَ یَتَخَلْخَلُ فِیْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ .

(وسائل الشیعه ج ۱ ص ۲۸۳)

۵۲۲ـ قَالَ سَلَمَةُ بَیَّاعُ الْقَلَانِسِ : کُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ جَعْفَرٍ علیه السلام اِذْ دَخَلَ عَلَیْهِ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ علیه السلام فَقَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ علیه السلام : یَا بُنَیَّ اَلَا تُطَهِّرُ قَمِیْصَكَ ؟ فَذَهَبَ فَظَنَنَّا اَنَّ ثَوْبَهٗ قَدْ اَصَابَهٗ شَیْءٌ فَرَجَعَ فَقَالَ اِنِّیْ هٰکَذَا فَقُلْنَا : جُعِلْنَا فِدَاكَ مَا الْقَمِیْصَةُ ؟ قَالَ : کَانَ قَمِیْصُهٗ طَوِیْلًا فَاَمَرْتُهٗ اَنْ یُّقَصِّرَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ : وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ .

(وسائل الشیعه ج ۱ ص ۲۸۲)

۵۲۳ـ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ علیه السلام کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَزْجُرُ الرَّجُلَ اَنْ یَّتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ وَیَنْهَی الْمَرْاَةَ اَنْ یَّتَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ فِیْ لِبَاسِهَا . (وسائل الشیعه ج ۱ ص ۲۸۰)

۵۲۴ـ قَوْلُهٗ تَعَالٰی : وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا . (سوره اسراء آیت ۲۶)

۵۲۵ـ قَوْلُهٗ تَعَالٰی : فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ . (سوره روم - آیت ۳۸)

۵۲۶ـ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا علیه السلام یَکُوْنُ الرَّجُلُ یَصِلُ رَحِمَهٗ فَیَکُوْنَ قَدْ بَقِیَ مِنْ عُمْرِهٖ ثَلَاثُ سِنِیْنَ فَیُصَیِّرُهَا اللّٰهُ

ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَّيَفْعَلُ اللّٰهُ مَايَشَآءُ.

(اصول کافی ص ۳۸۳)

۵۲۷ - قَالَ اَبُوالْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْبِشُرْبَةٍ مِّنْ مَّآءٍ. وَاَفْضَلَ مَا تُوْصِلُ بِهِ الرَّحِمَ كَفُّ الْاَذٰى عَنْهَا. وَصِلَةُ الرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ فِى الْاَجَلِ مَحَبَّةٌ فِى الْاَهْلِ. (اصول کافی ص ۳۸٤)

۵۲۸- قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صِلَةُ الْاَرْحَامِ تُزَكِّى الْاَعْمَالَ وَ تَدْفَعُ الْبَلْوٰى وَتُنْمِى الْاَمْوَالَ وَتُنْسِئُ لَهٗ فِى عُمْرِهٖ وَتُوَسِّعُ فِى رِزْقِهٖ وَتُحَبِّبُ فِىْ اَهْلِ بَيْتِهٖ. فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ. (اصول کافی ص ۳۸٤)

۵۲۹- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاَكْرِمْ عَشِيْرَتَكَ فَاِنَّهُمْ جَنَاحُكَ الَّذِىْ بِهٖ تَطِيْرُ وَاَصْلُكَ الَّذِىْ اِلَيْهِ تَصِيْرُ وَيَدُكَ الَّتِىْ بِهَا تَصُوْلُ... (نهج البلاغه ص ۹۳۰)

۵۳۰- عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۲۷)

۵۳۱- عَنِ الْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَكُوْنُ لِىَ الْقَرَابَةُ عَلٰى غَيْرِ اَمْرِىْ اَلَهُمْ عَلَىَّ حَقٌّ؟ قَالَ نَعَمْ، حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهٗ شَىْءٌ وَاِذَا كَانُوْا عَلٰى اَمْرِكَ كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ: حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْاِسْلَامِ.

(اصول کافی ص ۳۸٦)

۵۳۲- عَنْ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْلُ بَيْتِيْ اَبَوْا اِلَّا تَوَثُّبًا عَلَيَّ وَقَطِيْعَةً لِّيْ وَشَتِيْمَةً فَاَرْفَضْتُهُمْ. قَالَ: اِذًا يَرْفَضُكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا قَالَ: فَكَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ: تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ظَهِيْرٌ. (اصول کافی ص ۳۸۳)

۵۳۳- قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّدْخِلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنَيْنِ فَيُطْعِمُهُمَا شِبْعَهُمَا اِلَّا اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ نَسَمَةٍ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۲۴۲)

۵۳۴- قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عليه السلام: شِبْعُ اَرْبَعٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَعْدِلُ عِتْقَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ عليه السلام.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۲۴۲)

۵۳۵- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلضَّيْفُ دَلِيْلُ الْجَنَّةِ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۲۴۲)

۵۳۶- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا اَهْدٰى اِلَيْهِمْ هَدِيَّةً قَالُوْا: وَمَا تِلْكَ الْهَدِيَّةُ؟ قَالَ: اَلضَّيْفُ يَنْزِلُ بِرِزْقِهٖ وَيَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ اَهْلِ الْبَيْتِ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۲۴۲)

۵۳۷- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم (فِيْ حَدِيْثٍ) وَمَا مِنْ ضَيْفٍ حَلَّ بِقَوْمٍ اِلَّا وَرِزْقُهٗ مَعَهٗ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۲۴۱)

۵۳۸- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام: مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّحِبُّ الضَّيْفَ اِلَّا

وَيَقُوْمُ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَيَنْظُرُ اَهْلُ الْجَمْعِ فَيَقُوْلُوْنَ : مَا هٰذَا اِلَّا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ. فَيَقُوْلُ مَلَكٌ : هٰذَا مُؤْمِنٌ يُّحِبُّ الضَّيْفَ وَيُكْرِمُ الضَّيْفَ وَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَّا اَنْ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ .

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرہ ص ۲۴۲)

۵۳۹ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِاُسَارٰى فَقُدِّمَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ لِيُضْرَبَ عُنُقُهٗ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ : اَخِّرْ هٰذَا الْيَوْمَ يَا مُحَمَّدُ صلى الله عليه وآله وسلم ! فَرَدَّهٗ وَاَخْرَجَ غَيْرَهٗ حَتّٰى كَانَ هُوَ آخِرُهُمْ فَدَعَا بِهٖ لِيُضْرَبَ عُنُقُهٗ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ اِنَّ اَسِيْرَكَ هٰذَا يُطْعِمُ الطَّعَامَ الضَّيْفَ وَيَصْبِرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَيَحْمِلُ الْحَمَّالَاتِ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِيْ فِيْكَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِكَذَا وَكَذَا وَقَدْ اَعْتَقْتُكَ فَقَالَ لَهٗ : وَاِنَّ رَبَّكَ لَيُحِبُّ هٰذَا ؟ فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم نَعَمْ. فَقَالَ : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا رَدَدْتُّ عَنْ مَّالِيْ اَحَدًا اَبَدًا.

(فروع کافی ج ۱ ص ۱۷۶)

۵۴۰ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِذَا اَتَاكَ اَخُوْكَ فَاْتِهٖ بِمَا عِنْدَكَ وَاِذَا دَعَوْتَهٗ فَتَكَلَّفْ .

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۲۴۰)

۵۴۱ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : صَاحِبُ الرَّحْلِ يَشْرَبُ اَوَّلَ الْقَوْمِ

وَيَتَوَضَّأُ اٰخِرَهُمْ.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۲۴۰)

۵۴۲- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مِنْ حَقِّ الضَّيْفِ اَنْ تَمْشِيَ مَعَهٗ فَتُخْرِجَهٗ مِنْ حَرِيْمِكَ اِلَى الْبَابِ.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۲۴۰)

۵۴۳- نَزَلَ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّادِقِ علیہ السلام قَوْمٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَاَضَافَهُمْ فَلَمَّا اَرَادُوا الرِّحْلَةَ زَوَّدَهُمْ وَ وَصَّلَهُمْ وَاَعْطَاهُمْ. ثُمَّ قَالَ لِغِلْمَانِهٖ تَنَحَّوْا لَا تُعِيْنُوْهُمْ فَلَمَّا فَرَغُوْا جَاءُوْا لِيُوَدِّعُوْهُ فَقَالُوْا لَهٗ: يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَدْ اَضَفْتَ فَاَحْسَنْتَ الضِّيَافَةَ وَاَعْطَيْتَ فَاَجْزَلْتَ الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ اَمَرْتَ لِغِلْمَانِكَ اَنْ لَّا يُعِيْنُوْنَا عَلَى الرِّحْلَةِ فَقَالَ علیہ السلام: اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَا نُعِيْنُ اَضْيَافَنَا عَلَى الرِّحْلَةِ مِنْ عِنْدِنَا. (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۲۴۰)

۵۴۴- قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ. (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۲۴۲)

۵۴۵- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ مِنْ حَقِّ الضَّيْفِ اَنْ يَّعْدِلَ لَهُ الْخِلَالَ. (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۲۴۱)

۵۴۶- عَنِ الصَّادِقِ علیہ السلام عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ فِيْ رَحْلِهٖ فَلْيَقْعُدْ حَيْثُ يُؤْمِرُ صَاحِبُ الرَّحْلِ فَاِنَّ صَاحِبَ الرَّحْلِ اَعْرَفُ بِعَوْرَةِ بَيْتِهٖ مِنَ الدَّاخِلِ

عَلَيْهِ. (بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۲۴۱)

۵۴۷- عَنِ الرِّضَا عَنْ اٰبَآئِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: دَعٰى رَجُلٌ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ قَدْ اَجَبْتُكَ عَلٰى اَنْ تَضْمَنَ لِيْ ثَلَاثَ خِصَالٍ: قَالَ وَمَاهُنَّ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: لَا تُدْخِلْ عَلَيَّ شَيْئًا مِّنْ خَارِجٍ وَلَا تُدَخِّرْ عَنِّيْ شَيْئًا فِي الْبَيْتِ وَلَا تَجْحَفْ بِالْعِيَالِ. قَالَ: ذٰلِكَ لَكَ. فَاَجَابَهٗ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۲۴۰)

۵۴۸- قَوْلُهٗ تَعَالٰى: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ. (سورہ بقرہ- آیت ۲۲۰)

۵۴۹- عَنِ الصَّادِقِ عَنْ اٰبَائِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ يَتِيْمًا حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنْهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ بِذٰلِكَ الْجَنَّةَ كَمَا اَوْجَبَ لِاٰكِلِ مَالِ الْيَتِيْمِ النَّارَ.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۱۲۰)

۵۵۰- عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَامِنْ عَبْدٍ يَّمْسَحُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِ يَتِيْمٍ رَحْمَةً لَّهٗ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بحارالانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۱۲۰)

۵۵۱- قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ وَصِيَّتِهٖ لِاِبْنِهٖ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي الْاَيْتَامِ فَلَا تَغْبُوْا اَفْوَاهَهُمْ وَلَا يَضِيْعُوْا بِحَضْرَتِكُمْ. (نہج البلاغہ ص ۹۶۸)

۵۵۲- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَرَّ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مِنْ قَابِلٍ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ يُعَذَّبُ. فَقَالَ يَا رَبِّ مَرَرْتُ بِهٰذَا الْقَبْرِ عَامَ اَوَّلٍ فَكَانَ صَاحِبُهُ يُعَذَّبُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِهِ الْعَامَ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ يُعَذَّبُ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ يَا رُوْحَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَدْرَكَ لَهُ وَلَدٌ صَالِحٌ فَاَصْلَحَ طَرِيْقًا وَاٰوٰى يَتِيْمًا فَغَفَرْتُ لَهُ بِمَا عَمِلَ ابْنُهُ.

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب لعشره ص ۱۱۹)

۵۵۳- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَفَلَ يَتِيْمًا وَكَفَلَ نَفَقَتَهُ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ (وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى).

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشره ص ۱۱۹)

۵۵۴- قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: حُرْمَةُ الْمُسْلِمِ مَيِّتًا كَحُرْمَتِهِ حَيًّا.

(مصباح الفقیه ج ۱ ص ۸۰۶)

۵۵۵- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فُرِضَ عَلٰى اُمَّتِي غُسْلُ مَوْتٰهَا وَ الصَّلٰوةُ عَلَيْهَا. (مستدرك الوسائل ج ۱ ص ۱۱۷)

۵۵۶- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَغُسْلُ الْمَيِّتِ وَاجِبٌ.

(وسائل الشیعه ج ۱ ص ۱۲۸)

۵۵۷- عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَمُوْتُ فِي السَّفَرِ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُوْ رَحِمٍ وَلَا نِسَاءٌ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَمَا هِيَ بِثِيَابِهَا. وَعَنِ الرَّجُلِ يَمُوْتُ وَلَيْسَ مَعَهُ اِلَّا

النِّسَآءُ لَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ . قَالَ عليه السلام : يُدْفَنُ كَمَا هُوَ بِثِيَابِهِ .

(وسائل الشيعه ج ١ ص ١٣٤)

٥٥٨- قَالَ اَبُوْذَرٍّ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : وَصِلْ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُكَ فَاِنَّ الْحُزْنَ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ يُعَوَّضُ خَيْرًا

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١١١)

٥٥٩- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : كَرَامَةُ الْمَيِّتِ تَعْجِيْلُهُ .

(وسائل الشيعه ج ١ ص ١٢٨)

٥٦٠- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : عُوْدُوا الْمَرْضٰى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ يُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ . (مستدرك الوسائل ج ١ ص ١١٩)

٥٦١- قَالَ الرِّضَا عليه السلام : ..... مَنْ شَيَّعَ جَنَازَةَ وَلِيٍّ مِّنْ اَوْلِيَائِنَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهُ لَا ذَنْبَ عَلَيْهِ ...

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١١٩)

٥٦٢- قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : يَا اَبَاذَرٍّ ! اِذَا تَبِعْتَ جَنَازَةً فَلْيَكُنْ عَمَلُكَ فِيْهَا التَّفَكُّرَ وَالْخُشُوْعَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَاحِقٌ بِهِ

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١٣١)

٥٦٣- رُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَرَجَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذِهِ جَنَازَةُ صَالِحٍ . فَقَالَ اٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ . فَقَالَ مِثْلَهُ الثَّالِثُ . فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : وَجَبَتِ الْجَنَّةُ - وَرَبِّ الْكَعْبَةِ - لِاَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَرُدُّ شَهَادَتَهُمْ .

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١٣٧)

٥٦٤- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ غَسَّلَ اَخَاهُ

مُسْلِمًا فَلَمْ يُقَذِرْهُ وَلَمْ يَنْظُرْ اِلٰى عَوْرَتِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْهُ سُوْءًا ثُمَّ شَيَّعَهٗ وَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى يُوَارٰى فِىْ قَبْرِهٖ اِلَّا خَرَجَ عَطْلاً مِّنْ ذُنُوْبِهٖ .

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ٩٩)

٥٦٥ - قَالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَاَنْ اَطَاَ عَلٰى جَمْرَةٍ اَوْ سَيْفٍ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَطَاَ عَلٰى قَبْرِ مُسْلِمٍ .

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١٣٢)

٥٦٦ - فِىْ وَصِيَّةِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وآله وسلم: لِعَلِىٍّ عليه السلام يَا عَلِىُّ ! كَرِهَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِاُمَّتِىَ الْعَبَثَ فِى الصَّلٰوةِ وَالْمَنَّ فِى الصَّدَقَةِ وَاِتْيَانَ الْمَسَاجِدِ جُنُبًا وَّالضِّحْكَ بَيْنَ الْقُبُوْرِ .

(من لايحضره الفقيه ص ٥٧٣)

٥٦٧ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ... وَاِذَا مَاتَ فَالزِّيَارَةُ لَهٗ اِلٰى قَبْرِهٖ .

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١٢٩)

٥٦٨ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : لِلدَّآبَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا خِصَالٌ : يُبْدَاُ بِعَلَفِهَا اِذَا نَزَلَ وَيُعْرَضُ عَلَيْهَا الْمَآءَ اِذَا مَرَّ بِهٖ وَلَا يُضْرَبُ وَجْهَهَا فَاِنَّهَا يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهَا وَلَا يَقِفُ عَلٰى ظَهْرِهَا اِلَّا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَحْمِلُهَا فَوْقَ طَاقَتِهَا وَلَا يُكَلِّفُهَا مِنَ الْمَشْىِ اِلَّا مَا تُطِيْقُ . (من لايحضره الفقيه ص ٢٢٨)

٥٦٩ - قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: مِنْ مُرُوَّةِ الرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ دَوَآبُّهٗ سِمَانًا . (وسائل الشيعه ج ٢ ص ١٩٤)

٥٧٠ ـ اِنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ يَسْهَمُ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ: سَهْمَيْنِ لِفَرَسَيْهِ وَسَهْمًا لَّهُ . وَيَجْعَلُ لِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٤٣٣)

٥٧١ ـ قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام: اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اِبْرَادَ الْكَبِدِ الْحَرَّاءِ وَمَنْ سَقٰى كَبِدًا حَرَّاءَ مِنْ بَهِيْمَةٍ وَّغَيْرِهَا اَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ. (وسائل الشيعه ج٢ ص ٥٠)

٥٧٢ ـ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حُرْمَةً وَّحُرْمَةُ الْبَهَائِمِ فِي وُجُوْهِهَا. (وسائل الشيعه ج ٢ ص ١٩٦)

٥٧٣ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَتَوَرَّكُوْا عَلَى الدَّوَابِّ وَلَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَهَا مَجَالِسَ. (من لايحضره الفقيه ص ٢٢٨)

٥٧٤ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يَرْتَدِفُ ثَلَاثَةٌ عَلٰى دَآبَّةٍ فَاِنَّ اَحَدَهُمْ مَّلْعُوْنٌ. (وسائل الشيعه ج ٢ ص ١٩٧)

٥٧٥ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ، فَاِذَا رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ الْعُجَافَ فَاَنْزِلُوْهَا مَنَازِلَهَا فَاِنْ كَانَتِ الْاَرْضُ مُجْدِبَةً فَانْجُوْا عَلَيْهَا فَاِنْ كَانَتْ مُخْصِبَةً فَاَنْزِلُوْهَا مَنَازِلَهَا.

(من لايحضره الفقيه ص ٢٢٩)

٥٧٦ ـ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عليه السلام: اِذَا سِرْتَ فِيْ اَرْضٍ خَصِبَةٍ فَارْفِقْ بِالسَّيْرِ وَاِذَا سِرْتَ فِيْ اَرْضٍ مُجْدِبَةٍ فَعَجِّلْ بِالسَّيْرِ.

(من لايحضره الفقيه ص ٢٢٩)

٥٧٧ ـ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّ اَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تُقْبَلُ

شَهَادَةُ سَابِقِ الْحَاجِّ لِاَنَّهُ قَتَلَ رَاحِلَتَهُ....

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ٤١٥)

٥٧٨ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ : اِضْرِبُوْهَا عَلَى النِّفَارِ وَلَاتَضْرِبُوْهَا عَلَى الْعِثَارِ . (فروع كافى ج ٢ ص ٢٣٠)

٥٧٩ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ صُرَاخٌ حَوْلَ الْعَرْشِ يَقُوْلُ: رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِىْ مِنْ غَيْرِ مَنْفَعَةٍ.

(مستدرك الوسائل ج ٣ ص ٥٨)

٥٨٠ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : اِنَّ امْرَاَةً عُذِّبَتْ فِىْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ عَطَشًا . (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٢٠٣)

٥٨١ - اِنَّ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام قَالَ: لَا تُذْبَحُ الشَّاةُ عِنْدَ الشَّاةِ وَلَا الْجَزُوْرُ عِنْدَ الْجَزُوْرِ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ.

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ٢٣٩)

٥٨٢ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ اَبِى الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَانَ عِنْدِىْ كَبْشٌ سَنَةٍ لِاُضَحِّىَ بِهِ فَلَمَّا اَخَذْتُهُ وَاَضْجَعْتُهُ نَظَرَ اِلَىَّ فَرَحِمْتُهُ وَرَقَقْتُ لَهُ ثُمَّ اِنِّىْ ذَبَحْتُهُ قَالَ فَقَالَ عليه السلام: مَا كُنْتُ اُحِبُّ لَكَ اَنْ تَفْعَلَ لَاتَرْبِيْنَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا ثُمَّ تَذْبَحُهُ.

(وسائل الشيعه ج ٣ ص ٢٤٧)

اسلام دینِ معاشرت

۲

گروہِ دانشمندان

جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان